(جلد ۱۹)

مسائل الشریعہ

ترجمہ

وسائل الشیعہ

تالیف

محدث متبحر محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ

فقیہ اہل بیتؑ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطین ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

نام کتاب	:	مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ
جلد	:	۱۹و۲۰
تالیف	:	محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ
ترجمہ وتحشیہ	:	فقیہ اہل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی، سرگودھا، پاکستان
کمپوزنگ	:	غلام حیدر (میکسیما کمپوزنگ سینٹر، موبائل:03465927378)
طباعت	:	میکسیما پرنٹنگ پریس، راولپنڈی
ناشر	:	مکتبۃ السبطین۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
طبع اول	:	محرم الحرام ۱۴۳۵ھ۔ نومبر ۲۰۱۳ء
ہدیہ	:	۲۵۰ روپے
تعداد	:	۱۱۰۰

ملنے کے پتے

اسلامک بک سینٹر

مکان نمبر 362-C، گلی نمبر 12، G-6/2

اسلام آباد۔فون:051-2602155

معصوم پبلیکیشنز بلتستان

منٹھوکھا، علاقہ کھرمنگ، سکردو، بلتستان

موبائل:0346-5927378

ای میل:maximahaider@yahoo.com

مکتبۃ السبطین

۲۹۶/۹۔بی بلاک، سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

فہرست مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ (جلد ۱۹)

باب نمبر	خلاصہ	صفحہ نمبر
	﴿ اعضاء و جوارح کی دیات کے ابواب ﴾ (اس سلسلہ میں کل اڑتالیس (۴۸) باب ہیں)	۱۵۷
۱	انسانی جسم میں جو صرف ایک عضو ہے (جیسے سر، زبان اور ناک یا ذکر) اس میں پوری دیت ہے اور جو دو عضو ہیں (جیسے دو آنکھیں، دو ہاتھ وغیرہ) ان دونوں میں پوری دیت ہے اور صرف ایک میں آدھی دیت ہے سوائے دو خصیوں اور ہونٹوں کے اور دیگر دیات کے چند اقسام کا تذکرہ۔	۱۵۷
۲	آنکھوں کی پلکوں، ابروؤں اور کنپٹی کی دیات کا تذکرہ۔	۱۵۹
۳	آنکھ کی دیت، بینائی میں نقص یا اس کے بالکل زائل ہو جانے کی دیت اور اس کا امتحان کس طرح لیا جائے گا؟ اور اس سلسلہ میں قسامہ کا بیان؟	۱۶۰
۴	ناک کی دیت، اس میں گھسنے والی چیز اور اس کے پھوڑنے کا بیان۔	۱۶۰
۵	دونوں ہونٹوں کی دیت کا بیان۔	۱۶۱
۶	رخسار اور چہرہ کی دیت کا بیان۔	۱۶۲
۷	کان کی دیات کا بیان۔	۱۶۳
۸	دانتوں کی دیات کا بیان۔	۱۶۳
۹	ہنسلی اور کاندھے کی دیات کا بیان۔	۱۶۴
۱۰	بازو اور کہنی کی دیت کا بیان۔	۱۶۵
۱۱	کلائی، پہنچے اور ہتھیلی کی دیات کا بیان۔	۱۶۶
۱۲	دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی دیات کا بیان۔	۱۶۷
۱۳	سینہ اور پسلیوں کی دیات کا بیان۔	۱۶۹
۱۴	پشت کی دیت کا بیان۔	۱۷۰
۱۵	سرین اور ران کی دیت کا بیان۔	۱۷۰
۱۶	گھٹنہ، پنڈلی اور ٹخنہ کی دیات کا بیان۔	۱۷۱

کتاب القصاص

قصاص کے مختلف ابواب کی فہرست

(۱) قصاص نفس کے ابواب۔
(۲) دعوائے قتل اور اس کے اثبات کا طریقۂ کار۔
(۳) ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء کے قصاص کے ابواب۔

اضافہ منجانب مترجم عفی عنہ

حسب سابق مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں قصاص کے موضوع پر ایک مفید اضافہ کر دیا جائے تاکہ اس موضوع کی افادیت واہمیت واضح ہو جائے۔ سو واضح ہو کہ قتل نفس محترمہ نہ صرف یہ کہ گناہانِ کبیرہ میں سے ہے بلکہ تمام سماجی ومعاشرتی گناہوں میں سے سخت وسنگین تر گناہ ہے اور اس کی روک تھام پر انسانی جان کا تحفظ موقوف ہے اس کے بعد اس کے انسداد کا انحصار شریعت مقدسہ کے حدود وقصاص کے اجراء پر ہے۔ چنانچہ ارشاد قدرت ہے: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (سورۂ نساء، آیت:۹۳) ''اور جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر خدائے تعالیٰ کا قہر وغضب ہے اور اس کی لعنت اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔'' چونکہ قتل کے اثرات بڑے اور دوررس ہوتے ہیں اور بعض اوقات پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اسی لئے اس کی دنیوی اور اُخروی سزا بھی بہت سخت مقرر کی گئی ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: مجھے اس خدائے قادر کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر زمین وآسمان کی تمام مخلوق کسی بندۂ مؤمن کا خونِ ناحق بہانے میں شریک ہو جائے تو خدائے قہار سب کو ناک کے بل جہنم میں اوندھا پھینک دے گا۔ (بحار الانوار، ج ۲۷) الغرض اگرچہ کسی آدمی کے قتل سے معاشرہ کی بہت سی کڑیاں متاثر ہوتی ہیں مگر اس کا سب سے زیادہ اور براہ راست اثر مقتول کے اولیاء پر پڑتا ہے۔ وہی سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور چونکہ اسلامی شریعت عقل وفطرت کے عین مطابق ہے اس لئے وہ نہ صرف یہ کہ انسانی مفادات کا تحفظ کرتی ہے بلکہ اس کے نقصانات کا ازالہ بھی کرتی ہے اس لئے اس نے مقتول

کے اولیاء کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے: (۱) وہ قاتل کو قصاص میں قتل کریں، (۲) یا اس سے دیت (خون بہا) لے لیں، (۳) یا پھر اسے معاف کر دیں۔ ارشادِ قدرت ہے: ﴿ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے تا کہ وہ طبعی اور فطری رجحان کے مطابق قاتل سے قصاص لینا چاہیں تو وہ لے لیں اور اگر کسی مصلحت کی بنا پر دیت وخون بہا لینا چاہیں تو وہ لے لیں اور اگر اعلیٰ اخلاقی اقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے معاف کرنا چاہیں تو اسے معاف کر دیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

﴿قصاصِ نفس کے ابواب کی تفصیل﴾

(اس سلسلہ میں کل ستر (۷۰) باب ہیں)

باب ۱

ظلم وجور سے کسی کو قتل کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل بیس حدیثیں ہیں جن میں سے آٹھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی بارہ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے خدا کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھا کہ ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (جس نے ایک نفس کو بلا وجہ قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا) کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: اگر سب لوگوں کو قتل کرے تو اس کا ٹھکانا بھی جہنم میں ہوگا اسے اس سے زیادہ عذاب نہیں ہوگا۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسنادِ خود حمران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے جس میں خدا فرماتا ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾۔ راوی نے عرض کیا وہ کس طرح سب لوگوں کا قاتل قرار پا سکتا ہے۔ حالانکہ اس نے ایک آدمی کو قتل کیا ہے؟ فرمایا: اسے جہنم کے اندر اس جگہ رکھا جائے گا جہاں اسے سب جہنمیوں کے عذاب کی شدت محسوس ہوگی۔ فرمایا: اگر وہ سب لوگوں کو قتل بھی کرتا تو اسی جگہ پر رکھا جاتا۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر اسی حالت

میں کسی اور شخص کو قتل کردے تو؟ فرمایا: اس سے اس کا عذاب دوگنا ہوجائے گا۔

(الفروع، الفقیہ، معانی الاخبار، عقاب الاعمال)

۳۔ نیز باسنادِ خود ابواسامہ زید شحام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تمام اعمال بیان کئے (یہاں تک کہ فرمایا) ایہا الناس! کس دن کی حرمت زیادہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آج کا دن، کس مہینہ کی حرمت سب سے زیادہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مہینہ! پھر پوچھا: کس شہر کی حرمت سب سے زیادہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس شہر (مکہ) کی۔ فرمایا: قیامت تک تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی، اس مہینہ کی اور اس شہر کی حرمت لازم ہے۔ پھر خدا تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں بازپرس کرے گا۔ پھر فرمایا مجھے بتاؤ کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ سب نے کہا: ہاں۔ فرمایا: خدایا! گواہ رہنا! آگاہ ہوجاؤ کہ جس کے پاس کسی کی امانت ہے وہ واپس کردے کیونکہ کسی مسلمان کا خون اور اس کا مال اس کی رضامندی کے بغیر کسی کے لئے حلال نہیں ہے۔ خبردار! کسی پر ظلم نہ کرو۔ اور میرے بعد کافر بن کر الٹے پاؤں نہ پھر جانا۔ (الفروع، الفقیہ، تفسیر قمی)

۴۔ نیز باسنادِ خود ابوحمزہ ثمالی سے اور وہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چوڑے بازوؤں والا طاقتور قاتل تمہیں تعجب میں نہ ڈالے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ایک ایسا قاتل ہے جو کبھی نہیں مرتا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! اس کا وہ قاتل کون ہے جو نہیں مرے گا؟ فرمایا: وہ آتشِ دوزخ ہے۔ (الفروع، الفقیہ، معانی الاخبار، المحاسن)

۵۔ باسنادِ خود جابر بن یزید سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن خداوند عالم سب سے پہلے خونوں (قتلوں) کا فیصلہ کرے گا چنانچہ سب سے پہلے جناب آدمؑ کے دونوں بیٹوں (ہابیل و قابیل) کو مقامِ حساب میں کھڑا کرکے ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔ پھر ان کا فیصلہ ہوگا جو ان کے بعد آئے اور (کسی کو قتل کیا)۔ یہاں تک کہ قتل کا کوئی کیس باقی نہیں رہ جائے گا۔ ہر مقتول اپنے قاتل کو پکڑ کر اس حالت میں بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا کہ اس کے جسم (اور اس کی رگوں) سے خون جاری ہوگا اور عرض کرے گا: بارالہا! اس شخص نے مجھے قتل کیا تھا۔ خدا قاتل سے فرمائے گا کہ آیا تو نے اسے قتل کیا تھا؟ چنانچہ وہ اس دن خدا سے اصل حقیقت کو چھپا نہیں سکے گا۔ (اور پھر خدا عدل فرمائے گا اور قاتل کو واصلِ جہنم فرمائے گا)۔ الفروع، الفقیہ، عقاب الاعمال، المحاسن)

۶۔ نیز باسناد خود ابوالجارود سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو بھی قتل ہوتا ہے خواہ نیک ہو یا بدکار وہ قیامت کے دن اس حال میں محشور ہوگا کہ اس نے دائیں ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑا ہوگا اور بائیں ہاتھ پر اس کا اپنا سر ہوگا۔ اور اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا۔ اور اس وقت بارگاہِ پروردگار میں عرض کرے گا کہ اے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ پس اگر قاتل نے اسے نیکی کی راہ (جیسے جہاد وغیرہ) میں قتل کیا ہوگا تو قاتل جنت میں جائے گا اور مقتول جہنم میں۔ اور اگر کسی اور (شیطان یا اس کے کسی نمائندہ) کو خوش کرنے کے لئے کیا ہوگا تو پھر مقتول سے کہا جائے گا کہ آج تو بھی اسے اسی طرح قتل کر جس طرح اس نے تجھے قتل کیا تھا۔ بعد ازاں خدا ان کے درمیان اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

(الفروع، عقاب الاعمال)

۷۔ نیز باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مؤمن اس وقت تک دین کے معاملہ میں بڑی وسعت میں ہوتا ہے جب تک خونِ حرام نہ بہائے۔ فرمایا: جو کسی مؤمن کو عمداً قتل کرے اس کو توبہ کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۸۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے ایک ناحق خون بہانے والا (قاتل)، دوسرا شراب خوار اور تیسرا چغلخور۔ (الفروع)

۹۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت کو محض ایک بلی کی وجہ سے عذاب کیا گیا کہ اس نے اس کو باندھ دیا تھا یہاں تک کہ (وہ شدتِ بھوک و پیاس سے بلک بلک کر) ہلاک ہوگئی تھی۔ (عقاب الاعمال)

۱۰۔ نیز باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا کے نزدیک سب سے بڑا نافرمان وہ ہے جو اپنے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرے اور اپنے مارنے والے کے سوا کسی اور کو مارے۔

(عقاب الاعمال، المحاسن)

۱۱۔ نیز باسناد خود عبدالرحمٰن بن اسلم سے اور وہ اپنے باپ (اسلم) سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو خداوند عالم مقتول کے تمام گناہ قاتل کے کھاتے میں ڈال دیتا ہے اور مقتول ان سے بریُ الذمہ ہو جاتا ہے اور یہی ارشادِ قدرت ہے: ﴿اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِکَ فَتَکُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ﴾ (میں چاہتا ہوں کہ میں (مقتول ہوں) اور تو میرے اور اپنے

گناہ لے کر واپس لوٹے تا کہ ناریوں میں سے قرار پائے)۔(ایضاً)

۱۲۔ جناب سید مرتضیٰ اپنے رسالہ محکم و متشابہہ میں تفسیر نعمانی کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ وہ مقام جہاں لفظ خاص ہے اور معنی عام ہے وہ ایک آیت ہے کہ ﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢبِغَیْرِ نَفْسٍ...... الآیۃ﴾۔ یہاں بنی اسرائیل کی لفظ خاص ہے لیکن اس کے معنی میں عموم ہے اور بنی اسرائیل اور دوسرے سب لوگوں کو شامل ہے۔(المحکم والمتشابہہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۱ باب ۴۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

قتل حرام میں شرکت کرنا، اس کے قتل کی کوشش کرنا اور اس پر راضی ہونا حرام ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کچھ لوگ اس حال میں محشور ہوں گے کہ ان کے ساتھ بقدر سینگی خون ہوگا اور وہ کہے گا کہ خدا کی قسم میں نے نہ کسی کو قتل کیا ہے اور نہ ہی کسی کے قتل میں شرکت کی ہے (تو پھر یہ خون کیسا ہے؟) اس وقت اس سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں شخص کا تذکرہ برے لفظوں میں کیا تھا جس کے نتیجہ میں وہ قتل ہوگیا۔ تو اس کے قتل میں سے یہ تیرا حصہ ہے۔(الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود ابوحمزہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ بنی جہینہ میں ایک آدمی قتل ہوگیا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدل چل پڑے یہاں تک کہ ان کی مسجد میں پہنچے اور لوگ بھی آپ کی آمد کی خبر سن کر وہاں جمع ہوگئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمیں تو کچھ معلوم نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: (تعجب ہے کہ) ایک شخص مسلمانوں کے درمیان قتل ہو جاتا ہے اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے؟ پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق مبعوث برسالت کیا ہے کہ اگر تمام اہل آسمان و زمین کسی بندۂ مسلمان کا خون بہانے میں باہم شریک ہو جائیں اور اس پر راضی ہوں تو خدائے جبار ان سب کو نتھنوں کے بل (یا فرمایا: مونہوں کے بل) جہنم میں جھونک دے گا۔(الفروع، عقاب الاعمال، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ کئی اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی بندۂ مومن کے قتل میں آدھے کلمہ سے ہی اعانت کرے تو وہ اس حالت میں قیامت کے دن (میدانِ حشر میں) آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: ''یہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے''۔ (عقاب الاعمال، الفقیہ)

۴۔ جناب عبیداللہ بن جعفر حمیریؒ باسنادِ خود مسعدہ بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ شریر ایک مثلث ہوگا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! وہ (تین آدمیوں کا) مثلث کیا ہے؟ فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی کی حاکم کے پاس شکایت کرتا ہے اور وہ (حاکم) اس شخص کو پکڑ کر قتل کر دیتا ہے تو اس (شاکی) نے اپنے آپ کو بھی ہلاک کیا اپنے بھائی کو بھی اور حاکم کو بھی۔

(قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

اگر کسی مؤمن کے قتل ناحق کو حلال سمجھ کر اسے قتل کیا جائے تو اس سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود سعید ازرق سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک بندۂ مؤمن کو (ایمان کی وجہ سے یا اس کے قتل کو حلال سمجھ کر) قتل کیا تھا؟ فرمایا: اس سے کہا جاتا ہے کہ جو موت چاہے مرا چاہے تو یہودی بن کر مرا اور چاہے تو نصرانی بن کر مرا اور چاہے تو مجوسی بن کر مر (یعنی تیرا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مؤمن کو گالی دینا فسق ہے، اس سے لڑنا کفر ہے اور (گلہ کرکے) اس کا گوشت کھانا اللہ کی نافرمانی ہے اور اس کے مال کا وہی احترام ہے جو اس کے خون کا ہے۔ (الفقیہ، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (ج ۱ باب ۲ از مقدمۂ عبادات میں اور ج ۱۸ باب ۱) از ارتداد میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۴
کسی استحقاق کے بغیر کسی کو مارنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا سب سے بڑا نافرمان وہ بندہ ہے جو اس شخص کو قتل کرے جس نے اسے قتل نہیں کیا۔ اور اسے مارے جس نے اسے نہیں مارا۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو مدینہ میں کوئی حدث کرے یا کسی حدث کرنے والے کو پناہ دے۔ راوی نے عرض کیا کہ حدث سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کسی کو قتل کرنا۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ ثمالی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کسی آدمی کو ایک کوڑا مارے تو خدا اسے جہنم کی آگ کا کوڑا مارے گا۔ (الفقیہ)

۴۔ نیز باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء و اجداد علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حدیث مناہی میں فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے رخسار یا منہ پر تھپڑ مارے تو قیامت کے دن خدا اس کی ہڈیوں کو توڑے گا اور خدا اسے دست بستہ محشور کرے گا۔ یہاں تک کہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ مگر یہ کہ توبہ کرلے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵
انسان کا اپنے آپ کو قتل کرنا (خودکشی کرنا) حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ولاّد حناط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو قتل کرے وہ دوزخ میں جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ (الفقیہ، عقاب الاعمال)

۲۔ نیز فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو ۔۔۔؟۔۔ .... چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ...... الآية﴾۔ (الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ناجیہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: مؤمن ہر قسم کی بلا و مصیبت میں مبتلا ہو سکتا ہے اور ہر قسم کی موت مر سکتا ہے مگر وہ اپنے آپ کو قتل نہیں کر سکتا۔ (الکافی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۳ باب ۶۲ از وصایا میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶

انسان کا اپنی اولاد کو اور عورت کا اپنی ناجائز اولاد کو قتل کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن ابوالبلاد سے اور وہ ایک اور آدمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کے عہد میں ام قتان نامی ایک اچھی عورت تھی حضرت امیر علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص اس کے پاس گیا اور سلام کیا۔ مگر دیکھا کہ وہ بہت پریشان ہے اس نے اس کی پریشانی کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری ایک کنیز تھی جسے میں ابھی دفن کر کے آرہی ہوں۔ مگر دو بار قبر کی زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے۔ صحابی کا بیان ہے کہ میں حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ماجرا بیان کیا آپؑ نے فرمایا کہ زمین ایک یہودی اور نصرانی کو تو قبول کر سکتی ہے تو اسے کیا ہے؟ مگر یہ کہ وہ اللہ والے عذاب (آگ) سے کسی کو عذاب کرے! بہرحال کسی مسلمان مرد کی قبر کی مٹی لی جائے اور اس کی قبر پر ڈالی جائے تو قبر اسے قبول کر لے گی...... چنانچہ میں ام قتان کے پاس گیا۔ اور اسے جناب امیر علیہ السلام کی تجویز سے آگاہ کیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایک مسلمان مرد کی قبر کی مٹی لی اور اسے اس کنیز کی قبر پر ڈالا اور وہ قرار پکڑ گئی۔ پھر میں نے ام قتان سے پوچھا کہ وہ کیا کرتی تھی؟ اس نے بتایا کہ وہ مردوں سے بڑی محبت کرتی تھی اور اس محبت کے نتیجہ میں (جو زنا کرکے) بچہ جنتی تھی انہیں تنور میں ڈال دیتی تھی۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۳۷ از ابواب حد زنا میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

عورت کیلئے ایسی دواء کا استعمال کرنا حرام ہے جس سے حمل ساقط ہو جائے اگرچہ ہنوز نطفہ ہی ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک عورت حمل سے ڈرتی ہے اور ایسی دوا پیتی ہے جس سے حمل ساقط ہو جاتا ہے تو؟ فرمایا: ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ وہ تو ابھی نطفہ ہے؟ فرمایا: خلقت کی ابتداء تو نطفہ سے ہی ہوتی ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر اپنے عموم سے دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۳۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

کسی کے لئے کسی کو ناحق قتل کرنا، قاتل کو پناہ دینا، اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا اور اپنے موالی کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود جمیل (بن دراج) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو مدینہ کے اندر کوئی حدث کرے یا کسی حدث کرنے والے کو پناہ دے۔ راوی نے عرض کیا کہ حدث ہے کیا؟ فرمایا: قتل کرنا۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب، معانی الاخبار)

۲۔ نیز باسنادِ خود مثنّی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی حدث کرے (قتل کرے) یا کسی محدث (قاتل) کو پناہ دے تو قیامت کے دن خدا اس کی نہ توبہ قبول کرے گا اور نہ فدیہ۔

(الفروع، المحاسن)

۳۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسنادِ خود زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ (یہ جو کہا جاتا ہے کہ) جو کوئی حدث کرے یا کسی محدث کو پناہ دے اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: جو شخص اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی حد شرعی کے بغیر کسی کو قتل کرے یا کوئی ایسی لوٹ مار کرے کہ مسلمان اُدھر آنکھیں اٹھائیں ایسے بدعتی کا دفاع کرے یا اس کی اعانت کرے۔

(قرب الاسناد)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء و اجداد علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! جو شخص اپنے

آقاؤں کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے تو اس پر خدا کی لعنت ہے اور جو مزدور کی مزدوری روکے اس پر بھی خدا کی لعنت ہے اور جو کوئی حدث کرے یا کسی حدث کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر بھی خدا کی لعنت ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! وہ حدث کیا ہے؟ فرمایا: وہ قتل ہے الخ۔ (الفقیہ)

۵۔ نیز باسناد خود امیہ بن یزید سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی حدث کرے یا حدث کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر خدا، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ خدا نہ اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ کوئی فدیہ۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! وہ حدث کیا ہے؟ فرمایا: جو قصاص کے بغیر کسی کو قتل کرے یا قصاص کے بغیر کسی کا مثلہ کرے۔ یا سنت کے بغیر کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی شریف آدمی کا مال لوٹے۔ عرض کیا گیا کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ اللہ اس کا نہ صرف قبول کرے گا نہ عدل! یہاں عدل سے مراد کیا ہے فرمایا: فدیہ! صرف سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: توبہ۔ (معانی الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۹

جو شخص کسی بندۂ مؤمن کو قتل کرے اس کے ایمان کی وجہ سے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہے اور نہ قبول ہو سکتی ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان اور ابن بکیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کو عمداً قتل کر دیتا ہے تو آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ فرمایا: اگر تو اس نے اسے اس کے ایمان کی وجہ سے قتل کیا ہے تو پھر تو اس کی توبہ قبول نہیں ہے اور اگر غیظ و غضب یا کسی دنیوی بات کی وجہ سے قتل کیا ہے تو پھر اس کی توبہ یہ ہے کہ اس سے قصاص لیا جائے۔ اور اگر اس (قتل) کا کسی کو کوئی علم نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ مقتول کے اولیاء کے پاس جائے اور ان کے سامنے ان کے آدمی کے قتل کرنے کا اقرار کرے۔ پس اگر وہ اسے معاف کر دیں تو پھر ان کو مقتول کی دیت ادا کرے اور (کفارہ میں) ایک غلام آزاد کرنے کے علاوہ مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے۔ اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا بھی کھلائے تاکہ بارگاہِ الٰہی میں مکمل توبہ ہو جائے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس ارشادِ خداوندی کے بارے میں پوچھا: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ﴾ (جو کسی مومن کو جان

بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا ابدی جہنم ہے)۔ فرمایا: جو کسی مومن کو اس کے مومن ہونے کی وجہ سے قتل کرے تو یہ وہ عمداً قتل کرنے والا ہے جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ ﴿وَ اَعَدَّ لَهُ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ کہ اس کے لئے خدائے برتر نے عذاب مہیا کر رکھا ہے...... راوی نے عرض کیا کہ ایک شخص کی کسی شخص سے کسی وجہ سے تو تو میں میں ہو جاتی ہے اور وہ تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: یہ وہ متعمد نہیں ہے جس کے بارے وہ ارشاد خداوندی وارد ہے۔ (ایضاً)

۳۔ مفسر عیاشیؒ اپنی تفسیر میں باسناد خود مرفوعاً حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد الٰہی ﴿خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا﴾ (کہ انہوں نے نیک اور بد عمل کو خلط ملط کر دیا ہے) کے بارے میں فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بڑے بڑے جرائم کا ارتکاب کیا جیسے جناب حمزہؓ اور جناب جعفر طیارؓ کا قتل پھر (اسلام لا کر) توبہ کر لی۔ پھر فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کو قتل کرے (اس کے ایمان کی وجہ سے) اسے توبہ کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ مگر خدا اپنے بندوں کی امیدوں کو قطع نہیں کرتا۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ دو قسم کی حدیثوں (۱) مؤمن کے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے۔ (۲) اس کی توبہ قبول ہے) ان کے درمیان جمع و توفیق کی صورت یہ ہے کہ جو کسی مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے قتل کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہے کیونکہ وہ مرتد ہے اور اگر مرتد توبہ کرے تو اگر مرتد ملی ہے تو پھر اس کی توبہ قبول نہیں ہے...... نیز اس سے پہلے (ج ۱۱ باب ۴۷ میں) کچھ ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو گناہان کبیرہ سے توبہ کے قبول ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

قتل سے توبہ میں یہ شرط ہے کہ قاتل (اولیاءِ مقتول کے ہاں) قتل کا اقرار کرے اور پھر اپنے آپ کو قصاص یا دیت اور کفارہ کیلئے پیش کرے اور وہ (کفارہ) قتل عمد میں کفارۂ جمع ہے اور قتلِ خطا میں مرتبہ ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عیسیٰ ضریر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے عمداً ایک دوسرے شخص کو قتل کر دیا ہے اس کی توبہ کس طرح ہے؟ فرمایا: (مقتول کے اولیاء کو) اپنے اوپر قدرت دے! راوی نے عرض کیا کہ اسے اندیشہ ہے کہ وہ کہیں اس کو (قصاص میں) قتل نہ کر دیں! فرمایا: پھر ان کو دیت ادا کرے۔ عرض کیا کہ اسے خطرہ ہے کہ اس طرح ان کو

پتہ چل جائے گا (کہ یہ ان کا قاتل ہے)۔ فرمایا: دیت کی رقم کو تھیلیوں میں بھرے اور نماز کے اوقات میں وہ تھیلیاں ان کے گھر میں پھینک دے۔[1] (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود اسماعیل جعفی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص عمداً ایک شخص کو قتل کر دیتا ہے تو؟ (اس کا کفارہ کیا ہے؟) فرمایا: ایک غلام آزاد کرے، متواتر دو ماہ کے روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے (اسے کفارۂ جمع کہا جاتا ہے)۔ (التہذیب)

۳۔ نیز باسنادخود ابوالمعزا سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے خطاء ایک شخص کو قتل کیا تھا، فرمایا: اس پر واجب ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور (یا) دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے اور (یا) ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کرے (ان کو کھانا کھلائے) راوی نے عرض کیا کہ اگر غلام آزاد نہ کر سکے تو؟ فرمایا: پھر دو ماہ کے روزے رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو پھر (ساٹھ) مسکینوں پر صدقہ کرے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسنادخود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی مؤمن کو عمداً قتل کرے تو اس کی توبہ ہے؟ فرمایا: نہیں۔ جب تک اس کے اہل کو اس کی دیت ادا نہ کرے، اور ایک غلام آزاد نہ کرے اور دو ماہ کے مسلسل روزے نہ رکھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور تضرع و زاری سے توبہ کرے۔ مجھے امید ہے کہ اس طرح اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر دیت ادا کرنے (کیلئے) اس کے پاس مال نہ ہو تو؟ فرمایا: مسلمانوں سے مانگے یہاں تک کہ دیت ادا کرے۔ (التہذیب، نوادر ابن عیسیٰ، عیاشی، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۱ باب ۴۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] اس حدیث سے مترشح ہوتا ہے کہ ان تین چیزوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا قاتل کی صوابدید پر منحصر ہے حالانکہ مشہور بین الفقہاء یہ ہے کہ یہ اختیار مقتول کے اولیاء کو حاصل ہے کہ وہ ان تین چیزوں (قصاص، دیت یا معافی) میں سے جس امر کو چاہیں اختیار کریں واللہ العالم۔

(احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۱۱
قتل عمد، قتل خطا اور قتلِ شبہ عمد کی توضیح؟[1]

(اس باب میں کل بیس حدیثیں ہیں جن میں سے گیارہ مکررات کو قلمزد کرکے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ کیا یحییٰ بن سعید (قاضی مدینہ) تمہارے قاضیوں کی مخالفت کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! فرمایا: میرے سامنے ان چیزوں میں سے کوئی چیز پیش کرو جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں! میں نے عرض کیا: دو نوجوان آپس میں لڑ پڑے ایک نے دوسرے کو دانت سے کاٹا اور دوسرے نے ایک پتھر اٹھا کر کاٹنے والے کو سر پر دے مارا جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا جس کی وجہ سے اسے کزاز کی بیماری لاحق ہو گئی جس کے نتیجہ میں وہ مر گیا۔ پس یہ معاملہ یحییٰ بن سعید کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ قاتل سے قصاص لیا جائے۔ اور یہ بات ابن ابی لیلیٰ (قاضی) اور ابن شبرمہ پر شاق گزری اور اس سلسلہ میں طرفین سے بہت بات چیت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ یہ قتل خطا ہے لہٰذا اس کی دیت دینی چاہیئے چنانچہ عیسیٰ بن علی نے اپنے مال سے اس کی دیت ادا کی۔ یہ ساری داستان سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے ہاں والے مکا مارنے پر بھی قصاص لیتے ہیں اور قتل خطا یہ ہے کہ آدمی کسی اور چیز کا ارادہ کرے اور لگ کسی اور کو جائے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود ابوالصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے دوسرے کو اس زور سے عصا مارا کہ مضروب مر گیا آیا قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالے کیا جائے گا تاکہ وہ اس سے قصاص لے؟ فرمایا: ہاں۔ مگر اسے اس طرح آزاد نہ چھوڑا جائے کہ وہ (ولی) اس سے کھیلتا رہے (اور اسے اذیت پہنچاتا رہے) بلکہ تلوار کا وار کرکے اس کا کام تمام کر دے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۳۔ نیز باسنادِ خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قتل عمد یہ ہے کہ ارادۃً

---

[1] ان تینوں اقسام کی مختصر تعریف یہ ہے: (۱) قتل عمد یہ ہے کہ کوئی عاقل و بالغ آدمی بقصد قتل کسی شخص کو مارے عام اس سے کہ جس آلہ سے مارے وہ غالباً قتل کنندہ ہو یا نہ ہو یا گو قتل کرنے کا قصد ہو یا نہ ہو مگر کام ایسا کرے جو غالباً قتل کنندہ ہوتا ہے اور وہ قتل بھی ہو جائے۔ (۲) شبہ عمد یہ ہے کہ کسی شخص کو ارادۃً مارا پیٹا جائے مگر نہ اس حد تک کہ وہ مار قاتل ہو اور نہ ہی قتل کا ارادہ ہو۔ مگر وہ مضروب اس ضرب سے مر جائے۔ (۳) قتل خطا یہ ہے کہ قاتل سرے سے مقتول کو مارنے کا ارادہ ہی نہ رکھتا ہو جیسے وہ کسی شکار کو تیر یا بندوق مارے اور لگ کسی آدمی کو جائے اور وہ مر جائے یا کسی آدمی کا پاؤں پھسلے اور وہ کسی پر گرے جس کی وجہ سے وہ مر جائے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

لوہے یا پتھر یا عصا یا مکے سے کسی کو مارا جائے یہ سب قتل عمد ہے اور قتل خطا یہ ہے کہ ارادہ کسی چیز کا ہو اور لگ کسی اور کو جائے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ نیز باسنادِ خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کسی کو عصا سے یا پتھر سے مارے اور وہ ایک ہی ضربت سے کلام کرنے سے پہلے مر جائے تو یہ شبہ عمد ہے جس میں قاتل کو دیت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور اگر وہ (قاتل) اسے گرا کر اس کے اوپر چڑھ جائے اور اسے مسلسل عصا یا پتھر (یا مکوں) سے مارے یہاں تک کہ وہ مر جائے تو یہ قتلِ عمد ہے جس کی وجہ سے قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر قاتل اسے صرف ایک ضرب لگائے اور مضروب کلام کرے اور ایک دن یا اس سے زیادہ وقت تک زندہ رہے اور پھر مر جائے تو یہ شبہ عمد ہے۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسنادِ خود ابوالعباس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں کسی آدمی کو کوئی ایسی (معمولی) چیز مارتا ہوں جو عموماً قاتل نہیں ہوتی (مگر وہ اتفاقاً اس سے مر جاتا ہے) فرمایا: یہ قتل خطا ہے اسی طرح وہ شخص ایک چھوٹی سی کنکری اٹھاتا ہے اور کسی کو مارتا ہے (اور وہ مر جاتا ہے) تو یہ بھی قتل خطا ہے۔ پھر عرض کیا کہ میں بکری کو کوئی چیز مارتا ہوں مگر وہ لگ کسی آدمی کو جاتی ہے تو؟ فرمایا: یہ بھی قتل خطا ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ فرمایا: قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارا جائے جو عموماً قاتل ہوتی ہے۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوالعباس اور زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قتل عمد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو عمداً مارے اور وہ بھی ایسے آلے کے ساتھ جو عادۃً قاتل ہوتا ہے اور شبہ عمد یہ ہے کہ کوئی کسی کو عمداً مارے مگر قتل کا ارادہ نہ ہو اور مارے بھی اس آلہ سے جو عادۃً قاتل نہیں ہوتا۔ اور وہ قتلِ خطا کہ جس میں کوئی شک نہیں ہے یہ ہے کہ قصد کسی اور چیز کو مارنے کا ہو مگر لگ کسی اور چیز کو جائے۔ (التہذیب)

۷۔ جناب حسن بن علی بن شعبہ اپنی کتاب تحف العقول میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے خطبۃ الوداع میں فرمایا: قتل عمد میں قصاص ہے اور شبہ عمد یہ ہے جو عصا یا پتھر سے مارا جائے اور اس میں سو اونٹ ہیں۔ اور جو اس میں اضافہ کرے وہ جاہلیت میں سے ہے۔ (تحف العقول)

۸۔ مفسر عیاشی اپنی تفسیر میں باسنادِ خود عبدالرحمن بن الحجاج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قتل خطا یہ ہے کہ تمہارا ارادہ کسی اور کو مارنے کا ہو اور لگ کسی اور کو جائے اور جس کو تم قصد و ارادہ سے مارو اور اسے لگ بھی جائے (اور مر بھی جائے) تو یہ قتل عمد ہے۔ (تفسیر عیاشی)

۹۔ نیز باسنادخود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قتل عمد یہ ہے کہ تم ارادۃً کسی کو قتل کرو۔ اور ایسے آلہ سے قتل کرو جو عادۃً قاتل ہوتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۹ باب ۳۱ میں) احرام میں شکار کے کفاروں میں خطا کی وضاحت گزر چکی ہے۔

باب ۱۲

اس صورت کا حکم کہ جب کسی شخص کے قتل میں دو یا دو سے زائد آدمی شریک ہوں۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود داؤدؒ بن سرحان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ان دو آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا فرمایا: اگر مقتول کے ولی چاہیں تو (ایک شریک قتل کی) دیت ادا کرکے دونوں کو قتل کر سکتے ہیں۔ (الفقیہ)

۲۔ نیز باسنادخود ابراہیم بن ہاشم سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ چار آدمیوں نے مل کر ایک شخص کو قتل کیا ہے جن میں سے ایک غلام ہے، دوسرا آزاد ہے تیسری آزاد عورت ہے اور چوتھا وہ مکاتب غلام ہے جو اپنی نصف قیمت ادا کر چکا ہے تو؟ فرمایا: یہ سب مل کر مقتول کی بایں ترتیب دیت ادا کریں گے: (۱) آزاد آدمی دیت کی ایک چوتھائی ادا کرے گا۔ (۲) اور آزاد عورت بھی ایک چوتھائی ادا کرے گی۔ (۳) اور جہاں تک غلام کا تعلق ہے تو اس کے مالک کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ چاہے تو اپنے غلام کے حصہ کی (ایک چوتھائی حصہ) دیت ادا کرے اور چاہے تو غلام کو پکڑ کر مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دے۔ (۴) اور غلام مکاتب ایک چوتھائی کا نصف خود آزاد کرے گا کیونکہ وہ آدھا آزاد ہو چکا ہے اور چوتھائی کا نصف اس کا مالک ادا کرے گا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ان دس آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے مل کر ایک شخص کو قتل کیا تھا؟ فرمایا: مقتول کے اولیاء کو اختیار دیا جائے گا کہ ان میں سے جس ایک کو چاہیں (قصاص میں) قتل کر دیں اور اس قاتل کے اولیاء دوسرے نو آدمیوں کی طرف رجوع کرکے اپنے مقتول کی دیت کے نو حصے ان سے رجوع کریں گے۔ (کتب اربعہ)

۴۔ نیز باسنادخود فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ دس آدمیوں نے مل کر ایک آدمی کو قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اگر مقتول کے اولیاء چاہیں تو

پورے دس آدمیوں کو قصاص میں قتل کر سکتے ہیں مگر اس صورت میں ان کو نو آدمیوں کی دیت ادا کرنا پڑے گی اور اگر چاہیں تو ان میں سے ایک آدمی کو قتل کریں اور اس صورت میں باقی (نو قاتل) اس کی دیت کے نو حصے اس کے اولیاء کو ادا کریں گے بعد ازاں حاکم ان کی سرزنش بھی کرے گا اور ان کو جیل خانہ میں بھی ڈالے گا۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسناد خود ابوالعباس وغیرہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب چند آدمی کسی ایک آدمی کے قتل میں شریک ہوں تو حاکم حکم دے گا کہ مقتول کے ولی ان میں سے جس کو چاہیں قتل کریں مگر ان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ ایک سے زائد کو قتل کریں۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ﴾ (جو کوئی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو اختیار دیا ہے (کہ قاتل کو قصاص میں قتل کرے یا دیت لے یا معاف کرے) پس اس کو قتل کرنے میں اسراف (زیادتی) نہیں کرنی چاہیئے۔ (الفروع)

۶۔ نیز باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک آزاد اور ایک غلام نے مل کر ایک آدمی کو قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: مقتول کے ولی کو حق حاصل ہے کہ چاہے تو آزاد کو قتل کرے اور چاہے تو غلام کو قتل کرے۔ پس اگر وہ آزاد کو قتل کرے تو غلام کے دونوں پہلوؤں پر مارے گا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۷۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ چند غلاموں نے مل کر ایک آزاد آدمی کو قتل کیا ہے۔ ان کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ان سب کو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ پھر پوچھا کہ چند آزاد آدمیوں نے مل کر ایک غلام کو قتل کیا ہے تو ان کا کیا حکم ہوگا؟ فرمایا: سارے مل کر اس کی قیمت ادا کریں گے۔

(التہذیب، بحارالانوار طبع جدید)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

اس شخص کا حکم جو کسی دوسرے آدمی کو کسی کے قتل کا حکم دے؟ (اور وہ قتل کرے)۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو حکم دیا کہ وہ ایک آدمی کو قتل کرے اور اس نے قتل کر دیا؟

فرمایا: مقتول کے قصاص میں قتل تو اسی آدمی کو کیا جائے گا جس نے اسے قتل کیا ہے مگر حکم دینے والے کو تا مرگ حبسِ دوام میں رکھا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

۲۔ جناب کشی اپنی کتاب رجال میں باسناد خود مسمعی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب معلیٰ بن خنیس کو قتل کیا گیا تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام داؤد بن علی (حاکم مدینہ) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے داؤد! تو نے میرے غلام کو قتل کیا اور میرا مال دبایا! اس پر داؤد نے کہا کہ نہ میں نے آپ کے غلام کو قتل کیا ہے اور نہ ہی آپ کا مال دبایا ہے! اس پر امام نے فرمایا: میں اس شخص کے خلاف خدا کی بارگاہ میں بددعا کروں گا جس نے میرے غلام کو قتل کیا ہے اور میرا مال دبایا ہے۔ یہ سن کر داؤد نے کہا کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا ہاں البتہ میری پولیس کے سربراہ نے قتل کیا ہے! امامؑ نے فرمایا: تیرے حکم سے یا تیرے حکم کے بغیر؟ داؤد نے کہا کہ میرے حکم کے بغیر! یہ سن کر امامؑ نے (اپنے بیٹے) اسماعیل کو حکم دیا جن کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ جاؤ اور اس کا کام تمام کر دو چنانچہ اسماعیل نے جا کر اس کی بزم کے اندر اسے قتل کر دیا۔ (رجال کشی)

۳۔ رجال کشی کی ایک دوسری روایت میں اس کا تمہ یوں وارد ہے کہ جب سیرافی (پولیس کے سربراہ) کو قصاص کے لئے پکڑا گیا۔ تو اس نے (چیخ چیخ کر) کہنا شروع کیا: اے مسلمانو! دیکھو! یہ لوگ مجھے لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور جب ان کو ان کی خاطر قتل کرتا ہوں تو پھر مجھے قتل کر دیتے ہیں اس کے بعد سیرافی کو قتل کر دیا گیا۔ (ایضاً)۔ ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ﴾

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں) بعض ایسی حدیثیں آئیگی جو بظاہر ان حدیثوں کے منافی ہیں اور ہم وہیں اس کی توجیہہ پیش کریں گے۔

باب ۱۴
اس شخص کا حکم جو اپنے غلام کو کسی آدمی کے قتل کرنے کا حکم دے؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے غلام کو حکم دیا تھا کہ وہ کسی آدمی کو قتل کرے اور اس نے کر دیا۔ فرمایا: اس مقتول کے قصاص میں مالک کو قتل کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے غلام کو حکم دیا تھا کہ وہ کسی شخص کو قتل کرے اور اس نے کر دیا۔

فرمایا تھا کہ کسی شخص کا غلام تو بمنزلہ اس کے کوڑے یا تلوار کے ہے! للہذا قصاص میں آقا کو قتل کیا جائے گا۔ البتہ تا مرگ غلام کو حبسِ دوام میں رکھا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

۳۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جناب علامہ حلیؒ نے اپنی کتاب مختلف الشیعہ میں حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ کی کتاب خلاف سے ان کی یہ تحقیق نقل کی ہے کہ موصوف فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں روایات میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے بعض میں وارد ہے کہ قصاص مالک سے لیا جائے گا اور بعض میں ہے کہ غلام سے قصاص لیا جائے گا۔ مگر علماء نے اس کی کوئی تفصیل بیان نہیں کی...... پھر شیخ نے اپنی یہ تحقیق پیش کی ہے کہ اگر غلام عاقل و بالغ ہو اور حرام وحلال کو سمجھتا ہو اور یہ جانتا ہو کہ اس کے مالک کا یہ حکم خلاف شریعت ہے اور گناہ ہے اور پھر بھی تعمیل کرے تو پھر تو قصاص اسی سے لیا جائے گا۔ اور اگر غلام چھوٹا ہو یا ہو تو بڑا مگر سمجھدار نہ ہو بلکہ یہ سمجھتا ہو کہ مالک جیسا بھی حکم دے (غلط ہو یا صحیح) اس کی تعمیل بہر حال واجب ہے تو پھر قصاص مالک سے لیا جائے گا۔ (مختلف علامہ حلی)

باب ۱۵

اس شخص کا حکم جو دو یا دو سے زائد آدمیوں کو قتل کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن مسکان سے اور وہ ایک اور شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: جب کوئی شخص دو یا دو سے زائد آدمیوں کو قتل کرے تو اسے ان کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۱۷ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۶

اس شخص کا حکم جو قاتل کو مقتول کے ولی کے ہاتھ سے چھڑائے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں حریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے عمداً ایک آدمی کو قتل کیا اور معاملہ حاکم تک پہنچا اور اس نے قاتل کو پکڑ کر مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا تاکہ وہ اسے (قصاص میں) قتل کریں۔ اس اثناء میں کچھ لوگوں نے ان پر حملہ کرکے اس قاتل کو ان سے چھڑا لیا تو؟ فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ ان چھڑانے والوں کو پکڑ کر اس وقت تک جیل میں ڈال دیا جائے جب تک وہ قاتل کو پیش نہ کریں۔ عرض کیا گیا کہ

اگر اس اثناء میں قاتل مر جائے تو؟ فرمایا: اگر ایسا ہو جائے تو وہ مقتول کی دیت اس کے اولیاء تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۷

اس شخص کا حکم جو کسی آدمی کو پکڑے اور کوئی اور شخص اسے قتل کرے؟ اور ایک اور شخص انہیں دیکھ رہا ہو؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ان دو آدمیوں کا فیصلہ جن میں سے ایک نے ایک آدمی کو پکڑا تھا اور دوسرے نے اسے قتل کیا تھا یوں کیا تھا کہ قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو حبسِ دوام میں رکھا جائے گا یہاں تک کہ غم وغصہ میں اسی طرح مر جائے جس طرح اس نے مقتول کو غم وغصہ میں مارا تھا۔ (الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین آدمیوں کا معاملہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا ان میں سے ایک نے ایک آدمی کو پکڑا۔ اور دوسرا آیا اور اس نے اسے قتل کیا اور ایک تیسرا آدمی یہ کارروائی دیکھتا رہا (مگر کوئی دخل نہ دیا) تو آپؑ نے اس دیکھنے والے کی آنکھ میں سلائی پھروا دی۔ اور پکڑنے والے کو تا مرگ جیل میں ڈال دیا۔ اور قاتل کو قصاص میں قتل کر دیا۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۹ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۸

اس شخص کا حکم جو رات کے وقت کسی کو اس کے گھر سے بلائے اور پھر اسے اپنے ہمراہ لے جائے (اور وہ واپس نہ آئے)۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن ابو المقدام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے منصور دوانیقی سے کہا جبکہ وہ طواف کر رہا تھا اے امیر! ان دو شخصوں نے رات کے وقت میرے بھائی کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ اور وہ تا حال میرے پاس واپس نہیں آیا اور بخدا میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟ اس پر دوانیقی نے اُن سے پوچھا کہ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے امیر! ہم نے تو صرف اس سے کچھ بات چیت کی اور پھر وہ واپس گھر چلا گیا.......... (یہاں تک کہ راوی کا

بیان ہے کہ) دوانیقی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ ان کا فیصلہ کریں...... (یہاں تک کہ کہا کہ) امامؑ نے فرمایا: اے جوان! لکھ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شخص رات کے وقت کسی کا دروازہ کھٹکھٹائے اور اسے گھر سے باہر نکالے تو وہ ضامن ہے۔ مگر یہ کہ وہ دو گواہ پیش کرے کہ اس نے اسے واپس اپنے گھر پہنچایا ہے۔ بعد ازاں امامؑ نے فرمایا: اے جوان! اس شخص کو علیحدہ کر دے اور دوسرے کی گردن اڑا دے! اس وقت اس شخص نے کہا: اے فرزند رسولؐ! میں نے تو اس شخص کو قتل نہیں کیا بلکہ میں نے تو صرف اسے پکڑا تھا اور اس دوسرے شخص نے اسے قتل کیا۔ آپؑ نے فرمایا: میں بھی فرزند رسولؐ ہوں (صحیح فیصلہ کر کے رہوں گا)۔ اسے علیحدہ کر دے اور دوسرے کی گردن اڑا دے۔ اب اس شخص نے کہا: فرزند رسولؐ! میں نے اسے زیادہ تکلیف نہیں دی تھی بلکہ ایک ہی ضربت سے اس کا کام تمام کر دیا تھا۔ اب امام نے اس (مقتول) کے بھائی سے کہا کہ اس کی گردن اڑا دے! پھر دوسرے شخص کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے دونوں پہلوؤں پر درّے مارے جائیں۔ اور پھر اسے حبسِ دوام میں رکھنے کا حکم دیا۔ اور اس کے سر پر مہر لگائی کہ یہ حبسِ دوام میں رہے گا اور ہر سال اسے پچاس کوڑے مارے جائیں گے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۹

قتل عمد میں جو چیز دراصل ثابت ہے وہ قصاص ہے ہاں البتہ اگر مقتول کا ولی اور قاتل دیت یا اس سے کم وبیش معاوضہ پر راضی ہو جائیں تو یہ جائز ہے؟

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کو عمداً قتل کرے تو قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا مگر یہ کہ مقتول کے ولی دیت پر راضی ہو جائیں یا دیت سے زیادہ یا اس سے کم معاوضہ پر راضی ہو جائیں۔ بہرحال اگر ایسا کریں تو یہ جائز ہے اور اگر وہ الٹ پھیر کریں تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا۔ اور فرمایا: دیت دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار یا ایک سو اونٹ ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حکم بن عتیبہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے اندر فرمایا کہ قتل خطا قتل عمد کی مانند نہیں۔ قتلِ عمد میں قصاص ہے۔

(التہذیب، الفقیہ)

۳۔ جناب طبرسیؒ اپنی کتاب احتجاج میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ (اے صاحبانِ عقل! تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے) فرمایا: اے امت محمدؐ! تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے کیونکہ جب کسی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھنے والے کو معلوم ہوگا کہ اس سے قصاص لیا جائے گا تو وہ قتل کے ارادہ سے باز آ جائے گا تو اس میں اس شخص کی بھی زندگی ہے جس کے قتل کا ارادہ کیا گیا۔ اور خود قاتل کی بھی زندگی ہے جس سے قصاص لیا جانا تھا اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کیلئے بھی زندگی ہے کیونکہ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ قصاص واجب ہے تو وہ قصاص کے ڈر سے کسی کو قتل کرنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ (احتجاج طبرسی)

۴۔ نیز روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کو پکڑ کر لایا جس کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ یہ اس کے باپ کا قاتل ہے۔ چنانچہ اس شخص نے امامؑ کے سامنے اس کا اعتراف کیا۔ تو امامؑ نے اس پر قصاص کو واجب قرار دیا۔ اس پر اس شخص نے مدعی سے خواہش کی اسے معاف کر دے تا کہ اس کا اجر وثواب زیادہ ہو الخ۔ (ایضاً)

۵۔ جناب حسن بن محمد دیلمی اپنی کتاب ارشاد القلوب میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس امت مرحومہ کی دوسری امتوں پر افضلیت ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس امت میں قتل عمد میں مقتول کے ولی اسے معاف بھی کر سکتے ہیں اور اس سے دیت بھی لے سکتے ہیں جبکہ امم سابقہ میں قاتل کو بہر حال قتل کیا جاتا تھا۔ نہ اسے معاف کیا جا سکتا تھا۔ اور نہ ہی اس سے دیت لی جاتی تھی۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے:
﴿ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ یہ اللہ کی طرف سے تخفیف ہے اور رحمت ہے۔ (ارشاد القلوب)

۶۔ جناب سید رضیؒ نہج البلاغہ میں حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مالک اشتر کے نام اپنے عہد نامہ میں لکھا: خبردار! جائز طریقہ کے بغیر خون بہانے سے اجتناب کرنا۔ کیونکہ ناحق خون بہانے سے بڑھ کر کوئی چیز باعث عذاب نہیں ہے۔ نہ اس سے بڑھ کر زوال نعمت کا کوئی موجب اور مدت (حیات) کے قطع ہونے کا باعث ہے۔ خداوند عالم قیامت کے دن سب سے پہلے خون بہانے کا حساب وکتاب لے گا۔ لہٰذا کسی کا خونِ ناحق بہا کر اپنی حکومت کو مضبوط نہ بناؤ۔ کیونکہ یہ چیز کسی بھی حکومت کی کمزوری اور اس کے زوال وانتقال کا باعث ہے (نہ کہ اس کی قوت کا)۔ اور میرے نزدیک اور خدا کے نزدیک قتل عمد کا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے کیونکہ اس میں قصاص ہے اور اگر کبھی قتل خطا میں مبتلا ہو جاؤ۔ اور سزا میں تمہارا کوڑا یا تمہارا ہاتھ کچھ افراط کرے تو سوچ لو کہ مکا مارنے سے بھی کبھی قتل لازم آتا ہے بہر حال تمہیں حکومت کا غرور اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ مقتول کے اولیاء

کا حق ادا نہ کرو۔ (نہج البلاغہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۰

جو شخص بے اختیار کسی پر گرے اور اس سے وہ قتل ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر اس سے اوپر والا قتل ہو جائے تو نیچے والے پر کچھ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (بلا اختیار) دوسرے پر گرا جس سے دوسرا قتل ہو گیا تو؟ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب، الفروع، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبید بن زرارہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جو کوٹھے کے اوپر سے دوسرے شخص پر گرا اور ان میں سے ایک مر گیا؟ فرمایا: نہ اوپر والے پر کچھ ہے اور نہ نیچے والے پر کچھ ہے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۲۱

اس صورت کا حکم کہ جب کوئی انسان کسی آدمی کو کسی آدمی پر دھکا دے اور وہ (دوسرا) قتل ہو جائے؟ یا اس کی وجہ سے کوئی سواری بدک جائے اور اس سے کوئی جان تلف ہو جائے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو دوسرے آدمی پر دھکا دے کر گرایا جس سے وہ (دوسرا) قتل ہو گیا۔ فرمایا: جس کو دھکا دیا گیا وہ مقتول کے وارثوں کو اس کی دیت ادا کرے گا...... اور پھر وہ دھکا دینے والے سے وصول کرے گا۔ نیز فرمایا: اگر اس شخص کا کچھ نقصان ہوا جس کو دھکا دیا گیا تو وہ بھی اپنا ہرجانہ دھکا دینے والے سے وصول کرے گا۔ (کتب اربعہ)

۲۔ نیز باسنادِ خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی (گھڑ سوار) کو بدکاتا ہے جس سے وہ زخمی ہو جاتا ہے اور اس کا گھوڑا کسی اور شخص کو زخمی کر دیتا

ہے تو؟ فرمایا: جو کچھ ہوا ہے بدکانے والا سب کا ضامن ہے۔ (التہذیب)

۳۔ نیز باسنادِ خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے پیدل چلنے والے ایک شخص کو ڈھانک لیا (اس پر چڑھ گیا) اور قریب تھا کہ اسے روند ڈالے۔ پس اس پیدل چلنے والے نے چلّا کر گھوڑے کو بدکایا (پس گھوڑا بدکا) اور سوار گر کر مر گیا یا زخمی ہو گیا تو؟ فرمایا: وہ چلّا کر بدکانے والا ضامن نہیں ہے اس نے تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے ایسا کیا ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۲۲

جو شخص چور یا ڈاکو وغیرہ سے اپنا دفاع کرتے ہوئے (انہیں قتل کر دے) اس پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی قصاص کے سلسلہ میں حد جاری ہونے سے قتل کیا جائے اس کی دیت نہیں ہے اور فرمایا: جو کوئی شخص کسی پر قاتلانہ حملہ کرے اور دوسرا شخص اپنا دفاع کرتے ہوئے اسے زخمی کر دے یا قتل کر دے۔ تو اس پر کچھ نہیں ہے (کیونکہ اس نے یہ سب کچھ حفاظت خود اختیاری کے تحت کیا ہے) نیز فرمایا: جو کوئی شخص کسی قوم کے گھر پر جھانکے تاکہ ان کی پوشیدہ چیزیں دیکھے اور وہ (کوئی چیز مار کر) اس کی آنکھ پھوڑ دیں یا اسے زخمی کر دیں تو ان پر کوئی دیت نہیں ہے (کیونکہ اس نے اپنے کئے کی سزا پائی ہے) نیز فرمایا: جو کسی پر زیادتی کرے اور اس کے نتیجہ میں اس پر زیادتی کی جائے تو ان پر کوئی قصاص نہیں ہے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ نیز باسنادِ خود علاء بن الفضیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی کو ظلم و زیادتی سے مارنا پیٹنا چاہے اور دوسرا شخص اپنے بچاؤ کی خاطر دفاع کرے اور اس پہلے شخص کو کوئی ضرر و زیاں پہنچ جائے تو دفاع کرنے والے پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک چور چوری کی غرض سے ایک عورت کے گھر میں داخل ہوا۔ اور کپڑے (وغیرہ) اکٹھے کئے اور جب جانے لگا تو عورت نے اس کا پیچھا کیا گیا...... وہ لوٹا اور اس سے (زبردستی) زنا کیا اس اثناء میں اس عورت کے بیٹے نے کچھ حرکت کی (جاگا) اور اس ظالم کے پاس کلہاڑی تھی اس سے وار

کرکے بچہ کو قتل کر دیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہو کر اور کپڑوں کی گٹھڑی اٹھا کر باہر نکلنے لگا تو عورت نے کلہاڑی کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ دوسرے دن اس کے اولیاء آئے اور اس کے خون کا مطالبہ کیا تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کے وہ وارث جو اس کے خون کا مطالبہ کرنے کیلئے آئے ہیں وہ بچہ کی دیت کے ضامن ہیں۔ اور وہ چور جو کچھ مال و متاع چھوڑ گیا ہے اس سے چار ہزار درہم اس عورت کو دیے جائیں گے چونکہ اس نے زبردستی اس سے زنا کیا تھا۔ یہ اس کا تاوان ہے...... اور عورت پر اسے قتل کرنے کی وجہ سے کچھ نہیں ہے کیونکہ وہ چور تھا (جس کا خون ہدر ہے اور قاتل بھی تھا)۔ (الفقیہ، التہذیب، الفروع)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص ننگی تلوار اٹھا کر لوگوں کو ڈرائے دھمکائے اس کا خون ہدر (رائیگان) ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الدفاع (باب ۱ و ۳ و ۶ میں) اور جہاد (ج ۱۱ باب ۴۶) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۳

جو شخص کسی عورت سے (زبردستی) زنا کرنا چاہے اور وہ اپنا دفاع کرتے ہوئے اس شخص کو قتل کر دے تو اس پر کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ وہ اس شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت سے حرامکاری کرنا چاہی اور اس نے اسے پتھر مارا جو ٹھیک نشانے پر لگا جس سے وہ شخص ہلاک ہو گیا۔ فرما رہے تھے کہ اس عورت پر خداوند عالم کے نزدیک کچھ (وزر و وبال اور قصاص و دیت وغیرہ) نہیں ہے اور اگر اس کا معاملہ امام عادل تک پہنچایا گیا تو وہ بھی اس شخص کے خون کو رائیگان قرار دیں گے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود روایت کرتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام معصوم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جس کا ایک دوست (یار) تھا جب شب زفاف آئی تو اس نے اپنے دوست کو بلوا کر حجلۂ عروسی میں (چھپا کر) بٹھا دیا اور جب شوہر نے اپنی بیوی سے بوس و کنار کرنا چاہی تو اچانک عورت کے اس دوست نے شوہر پر حملہ کر دیا اور پھر دونوں گتھم گتھا ہو گئے۔ انجام کار شوہر نے اس شخص کو قتل کر دیا

یہ ماجرا دیکھ کر عورت اٹھی اور اپنے دوست کے عوض کوئی چیز مار کر اپنے شوہر کو قتل کر دیا تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت اپنے دوست کی دیت کی ضامن ہے (کیونکہ وہی اسے بلوا کر اسے قتل کرانے کا باعث ہے)۔ اور شوہر کے قصاص میں اسے قتل کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الدفاع (باب ۱ و ۳ و ۵ و ۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۴

جو شخص قصاص میں قتل کیا جائے اس کی نہ دیت ہے اور نہ قصاص۔ اور یہی حکم ہر اس شخص کا ہے جو حدود اللہ میں سے کسی حد میں قتل کیا جائے۔ اور جو حدود الناس میں سے کسی حد میں قتل کیا جائے۔ تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص قصاص میں قتل کیا گیا ہے آیا اس کی دیت ہے؟ فرمایا: اگر ایسا ہوتا تو پھر تو کسی سے قصاص نہ لیا جا سکتا؟ فرمایا: جس کو کوئی حد قتل کرے اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس سے قصاص لیا جائے وہ قرآن کا قتل کردہ ہے (کیونکہ قصاص کا حکم قرآن میں مذکور ہے)۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۳۔ نیز باسناد خود حسن بن صالح ثوری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ہم جس پر حدود اللہ میں سے کوئی حد جاری کریں اور وہ مر جائے تو اس کی دیت ہم پر نہیں ہے اور جس پر حدود الناس میں سے کوئی حد جاری کریں اور وہ مر جائے تو اس کی دیت ہم پر ہے (جو بیت المال سے ادا کی جائے گی)۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس کو امام کے حکم سے قصاص میں قتل کیا جائے تو اس کے قتل اور زخم کی کوئی دیت نہیں ہے۔ (التہذیب)

۵۔ نیز باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس کو حد یا قصاص قتل کرے اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۵

جو شخص کسی گھر میں اس لئے جھانکے کہ ان کی قابل ستر چیزوں کو دیکھے تو وہ اس کو منع کر سکتے ہیں اور اگر اصرار کرے تو وہ اس کی آنکھ پھوڑ سکتے ہیں اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پھر اسے قتل بھی کر سکتے ہیں۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عیسیٰ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض حجروں میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے دروازہ کے سوراخ سے اندر جھانکا اس وقت آنحضرتؐ کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ڈھیلا تھا۔ فرمایا: اگر میں تیرے قریب ہوتا تو اس سے تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔ (الفقیہ، قرب الاسناد)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مؤمن کی قابل ستر چیز (کا دیکھنا) مؤمن پر حرام ہے۔ نیز فرمایا: جو شخص کسی کے گھر میں تانکے جھانکے تو مؤمن کیلئے اس حالت میں اس کی دونوں آنکھیں مباح ہیں (کہ ان کو پھوڑ ڈالے)۔ اور جو کسی مؤمن کے گھر میں بلا اجازت اچانک داخل ہو جائے تو اس حالت میں مؤمن کیلئے اس کا خون مباح ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ نیز باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء و اجداد علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث مناہی میں فرمایا ہے یعنی اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کے گھر میں جھانکے اور فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کی قابل پوشش چیز پر نگاہ ڈالے یا اپنی بیوی کے علاوہ کسی کی شرم گاہ پر عمداً نگاہ ڈالے تو خدائے تعالیٰ اسے ان منافقوں کے ساتھ محشور فرمائے گا جو لوگوں کی چھپی ہوئی چیزوں کو کریدتے تھے اور وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں جائے گا جب تک خدا اسے رسوا نہیں کرے گا مگر یہ کہ توبہ کر لے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن فضیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص بلندی سے (جیسے اپنے مکان کی چھت سے) کسی قوم پر جھانکے یا ان کی کسی چیز کے سوراخ وغیرہ سے تاکے اور وہ اس کو تیر ماریں جو اسے لگے اور وہ قتل ہو جائے یا اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو ان پر کوئی تاوان نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ کے سوراخ سے

اندر جھانکا اور آپؐ تیر (یا نیزہ) لے کر باہر نکلے تا کہ اس کی آنکھ کو پھوڑیں۔ مگر وہ شخص اس وقت تک جا چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے خبیث! اگر تو اپنی جگہ کھڑا رہتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۷ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۶

جو شخص "حذار" (ڈرو اور بچو) کہہ دے اور پھر تیر مارے وہ ضامن نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کے عہد میں کچھ بچے کھیل رہے تھے کہ جب ایک بچہ نے اپنا تیر مارا تو دوسرے بچہ کے اگلے چار دانت ٹوٹ گئے۔ تو یہ مرافعہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تو تیر مارنے والے بچے نے دو گواہ پیش کئے کہ اس نے تیر مارنے سے پہلے "حذار" (ڈرو بچو) کہہ دیا تھا۔ تو آنجنابؑ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جو حذار کہہ دے وہ معذور ہے۔ (الفروع، الفقیہ، العلل، التہذیب)

باب ۲۷

اس شخص کا حکم جو کسی سونے والے کے پاس (لواطت کے ارادہ سے جائے اور جب اس کی پشت پر سوار ہو تو وہ جاگ جائے اور زور سے چلائے اور اسے قتل کر دے یا کوئی کسی کے گھر میں مالک کی اجازت کے بغیر داخل ہو اور مالک اسے قتل کر دے؟؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ایک سوئے ہوئے آدمی کے پاس (بدفعلی کیلئے) گیا جبکہ وہ سویا ہوا تھا۔ اور جب اس کی پشت پر سوار ہوا تو وہ آدمی بیدار ہو گیا۔ تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اسے قتل کر دیا تو؟ فرمایا: اس پر نہ دیت ہے اور نہ قصاص ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود فتح بن یزید جرجانی سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جو کسی کے گھر میں (بلا اجازت) چوری یا بدکاری کے ارادہ سے داخل ہوا اور گھر کے مالک نے اسے قتل کر دیا۔ آیا اسے اس کے عوض قتل کیا جائے گا یا نہ؟ فرمایا: جان لو! کہ جو کسی کے گھر میں بغیر

اجازت داخل ہوتا ہے وہ اپنے خون کو ہدر کرتا ہے اور اس (قاتل) پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود مذکورہ بالا روایت کو نقل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ تتمہ بھی نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی عورت کے ساتھ زبردستی زنا کرنا چاہے اور وہ عورت اسے قتل کر دے تو اس پر نہ دیت ہے اور نہ قصاص۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور ان دونوں حکموں کی تفصیل باب الدفاع میں گزر چکی ہے۔

باب ۲۸

اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی عقلمند دفاع کرتے ہوئے کسی دیوانہ وغیرہ کو قتل کر دے یا اس کے برعکس کوئی دیوانہ کسی فرزانہ کو قتل کر دے؟ ان دونوں صورتوں میں قصاص نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی دیوانہ کو قتل کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ دیوانہ اس کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا اور اس نے اپنے دفاع کی خاطر اس کو قتل کیا ہے تو پھر اس پر کوئی دیت یا قصاص نہیں ہے۔ اور اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ اور اگر اس دیوانہ نے اس کو ضرر پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں کیا تھا۔ اس نے ویسے اسے قتل کر دیا۔ تو اس پر قصاص تو نہیں ہے۔ کیونکہ دیوانہ پر جو قصاص نہیں ہے لیکن یہ قاتل اپنے مال سے اس (مقتول) کے ورثہ کو دیت ادا کرے گا اور اللہ سے مغفرت طلب کرے گا اور توبہ کرے گا۔

(الفروع، الفقیہ، العلل)

۲۔ باسنادخود ابوالورد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اصلحک اللہ! ایک شخص پر ایک پاگل آدمی تلوار سے حملہ کرتا ہے اور وہ شخص اس سے تلوار لے کر جوابی حملہ کر کے اسے قتل کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ اس سے نہ قصاص لیا جائے گا اور نہ دیت۔ ہاں اس کی دیت امام (بیت المال سے) ادا کریں گے۔ اور اس کا خون رایگان نہیں جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۹

اس صورت حال کا حکم جب کوئی عقلمند کسی کو قتل کرے اور پھر دیوانہ ہو جائے یا دیوانگی کے عالم میں کسی کو قتل کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود برید بن معاویہ عجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے کسی آدمی کو قتل کیا۔ مگر اس کے خلاف کوئی شہادت قائم نہ ہوئی اور نہ اس پر حد جاری ہوئی کہ وہ پاگل ہو گیا۔ اور اب ایک گروہ نے گواہی دی کہ اس نے ایک شخص کو قتل کیا تھا جبکہ یہ صحیح الدماغ تھا تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اسے قصاص میں قتل کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہ گروہ یہ گواہی نہ دے مگر اس کے پاس کچھ مال موجود ہو تو اس کے مال سے مقتول کے وارثوں کو دیت ادا کی جائے گی۔ اور اگر اس کے پاس کوئی مال نہ ہو تو پھر اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی اور ایک مسلمان کا خون رائیگان نہیں ہونے دیا جائے گا۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: محمد بن ابوبکر نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک پاگل شخص نے عمداً ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے تو کیا کیا جائے؟ جناب امیر علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ مقتول کی دیت پاگل کی قوم ادا کرے گی۔ اور آپ نے پاگل کے قتل عمد اور قتل خطا کو برابر قرار دیا۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۰

اس قاتل کا حکم کہ جب وہ دیت ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو یا مقتول کے وارث قبول نہ کریں؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ہشام بن سالم اور ابن بکیر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ محمد بن شہاب دیوانہ ہو گیا ہے اس لئے وہ بولتا نہیں ہے۔ امامؑ یہ سن کر اٹھے اور اس کے پاس گئے۔ جب زہری نے آپ کو دیکھا تو آپ کو پہچان لیا۔ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تجھے کیا ہے؟ (یہ کیا حال بنایا ہے؟) زہری نے کہا کہ مجھے حکومت (گورنری) دی گئی اور اس اثناء میں میں نے ایک شخص کا خون ناحق بہایا بس اس کی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی ہے! امامؑ نے فرمایا: میں

تو سمجھتا ہوں کہ تیرا رحمتِ خداوندی سے مایوس ہونا تیرے اس جرم سے بھی زیادہ سخت جرم ہے! پھر فرمایا: ان کو (مقتول کے اولیاء کو) دیت دے! زہری نے کہا کہ میں نے دیت دینا چاہی ہے مگر وہ انکار کرتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: اس رقم کو تھیلیوں میں بند کر کے نماز کے اوقات میں ان کے گھر میں پھینک دے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود وھب بن وھب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی قوم کے دوست کو قتل کرے تو وہ جس قدر مال ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے ان سے مصالحت کرے کیونکہ یہ چیز اس کے محاسبہ کی تخفیف کا باعث ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ نیز باسنادِ خود عیسیٰ ضعیف سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو قتل کیا ہے اس کی توبہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ (مقتول کے اولیاء کو) اپنے اوپر قدرت دے۔ راوی نے عرض کیا کہ اسے اندیشہ ہے کہ وہ اسے قتل کر دیں گے؟ فرمایا: انہیں دیت ادا کرے! عرض کیا: اس طرح ان کو پتہ چل جائے گا کہ وہ ان کے آدمی کا قاتل ہے! فرمایا: ان کو کوئی رشتہ دے۔ عرض کیا کہ اسے اندیشہ ہے کہ وہ عورت کہیں ان کو اصل حقیقت سے آگاہ نہ کر دے؟ فرمایا: پھر ایسا کرے کہ دیت کی رقم کو تھیلیوں میں بند کر کے نماز کے اوقات میں (بالخصوص نمازِ صبح اور ظہر کے وقت) ان کے گھر میں پھینک دے (تاکہ وہ انہیں اٹھا لیں)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۱

جب کوئی بڑا کسی چھوٹے کو یا کوئی شریف کسی رذیل کو قتل کرے تو اس سے قصاص ثابت ہو جاتا ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن ابو یعفور سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمقام منیٰ خطبہ دیا (یہاں تک کہ فرمایا) تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ ان کے خون برابر برابر ہیں ان کا ادنیٰ (اعلیٰ کی) حفاظت کرتا ہے اور وہ سب اغیار کے لئے ایک ہاتھ ہیں۔ (الامالی، الخصال، تفسیر قمی)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن فضال سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص عمداً کسی چھوٹے یا بڑے کو قتل کرے اس پر قصاص لازم ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے یہاں (سابقہ ابواب میں) اور کچھ باب النکاح میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۲

جب کوئی بیٹا اپنے باپ یا ماں کو قتل کرے تو اس سے قصاص ثابت ہو جاتا ہے لیکن اگر باپ بیٹے (یا بیٹی) کو قتل کرے یا اسے زخمی کرے تو اس سے قصاص ثابت نہیں ہوتا۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حمران سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: والد سے اولاد کا قصاص نہیں لیا جائے گا۔ لیکن اگر اولاد والد کو عمداً قتل کرے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود علا بن فضیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: والد کو اولاد (کو قتل کرنے کے قصاص میں) قتل نہیں کیا جائے گا۔ ہاں البتہ اگر اولاد باپ کو قتل کرے تو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا اور جب کوئی آدمی کسی کو قتل کرے تو قاتل مقتول کا وارث قرار نہیں پاتا اگرچہ قتل خطا ہی کیوں نہ ہو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ کوئی باپ اپنے بچہ کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔ لیکن بچے کو باپ کی وجہ سے قتل کیا جائے گا اور اگر باپ بیٹے پر تہمت زنا لگائے تو باپ پر حد قذف جاری نہیں کی جائے گی جبکہ اگر بیٹا یہ الزام باپ پر لگائے تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔ (التہذیب)

۴۔ نیز باسنادِ خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو یا مالک اپنے غلام کو قتل کرے تو اسے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا البتہ اسے سخت مارا پیٹا جائے گا اور اسے اپنے اصلی وطن سے دیس نکالا دیا جائے گا۔ (التہذیب، الفقیہ)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! کسی

باپ کو اپنے بیٹے کو قتل کرنے کی وجہ سے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے قذف کے باب (ج ۱۸ باب ۱۴) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۳۳

اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی مرد عورت کو اور عورت مرد کو قتل کر دے؟

(اس باب میں کل اکیس حدیثیں ہیں جن میں سے بارہ مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو عمداً قتل کر دے تو اس کے اولیاء کو حق حاصل ہے کہ اگر چاہیں تو مرد کو قصاص میں قتل کر دیں اور آدھی دیت مرد کے وارثوں کو ادا کر دیں اور اگر چاہیں تو آدھی دیت یعنی پانچ ہزار درہم لے لیں اور آپ نے اس عورت کے بارے میں جو اپنے شوہر کو عمداً قتل کر دے فرمایا: اگر مرد کے اولیاء چاہیں تو اسے قصاص میں قتل کر دیں۔ (کتب اربعہ)

۲۔ نیز باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی مرد عمداً کسی عورت کو قتل کرے تو اگر عورت کے اولیاء اسے قصاص میں قتل کرنا چاہیں تو آدھی دیت مرد کے ورثہ کو ادا کر کے اسے قتل کر سکتے ہیں اور اگر دیت لینا چاہیں تو مرد کی دیت کا نصف (پانچ ہزار درہم) لے سکتے ہیں اور جب کوئی عورت کسی مرد کو قتل کرے تو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ مرد کے اولیاء کو اس کی جان کے سوا اور کسی چیز پر دسترس نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ نیز باسناد خود ابو ولاد سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے ایک حاملہ عورت کو خیمہ کے ستون سے قتل کیا تھا؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کے اولیاء کو اختیار دیا کہ چاہے تو قاتل سے اپنی عورت کی دیت یعنی پانچ ہزار درہم اور حمل کے عوض ایک خدمت گزار غلام یا خدمت گزار لونڈی لے لیں اور چاہیں تو مرد کی آدھی دیت ادا کر کے اس کو قتل کر دیں۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو مریم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عورت کے زخم کے بارے میں پوچھا (جو اسے کوئی مرد لگائے؟) فرمایا: اس کا تاوان مرد کے زخم کے تاوان کا نصف ہے۔ پھر عرض کیا کہ اگر ایک عورت ایک مرد کو قتل کر دے تو؟ فرمایا: مرد کے اولیاء اسے قصاص میں قتل کریں گے۔ عرض کیا: اگر کوئی مرد کسی عورت کو قتل کر دے تو؟ فرمایا: اگر عورت کے اولیاء چاہیں تو آدھی

دیت ادا کر کے مرد کو قصاص میں قتل کر سکتے ہیں۔ (اور اگر چاہیں تو مرد کی دیت کا نصف قبول کریں)۔ (التہذیب)

۵۔ نیز باسناد خود زرارہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے آیت مبارکہ ﴿اَلنَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ﴾ (نفس کے بدلے نفس، آنکھ کے عوض آنکھ اور ناک کے بدلے ناک) کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا: یہ محکم ہے۔ (ایضاً)

۶۔ نیز باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا

• کہ دو عورتوں نے مل کر ایک مرد کو قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اس کے قصاص میں دونوں کو قتل کیا جائے گا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (ایضاً)

۷۔ جناب سید مرتضیٰؒ اپنے رسالہ محکم و متشابہ میں تفسیر نعمانی سے نقل کرتے ہیں اور وہ بسند خود حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: ناسخ کی مثال قصاص میں یہ ہے کہ توراۃ میں جو فرائض درج تھے قرآن نے ان کو منسوخ کر دیا مثلاً ارشاد قدرت ہے: ﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ...... الآية﴾ چنانچہ توراۃ میں مرد و عورت آزاد اور غلام سب برابر تھے مگر خدا نے قرآن میں وہ منسوخ کر دیا جو توراۃ میں درج تھا یہ فرما کر۔ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى. اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى﴾ (اے ایمان والو! قصاص کے معاملہ میں تم پر لکھ دیا گیا ہے کہ آزاد کے عوض آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے عوض عورت پس اس آیت نے توراۃ کے حکم کو منسوخ کر دیا)۔ (المحکم والمتشابہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں نسخ بمعنی تخصیص ہے لہٰذا یہ روایت نمبر ۵ کے منافی نہیں ہے جس میں مذکور ہے کہ یہ آیت محکم ہے کیونکہ اس کے بعد بھی اس پر عمل جاری ہے۔

۸۔ جناب عیاشی باسناد خود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد خداوندی ﴿اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى﴾ (آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے عوض غلام اور عورت کے بدلے عورت) کی تفسیر میں فرمایا: غلام کے عوض آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ مگر اسے سخت مارا پیٹا جائے گا اور اسے دیت ادا کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی مرد کسی عورت کو قتل کرے اور عورت کے اولیاء مرد کو قصاص میں قتل کرنا چاہیں تو وہ مرد کے ورثہ کو نصف دیت ادا کریں گے۔ (تفسیر عیاشی)

۹۔ نیز باسناد خود ابوالعباس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

پوچھا کہ اگر دو آدمی مل کر کسی شخص کو قتل کریں تو؟ فرمایا: مقتول کے اولیاء کو حق حاصل ہے کہ ان میں سے جس شخص کو چاہیں قصاص میں قتل کریں اور بچ جانے والا نصف دیت قصاص میں مارے جانے والے شخص کے ورثہ کو ادا کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی عورت کو قتل کرے اور عورت کے اولیاء دیت قبول کر لیں تو فبہا ورنہ اگر وہ قاتل کو قصاص میں قتل کرنا چاہیں تو پھر آدھی دیت مرد کے اولیاء کو ادا کر کے اسے قتل کر سکتے ہیں۔ اور یہی اس ارشاد خداوندی کا مطلب ہے: ﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ﴾ (اور جو شخص ظلم و جور سے قتل کیا جائے تو ہم اس کے ولی کو قدرت دیتے ہیں۔ پس وہ قتل میں اسراف نہ کرے)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۴

اس صورت حال کا حکم کہ جب ایک بچہ اور ایک عورت یا ایک غلام اور ایک عورت کسی مرد کے قتل میں شریک ہوں؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک نابالغ بچہ اور ایک عورت نے مل کر ایک مرد کو قتل کیا ہے؟ فرمایا: عورت اور بچہ کی خطاء بھی عمد تصور [۱] ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر مقتول کے اولیاء چاہیں تو قصاص میں ان دونوں کو قتل کر سکتے ہیں مگر اس صورت میں بچہ کی آدھی دیت یعنی پانچ ہزار درہم لڑکے کے اولیاء کو ادا کریں گے۔ اور اگر چاہیں تو صرف لڑکے کو قصاص میں قتل کریں۔ اور اس صورت میں وہ (قاتلہ) عورت لڑکے کے ورثہ کو پوری دیت کی ایک چوتھائی ادا کرے گی۔ اور اگر مقتول کے ولی چاہیں تو عورت کو قتل کریں تو کر سکتے ہیں اور اس صورت میں لڑکا عورت کے ورثہ کو کامل دیت کا ایک چوتھائی حصہ ادا کرے گا اور اگر مقتول کے وارث دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو اس صورت میں لڑکا اور عورت دونوں آدھی آدھی دیت ادا کریں گے۔ (کتب اربعہ)

---

[۱] علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں فرمایا ہے کہ حسب ظاہر یہ بات نہ صرف خلاف مشہور ہے بلکہ خلاف اجماع ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ خطاء کے اصطلاحی معنی مراد نہ لئے جائیں بلکہ اس سے مراد یہ ہو کہ چونکہ عورت اور لڑکا ناقص العقل ہیں لہٰذا جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے وہ خطاء ہے اور حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو بعض مخالفین کے نظریہ پر محمول کیا ہے۔ اور باقی جو احکام ان دونوں حدیثوں میں مذکور ہیں وہ معمول بہا ہیں یعنی انہی کے مطابق عمل درآمد ہوتا ہے۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ نیز باسناد خود ضریس کناسی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت اور ایک غلام نے مل کر ایک مرد کو خطاً قتل کر دیا ہے تو؟ فرمایا: عورت اور غلام کی خطا عمد کی مانند ہے۔ پس اگر مقتول کے ولی چاہیں تو قصاص میں دونوں کو قتل کر سکتے ہیں لیکن اگر غلام کی قیمت پانچ ہزار درہم سے زائد ہوئی (جو کہ نصف دیت ہے) تو پانچ ہزار درہم سے زائد مقدار اس کے آقا کو واپس لوٹائیں گے اور اگر چاہیں تو قصاص میں عورت کو قتل کر دیں اور غلام کو اپنا غلام بنالیں لیکن اس صورت میں اگر اس کی قیمت پانچ ہزار درہم سے زیادہ ہوئی تو وہ زیادہ مقدار اس کے آقا کو ادا کریں گے۔ اور اگر اس کی قیمت پانچ ہزار درہم سے کم ہوئی۔ تو پھر وہ صرف غلام کو لے سکتے ہیں (اور اس کمی کی تلافی کا مطالبہ نہیں کر سکتے)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۶ و ۴۵ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۵

اندھے آدمی کے قتلِ عمد کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک اندھے آدمی نے ایک صحیح آنکھ والے کی آنکھ پھوڑ دی ہے تو؟ فرمایا: اندھے کا عمد بھی خطاء تصور ہوتا ہے۔ اس سے اس کی دیت وصول کی جائے گی اور اگر اس کے پاس کوئی مال نہ ہوا تو پھر اس کی دیت امام پر ہوگی (جو بیت المال سے ادا کریں گے) اور ایک مسلمان کا حق ضائع نہیں کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب العاقلہ (نمبر۴) میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۶

قصاص کے سلسلہ میں غیر بالغ اور غیر عاقل کا حکم؟ اور اس جادوگر کا حکم جو جادو کر کے کسی کو قتل کرے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس مرد اور نوجوان کے بارے میں جنہوں نے مل کر ایک آدمی کو قتل کیا تھا۔ فرمایا: جب لڑکے کا قد پانچ بالشت ہو جائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور جب اس کا قد پانچ بالشت سے کم ہو

تو پھر دیت کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

۲۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ مستقل دیوانہ (جسے کبھی افاقہ نہیں ہوتا) اور نابالغ بچے کے بارے میں فرماتے تھے کہ ان کا عمد بھی خطاء ہے۔ جن کی دیت ان کی عاقلہ (پدری رشتہ دار) برداشت کرے گی اور ان دونوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے (وہ مرفوع القلم ہیں)۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۸ و ۲۹ میں) اور (ج ۱۸ ابواب بقیۃ الحدود باب ۱ میں) جادوگر کا حکم ذکر کیا جا چکا ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا۔ اور بعض اصحاب نے اس (جادوگر) کے قتل کو اس کے زمین میں فساد پھیلانے کی حد قرار دیا ہے۔ نہ کہ قصاص کی وجہ سے۔ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد عاقلہ (باب ۱۱ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۷

جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے اس پر قصاص نہیں ہے بلکہ اس پر کفارہ، توبہ، تعزیر، اس کی قیمت کے برابر صدقہ دینا اور ایک سال تک قید کی سزا واجب ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس آدمی کے بارے میں جو اپنے غلام کو عمداً قتل کر دے؟ فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے، دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے بعد ازاں توبہ بھی کرے۔ جناب شیخ صدوقؒ نے اسی روایت کو بروایت حماد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے مگر اس کی ابتداء میں یہ مذکور ہے کہ وہ (قاتل جو کہ مالک ہے) مقتول غلام کی قیمت ادا کرے گا اور اسے سخت مارا پیٹا بھی جائے گا۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جس نے اپنے غلام کو اس قدر سزا دی تھی کہ وہ مر گیا تھا؟ تو جنابؑ نے بطور عبرت اسے ایک سو تازیانے مارے اور ایک سال کے لئے جیل میں ڈال دیا اور اس سے اس کی قیمت وصول کرکے اس (مقتول) کی جانب سے صدقہ کیا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے خطاءً اپنے غلام کو قتل کیا۔ فرمایا: اس پر ایک غلام کا آزاد کرنا، دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا اور ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر غلام آزاد کرنے پر قادر نہ ہو تو صرف روزے رکھے اور اگر روزے بھی نہ رکھ سکے تو پھر صرف (ساٹھ مسکینوں کو) صدقہ دے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۴۔ نیز باسنادِ خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے بیٹے یا غلام کو قتل کیا۔ فرمایا: اسے مقتول کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ مگر اسے سخت مارا پیٹا جائے گا اور اسے اپنے وطن سے (ایک سال کے لئے) دیس نکالا دیا جائے گا۔ (التہذیب)

۵۔ نیز باسنادِ خود یونس سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے غلام کو قتل کیا تھا فرمایا: اسے سخت مارا پیٹا جائے گا اور اس سے اس کی قیمت وصول کی جائے گی اور بیت المال میں داخل کی جائے گی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب ۳۸ میں) اور اس کے بعد (باب ۳۹ میں) کچھ ایسی حدیثیں بھی آئیںگی جو قصاص کے ثبوت پر دلالت کرتی ہیں اور وہ اس صورت پر محمول ہیں کہ جب مالک اپنے غلاموں کو قتل کرنے کا عادی ہو۔

باب ۳۸

جو شخص غلاموں کو قتل کرنے کا عادی ہو اس پر قصاص ثابت ہو جاتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوالفتح جرجانی سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے غلام یا کنیز کو قتل کیا؟ فرمایا: اس کی تادیب کی جائے گی (اسے سخت مارا پیٹا جائے گا) اور اسے (ایک سال کے لئے) قید کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اپنے غلاموں کو قتل کرنے کا عادی ہو تو پھر اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسنادِ خود یونس سے اور وہ بعض ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنے غلام کو قتل کرے؟ فرمایا: اگر وہ اپنے غلاموں کو قتل کرنے میں مشہور نہ ہو تو پھر اسے سخت مارا پیٹا جائے گا اور اس سے غلام کی قیمت وصول کی جائے گی اور بیت المال میں داخل کی جائے گی اور اگر وہ ایسے قتل کا عادی ہے تو پھر اسے (قصاص میں) قتل کیا جائے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے حد محارب کے بیان میں (ج ۱۸ باب ۱ و ۲ میں)

گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۹ و ۴۰ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۹

اس شخص کا حکم جو اپنے غلام کو عبرت ناک سزا دے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں جس نے اپنی کنیز کے دونوں پستان کاٹ دیئے تھے؟ یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ کنیز اب آزاد ہے اس پر اس کی مالکن کا کوئی حق نہیں ہے اور اس غلام کے بارے میں جسے اس کے مالک نے عبرتناک سزا دی تھی یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ آزاد ہے۔ اس کے مالک کا اس پر اب کوئی حق نہیں ہے۔ وہ جس سے عقد مواخات کرے پس جو اس کے جرم کے تاوان کی ضمانت دے گا وہ اس کا وارث ہوگا۔

(الفروع، التہذیب)

باب ۴۰

غلام کو آزاد کے قصاص میں قتل کیا جائے گا مگر آزاد کو غلام کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا لیکن وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔ مگر یہ کہ اس کی قیمت آزاد آدمی کی دیت سے زیادہ ہو تو پھر اس کی دیت ادا کرے گا اور اس پر تعزیر بھی لگائی جائے گی۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوبصیر سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں راوی نے عرض کیا کہ اس ارشاد خداوندی کا مفہوم کیا ہے؟ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى﴾ (تم پر قصاص فرض قرار دیا گیا ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے عوض غلام اور عورت کے بدلے عورت)۔ فرمایا: کسی آزاد کو غلام کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ اسے (بطور تعزیر) سخت مارا پیٹا جائے گا۔ اور بطور دیت اس کی قیمت ادا کرے گا۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسنادخود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلام کو آزاد کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ اور جب کوئی آزاد آدمی کسی غلام کو قتل کرے تو وہ اس کی قیمت ادا کرے گا اور اسے مارا پیٹا بھی جائے گا تاکہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی آزاد آدمی کسی غلام کو قتل کرے تو وہ اس کی قیمت ادا کرے گا اور اس کی تادیب بھی کی جائے گی (اسے خوب مارا پیٹا جائے گا) عرض کیا گیا کہ اگر غلام کی قیمت بیس ہزار درہم ہو تو؟ (جو کہ آزاد آدمی کی دیت سے بھی زیادہ ہے جو کہ دس ہزار درہم ہے) فرمایا: غلام کی قیمت آزاد آدمی کی دیت سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے (ورنہ پھر غلام کی دیت ادا کی جائے گی جو کہ پانچ ہزار درہم ہے)۔ (کتب اربعہ)

۴۔ نیز باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آزاد اور غلام کے درمیان باہمی قصاص نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ اس غلام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے عمداً اپنے آقا کو قتل کیا تھا فرمایا: اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فیصلہ کیا تھا۔ (التہذیب)

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ چند آزاد اور چند غلاموں نے مل کر ایک غلام کو قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: غلاموں میں سے جس نے اسے قتل کیا ہے اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا اور جہاں تک آزاد لوگوں کا تعلق ہے وہ اس کی قیمت ادا کریں گے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۱

اس غلام کا حکم جو کسی آزاد آدمی کو قتل کرے؟

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس غلام کے بارے میں جس نے آزاد آدمی کو قتل کیا تھا فرمایا کہ اس کا معاملہ مقتول کے اولیاء پر چھوڑا جائے گا وہ چاہیں تو اسے قصاص میں قتل کر دیں اور چاہیں تو اسے اپنا غلام بنا لیں۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ اسی قسم کی ایک اور روایت میں جو بروایت ابان بن تغلب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے کہ اگر چاہیں تو اسے قید کر دیں۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود ابو محمد وابشی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کچھ لوگوں نے ایک غلام پر ایسی جنایت کرنے کا الزام لگایا جس کا تاوان اس کی قیمت کے برابر ہے۔ اور غلام بھی اس کا اقرار کر لیتا ہے تو؟ فرمایا: غلام کا ایسا اقرار نافذ العمل نہیں ہے جس کا مالک کو نقصان پہنچے۔ ہاں البتہ اگر وہ لوگ گواہوں سے اس کی جنایت ثابت کر دیں تو پھر وہ غلام کو پکڑ سکتے ہیں مگر یہ کہ اس کا آقا اس کا فدیہ (دیت) ادا کر دے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی غلام کسی آزاد کو قتل کرے تو اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا (وہ چاہیں تو اسے قتل کریں اور چاہیں تو غلام بنا کر زندہ رکھیں) بہر حال اس کے مالکوں پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۵۔ نیز باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آزاد اور غلام کے بارے میں جنہوں نے مل کر ایک آزاد آدمی کو قتل کیا تھا؟ فرمایا: (مقتول کا ولی) چاہے تو آزاد کو قتل کرے اور چاہے تو غلام کو قتل کرے اور اگر آزاد کو قتل کرے تو غلام کے دونوں پہلوؤں پر خوب مارے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر چند غلام مل کر کسی آزاد کو قتل کریں تو؟ فرمایا: اس کے قصاص میں سب کو قتل کر دیا جائے گا۔ (قرب الاسناد)

۷۔ نیز باسناد خود انہی جناب نے انہی حضرتؑ سے پوچھا کہ جب چند آزاد آدمی مل کر کسی غلام کو قتل کریں تو؟ فرمایا: سب مل کر اس کی قیمت ادا کریں گے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۲

غلام مدبر[1] کا حکم غلام والا ہے جب تک اس کا آقا زندہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر

---

[1] مدبر اس غلام کو کہا جاتا ہے کہ جس کا آقا اس سے یہ معاہدہ کرے کہ وہ آقا کی موت کے بعد آزاد ہو جائے گا۔ اس طرح گو اس میں آزادی کا ایک شائبہ پایا جاتا ہے مگر آقا کے حین حیات تک اس پر غلام کے احکام لاگو ہوتے ہیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مدبر غلام نے ایک شخص کو عمداً قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اسے مقتول کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر خطاءً قتل کرے تو؟ فرمایا: پھر اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا اور اب وہ ان کا غلام متصور ہوگا۔ وہ اگر چاہیں تو اسے فروخت کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے غلام بنائے رکھیں۔ مگر وہ اسے قتل نہیں کر سکتے۔ پھر امامؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! مدبّر بھی غلام ہی ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۳

آقا کی زندگی میں قصاص اور حدود کے سلسلہ میں ام الولد کنیز کا حکم عام کنیز والا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حقوق الناس کے معاملہ میں ام الولد کنیز کی جنایت کا تاوان اس کے سردار پر ہے اور جہاں تک حقوق اللہ کے سلسلہ میں حدود کا تعلق ہے تو وہ اس کے بدن پر جاری ہوں گی۔ نیز فرمایا: غلاموں کے قتل کے سلسلہ میں اس سے قصاص لیا جائے گا اور آزاد اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۴

جس شخص کے دو غلام ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو اس کو حق حاصل ہے کہ دوسرے سے قصاص لے یا اسے معاف کر دے اسے حاکم کے پاس مرافعہ لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے دو غلام ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے آیا اس کو یہ حق حاصل ہے کہ حاکم وقت کی طرف مرافعہ لے جانے کی بجائے خود دوسرے سے قصاص لے؟ فرمایا: وہ

اس کا اپنا مال ہے وہ جس طرح چاہے اس میں تصرف کر سکتا ہے! چاہے تو اسے (قصاص میں) قتل کرے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۵

اس غلام کا حکم جو دو یا اس سے زیادہ آزاد آدمیوں کو قتل کرے یا ان کو زخمی کرے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس غلام کے بارے میں جس نے دو آزاد آدمیوں کو زخمی کر دیا؟ فرمایا: وہ ان کے درمیان نصفا نصف ہوگا۔ اگر اس کی جنایت اس کی پوری قیمت کے برابر ہو۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ دن کے ابتدائی حصہ میں ایک آدمی کو زخمی کرے اور آخری حصہ میں کسی اور کو زخمی کرے تو؟ وہ دونوں میں نصفا نصف ہوگا بشرطیکہ دوسرے کو زخمی کرنے سے پہلے زخمی کا فیصلہ نہ کر دے فرمایا: اگر اس کے بعد وہ کسی اور پر جنایت کرے تو پھر اس کی جنایت آخری پر متصور ہوگی۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود علی بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک غلام نے چار آزاد آدمیوں کو یکے بعد دیگرے قتل کر دیا ہے تو؟ فرمایا: اسے آخری مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا چاہیں تو اسے قتل کریں اور چاہیں تو اسے اپنا غلام بنا لیں۔ کیونکہ اس نے پہلے آدمی کو قتل کیا تو اس کے اولیاء اس کے مستحق قرار پائے اور جب دوسرے آدمی کو قتل کیا تو دوسرے مقتول کے اولیاء اس کے مستحق قرار پائے اور جب تیسرے آدمی کو قتل کیا تو اس کے اولیاء اس کے مستحق قرار پائے اور جب چوتھے کو قتل کیا تو اس کے اولیاء اس کے مستحق ٹھہرے لہٰذا جب ان کو حق حاصل ہے کہ اسے (قصاص میں) قتل کریں یا اسے اپنا غلام بنائیں۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۱ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۶

مکاتب اور عام غلام کے درمیان قصاص کا حکم؟ اور مکاتب اور آزاد کے درمیان قصاص کا حکم؟ اور اس کا حکم کہ جب اس کا نصف آزاد ہو جائے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ولاد حناط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مکاتب مشروط ہے اس نے ایک شخص پر جنایت کی ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ اپنی مکاتبت کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہے (نصف یا ثلث یا ربع وغیرہ) تو اسی نسبت سے جنایت کا تاوان ادا کرے گا (اور باقی اس کا آقا ادا کرے گا) (یہاں تک کہ فرمایا) مکاتب اور خالص غلام کے درمیان قصاص نہیں ہے جبکہ مکاتب نے اپنی مکاتبت کا کچھ حصہ ادا کر دیا ہو۔ (کیونکہ اس صورت میں اس میں آزادی کا شائبہ پایا جاتا ہے)۔ اور اگر ہنوز مکاتبت کا کچھ حصہ بھی ادا نہیں کیا تو پھر غلام کا اس سے قصاص لیا جائے گا۔ مگر یہ کہ اپنی مکاتبت کا کچھ حصہ ادا نہ کرے تب تک وہ اس کا غلام ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مکاتب غلام نے ایک آدمی کو خطاءً ناحق قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اگر مکاتبت کے وقت اس کے مالک نے اس سے یہ شرط مقرر کی تھی کہ اگر اس کی قیمت سے کچھ بھی باقی رہ گیا (یعنی پوری قیمت ادا نہ کی) تو وہ بدستور غلام متصور ہوگا تو وہ ہنوز بمنزلہ خالص غلام کے ہے لہٰذا اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا کہ اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور چاہیں تو اسے فروخت کر دیں۔ اور اگر اس کے مالک نے اس سے یہ شرط مقرر نہیں کی تھی (بلکہ وہ جس قدر اپنی قیمت ادا کرتا جائے گا اسی قدر آزاد ہوتا جائے گا) اور اس نے کچھ رقم ادا کر دی تھی۔ تو امام پر لازم ہے کہ مقتول کی دیت میں سے اس کی آزادی کی مقدار کے مطابق ادا کریں تاکہ ایک مسلمان کی دیت رائیگاں نہ جائے اور جس قدر دیت باقی ہے وہ مکاتب کے ذمہ ہے۔ لہٰذا مقتول کے اولیاء اس سے خدمت لے سکتے ہیں۔ مگر وہ اسے فروخت نہیں کر سکتے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد قصاص اعضاء کے ابواب میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔

باب ۴۷

جب کوئی مسلمان کسی کافر کو قتل کرے تو اسے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ ان کے قتل کا عادی ہو تو پھر کافر ذمی کے قصاص میں اسے قتل کیا جائے گا مگر اس کی دیت کی زائد مقدار ذمی کے اولیاء سے لینے کے بعد۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسماعیل بن فضل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مجوس، یہود اور نصاریٰ کے خون (قتل) کے بارے میں پوچھا کہ جب وہ مسلمانوں کو دھوکہ دیں اور ان سے کھلم کھلا دشمنی کا اظہار کریں تو آیا ان پر اور ان کے قاتل پر کچھ (قصاص وغیرہ) ہے؟ فرمایا: نہیں! مگر یہ کہ کوئی مسلمان ان کو (بلاوجہ) قتل کرنے کا عادی ہو۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر کوئی مسلمان اہل ذمہ یا اہل کتاب کو قتل کرے تو آیا ان کے قصاص میں اسے قتل کیا جائے گا؟ فرمایا: نہیں۔ مگر یہ کہ وہ اس بات کا عادی ہو جسے وہ ترک نہ کرے تو پھر ذلیل کر کے اسے قتل کیا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

۲۔ باسنادِ خود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس (مسلمان) آدمی کے بارے میں جو کسی کافر ذمی کو قتل کرے فرمایا کہ یہ حدیث بڑی سخت ہے جس کو عام لوگ برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن ذمی (یعنی اس کے ولی) مسلمان کی دیت ادا کریں گے اور پھر مسلمان کو قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ نیز باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی نصرانی کو قتل کرے اور نصرانی کے اولیاء مسلمان کو قصاص میں قتل کرنا چاہیں تو وہ مسلمان کی دیت کی زائد مقدار ادا کر کے ایسا کر سکتے ہیں۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسنادِ خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی مسلمان سے کسی ذمی کے قتل یا زخم لگانے میں قصاص نہیں لیا جائے گا۔ ہاں البتہ مسلمان سے اس کی جنایت کا ذمی کی دیت کے مطابق تاوان لیا جائے گا جو کہ آٹھ سو درہم ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے حد محارب (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۸

یہود و نصاریٰ اور مجوس کے درمیان قصاص ثابت ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ یہود، نصاریٰ اور مجوس کا ایک دوسرے سے قصاص لیا جائے گا یعنی جب وہ ایک دوسرے کو عمداً قتل کریں گے تو قصاص میں ان کو قتل کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۴۹

جب کوئی نصرانی کسی مسلمان کو قتل کرے تو اسے (قصاص) میں قتل کیا جائے گا اگرچہ وہ بعد میں اسلام بھی لے آئے اور اگر اسلام نہ لے آئے تو اولیاء کے لئے اس کو غلام بنانا اور اس کا مال اپنے قبضہ میں لینا جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ضریس کناسی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس نصرانی کے بارے میں جس نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور جب اسے پکڑا گیا تو وہ اسلام لے آیا؟ فرمایا: اسے قتل کر دو۔ عرض کیا گیا کہ اگر اسلام نہ لائے تو؟ فرمایا: اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا۔ وہ اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے معاف کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے غلام بنا لیں۔ پھر عرض کیا گیا کہ اگر اس (نصرانی) کے پاس کچھ مال بھی ہو تو؟ فرمایا: اسے اور اس کے مال کو مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۷ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۰

اس شخص کا حکم جو ایک ایسے شخص کو قتل کرے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود سورہ بن کلیب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ایک ایسے شخص کو قتل کرتا ہے جس کا دایاں ہاتھ کٹا ہوا تھا تو؟ فرمایا: اگر اس کا ہاتھ کسی جنایت (جیسے چوری) کے نتیجہ میں کٹا ہوا تھا۔ یا کسی نے اس کا ہاتھ کاٹا

تھا اور اس نے کاٹنے والے سے ہاتھ کی دیت وصول کر لی تھی تو پھر اگر مقتول کے اولیاء قاتل کو قصاص میں قتل کرنا چاہیں تو پھر اس کے ہاتھ کی دیت قاتل کے اولیاء کو ادا کریں گے اور پھر اسے قتل کریں گے۔ اور اگر دیت لینا چاہیں تو ہاتھ کی دیت چھوڑ کر باقی حاصل کریں گے۔ فرمایا: اور اگر اس (مقتول) کا ہاتھ کسی جنایت کے نتیجہ میں نہیں کاٹا گیا۔ بلکہ ویسے کاٹا گیا۔ یا اگر کسی نے کاٹا تھا تو مقتول نے اس کی دیت نہیں لی تھی۔ تو پھر مقتول کے اولیاء قاتل کو قتل کریں گے اور ہاتھ کی دیت ادا نہیں کریں گے۔ اور اگر چاہیں تو پوری دیت لے سکتے ہیں۔ فرمایا: ہم نے حضرت امام علی علیہ السلام کی کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا پایا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۵۱

اس شخص کا حکم جو کسی کی دونوں آنکھیں پھوڑ دے اور اس کے دونوں کان بھی کاٹ دے اور پھر اسے قتل کر دے یا اس پر دو یا دو سے زیادہ جنایتیں کرے ایک یا دو ضربت سے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے پہلے ایک شخص کی دونوں آنکھیں پھوڑیں، پھر اس کے دونوں کان کاٹے اور پھر اسے قتل کر دیا۔ فرمایا: اگر اس نے یہ سب کاروائی الگ الگ کی ہے تو پھر اس سے پہلے ان اعضاء کا قصاص لیا جائے گا اور پھر قتل کیا جائے گا (یعنی اس صورت میں پہلے اس کی آنکھیں پھوڑی جائیں گی اور کان کاٹے جائیں گے اور پھر قتل کیا جائے گا) اور اگر اس نے ایک ہی ضربت میں یہ سب کچھ کیا ہے (یعنی ایک ایسی ضرب لگائی کہ مقتول کی آنکھیں بھی پھوٹ گئی ہیں، کان بھی کٹ گئے ہیں اور قتل بھی ہو گیا ہے) تو پھر اس سے (ان اعضاء کا) قصاص نہیں لیا جائے بلکہ صرف اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کے سر پر ایک ایسی ضربت لگائی گئی کہ جس سے اس کی بصارت اور سماعت جاتی رہی اور زبان بند ہو گئی اور پھر مر گیا؟ فرمایا: اگر تو یکے بعد دیگرے دو ضربوں کے نتیجہ میں ایسا ہوا ہے تو پھر قاتل سے پہلے ان اعضاء کا قصاص لیا جائے گا اور پھر قتل کیا جائے گا اور اگر ایک ہی ضرب کے نتیجہ میں ایسا ہوا ہے تو پھر اس سے ان اعضاء کا قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ اسے صرف قتل کر دیا جائے گا۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اسکے بعد (اعضاء کے قصاص کے ابواب میں) آئینگی انشاء اللہ

باب ۵۲

جب مقتول کے بعض اولیاء قاتل کو معاف کر دیں یا دیت کا مطالبہ کریں تو باقی اولیاء کو قصاص لینے کا حق حاصل ہے مگر باقیماندہ دیت کی ادائیگی کے بعد۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو ولاد حناط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو ماں، باپ اور ایک بیٹا چھوڑ کر قتل ہو گیا تھا پس اس کے بیٹے نے کہا کہ میں تو اپنے باپ کے قاتل کو قتل کرنا چاہتا ہوں اور مرحوم کے باپ نے کہا کہ میں اسے معاف کرنا چاہتا ہوں اور ماں نے کہا کہ میں دیت لینا چاہتی ہوں۔ تو؟ فرمایا: مقتول کے بیٹے کو چاہیے کہ مرحوم کی دیت کا چھٹا حصہ اس کی ماں کو ادا کر دے اور قاتل کے ورثہ کو دیت کا چھٹا حصہ ادا کرے جو کہ مقتول کے باپ کا حصہ ہے جس نے قاتل کو معاف کر دیا تھا اور پھر بے شک قاتل کو قتل کر دے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود جمیل بن دراج سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ مرفوعاً حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جو قتل ہوا اور دو ولی چھوڑ گیا۔ جن میں سے ایک نے قاتل کو معاف کر دیا اور دوسرے نے معاف کرنے سے انکار کر دیا فرمایا: اگر معاف نہ کرنے والا قاتل کو قصاص میں قتل کرنا چاہے تو بے شک قتل کرے مگر اس کی نصف دیت اس کے اولیاء کو ادا کرے گا۔ (کیونکہ ایک ولی نے اسے معاف کر دیا ہے جس کا آدھا حصہ ہے)۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود عبدالرحمن سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں راوی نے آپؑ سے پوچھا کہ ایک شخص نے دو آدمی عمداً قتل کر دیئے۔ بعد ازاں ایک مقتول کے اولیاء نے اسے معاف کر دیا۔ مگر دوسرے مقتول کے اولیاء نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ فرمایا: معاف نہ کرنے والے اس کو (قصاص میں) قتل کر سکتے ہیں۔ اور اگر دیت لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں۔ (الفروع، الاستبصار، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی اور کچھ ایسی حدیثیں بھی آئیں گی جو بظاہر اس کے منافی ہیں مگر ہم اس کی توجیہہ بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۳

اس صورت حال کا حکم کہ جب (مقتول کے) بعض اولیاء چھوٹے ہوں اور بعض بڑے اور بڑے معاف کر دیں یا بڑے سرے سے نہ ہوں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ولاّد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص قتل ہو گیا جبکہ اس کی اولاد میں سے کچھ چھوٹے ہیں اور کچھ بڑے ہیں۔ اگر بڑی اولاد معاف کر دے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہنوز قاتل کو قتل نہ کیا جائے اور بڑی اولاد کو اپنے حصہ کے مطابق معاف کرنے کا حق حاصل ہے اور جب چھوٹے بڑے ہو جائیں تو وہ دیت سے اپنے حصہ کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس کی وجہ بیان کی جائے گی۔

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ (جب قتل ہونے والے کی اولاد صغار و کبار موجود ہو تو) ان چھوٹوں کے بڑے ہونے کا انتظار کیا جائے گا جن کا باپ قتل ہوا ہے پس جب وہ بڑے ہو جائیں گے تو ان کو اختیار دیا جائے گا کہ اگر چاہیں تو (اپنے باپ کے قاتل کو) قتل کریں، چاہیں تو اسے معاف کریں اور اگر چاہیں تو (دیت لے کر) مصالحت کریں۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۴

جب مقتول کے بعض اولیاء قاتل کو معاف کر دیں تو باقیوں کو اسے قتل کرنے کا حق نہیں ہے جب تک زائد دیت (قاتل کے اولیاء کو) ادا نہ کریں۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ دو مردوں نے مل کر ایک شخص کو عمداً قتل کیا ہے جس کے دو ولی ہیں اور ان میں سے ایک اسے معاف کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: جب ان میں سے ایک انہیں معاف کر دے تو ان سے (قصاص میں) قتل ٹل جائے گا (اب وہ دیت ادا کریں گے) اور دیت میں سے

بھی معاف کرنے والے کا حصہ معاف ہو جائے گا اور باقیماندہ وہ اپنے مال سے ان اولیاء کو ادا کریں گے جنہوں نے معاف نہیں کیا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب (مقتول کے) اولیاء میں بعض (قاتل کو) معاف کر دیں جن کا حصہ ہے تو ان کا معاف کرنا جائز ہے۔ اور اس سے خون (قصاص) ساقط ہو جائے گا اور دیت سے تبدیل ہو جائے گا۔ اور پھر اس دیت سے بھی معاف کرنے والے کا حصہ ساقط ہو جائے گا (اور باقی ادا کیا جائے گا)۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ مقتول کے اولیاء میں سے بعض (قاتل کو) معاف کر دیں۔ تو اس سے قصاص ختم ہو جاتا ہے (اور دیت ثابت ہو جاتی ہے)۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵۸ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۵

کسی بدوی (جنگلی) کیلئے کسی مہاجر کو قصاص میں قتل کرنا جائز نہیں ہے جب تک ہجرت نہ کرے البتہ اسے وراثت اور دیت میں سے حصہ ملے گا اور کسی مومن کو غیر مومن کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا جو قتل کر دیا گیا جس کا ایک بھائی دار الہجرت میں ہے اور دوسرا بھائی دار البدو میں ہے جس نے ہنوز ہجرت نہیں کی۔ تو آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر مقتول کا مہاجر بھائی قاتل کو معاف کر دے تو کیا بدوی کو اسے قتل کرنے کا حق ہے؟ فرمایا: کسی بدوی کو کسی مہاجر کو قتل کرنے کا حق نہیں ہے۔ جب تک خود ہجرت نہ کرے۔ اور اگر مہاجر معاف کر دے تو اس کا معاف کرنا نافذ ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ آیا بدوی کو (مقتول کی) میراث میں سے کچھ حصہ ملے گا؟ فرمایا: جہاں تک وراثت کا تعلق ہے تو وہ مقتول کی دیت سے اگر لی گئی تو برابر حصہ ملے گا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ جناب عیاشی اپنی تفسیر میں باسنادِ خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: یہ (قصاص) جماعت المسلمین کے بارے میں ہے (پھر) فرمایا: یہ بالخصوص اہل ایمان کے لئے ہے (لہٰذا کسی کافر و بے ایمان کے قصاص میں کسی مسلمان اور مومن کو قتل نہیں کیا جائے گا)۔ (تفسیر عیاشی)

باب ۵۶

عورتوں کو نہ معاف کرنے کا حق ہے اور نہ قصاص لینے کا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالعباس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں کے لئے نہ معافی ہے اور نہ قصاص ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر حصہ دار کا معاف کرنا نافذ ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو عورت کے علاوہ دوسرے حصہ داروں سے مخصوص قرار دیا ہے۔ مگر باب المیراث میں مسئلہ تعصیب میں وارد شدہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقیہ پر محمول ہے۔ واللہ العالم۔

باب ۵۷

(مقتول) کے ولی کے لئے (قاتل کو) معاف کرنا یا دیت وغیرہ پر صلح کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے آپؑ سے اس آیت شریفہ کے بارے میں پوچھا ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَھُوَ کَفَّارَةٌ لَّهٗ﴾ (کہ جو قاتل کو معاف کردے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے) کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: ولی جس قدر (قاتل کو) معاف کرے گا اسی قدر وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا پھر سائل نے اس آیت کا مفہوم دریافت کیا؟ ﴿فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ﴾ (جس (قاتل) کیلئے اس کے بھائی (مقتول کے ولی) کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے تو اسے نیکی کے ساتھ پیروی کرنی چاہئے اور بھلائی کے ساتھ (دیت) ادا کرنا چاہئے)۔ فرمایا: صاحب حق (مقتول کے ولی) کو چاہئے کہ جب دیت لینے پر صلح کرے تو پھر اپنے بھائی (قاتل) پر وصولی میں تنگی نہ کرے اور جس نے دیت ادا کرنی ہے اسے چاہئے کہ جب

اس کے پاس مال موجود ہے تو ادائیگی میں تاخیر نہ کرے۔ بلکہ اچھائی کے ساتھ ادا کر دے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معلّی ابوعثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں موصوف نے امامؑ سے آیت مبارکہ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ﴾ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: قتل عمد میں (مقتول کا ولی) جس قدر معاف کرے گا خدا اسی قدر اس کے گناہ معاف کرے گا۔ اور قتل عمد میں مرد کے قصاص میں مرد کو قتل کیا جاتا ہے مگر یہ کہ (مقتول کا ولی) معاف کر دے اور دیت قبول کر لے اور جس بات پر دونوں فریق راضی ہو جائیں وہ ان کے لئے جائز ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۸

جب مقتول کا ولی (قاتل کو) معاف کر دے یا صلح کرے یا دیت لینے پر راضی ہو جائے تو بعد ازاں اسے قصاص میں قتل نہیں کیا جا سکتا۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں موصوف نے امامؑ سے پوچھا کہ اس آیت مبارکہ ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (کہ جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے) فرمایا: اس سے (مقتول کا ولی) مراد ہے جو دیت لینے پر راضی ہو جائے یا معاف کر دے یا صلح کرے اور پھر زیادتی کرتے ہوئے اس کو قتل کر دے اس کے لئے ارشاد خداوندی کے مطابق دردناک عذاب ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ جناب شیخ فضل بن حسن طبرسیؒ اپنی تفسیر مجمع البیان میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ﴿فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو معاف کرنے یا دیت لینے پر راضی ہو جانے کے بعد قاتل کو قتل کرے۔ (تفسیر مجمع البیان)

باب ۵۹

جو شخص قتل ہو جائے جبکہ اس کے اوپر قرضہ ہو مگر اس کے پاس مال نہ ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قتل ہو گیا مگر اس کے ذمہ کچھ قرضہ تھا لیکن اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا۔ تو آیا اس کے ولی اس کے قاتل کو معافی دے سکتے ہیں؟ فرمایا: جو قرض خواہ ہیں وہ قاتل کے مخالف ہیں لہٰذا اگر مقتول کے اولیاء قرض خواہوں کے قرضہ کی ادائیگی کے ذمہ داری قبول کر لیں تو پھر قاتل کو معاف کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو عمداً یا خطاءً قتل کیا ہے اور مقتول کے ذمہ کچھ قرضہ ہے مگر اس کے پاس کوئی مال نہیں تھا اور اس کے ولی قاتل کو معاف کرنا چاہتے ہیں تو؟ فرمایا: اگر وہ اسے معاف کریں تو پھر اس کے قرضہ کے ضامن ہوں گے۔ عرض کیا اور اگر اس کے ولی (قصاص میں) اسے قتل کرنا چاہیں تو؟ فرمایا: اگر اس نے عمداً کیا تھا۔ تو اسے قتل کیا جائے گا اور مقتول کا قرضہ امام علیہ السلام غارمین کے حصہ سے ادا کریں گے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر قاتل نے مقتول کو عمداً قتل کیا ہو اور اس کے ولی دیت لینا چاہیں تو اس صورت میں قرضہ کی ادائیگی کون کرے گا امام یا اولیاء؟ فرمایا: اس کے ولی دیت والی رقم سے اس کا قرضہ ادا کریں گے کیونکہ مقتول سب سے زیادہ اس کا حقدار ہے۔ (الفقیہ)

باب ۱۰

جب ایک ایسے مسلمان کو کوئی مسلمان قتل کرے جس کا کافر ذمی کے سوا کوئی ولی نہ ہو تو اگر وہ ذمی اسلام لے آئے تو فبہا ورنہ اس کا ولی امام ہوگا جو چاہے تو قاتل کو قتل کرے اور چاہے تو اس سے دیت لے اور اسے بیت المال میں داخل کرے مگر وہ قاتل کو معاف نہیں کر سکتا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ باسناد خود ابو ولاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مسلمان آدمی نے ایک ایسے مسلمان کو قتل کیا جس کا کوئی مسلمان ولی نہیں ہے۔ ہاں البتہ کچھ کافر ذمی ولی ہیں تو؟ فرمایا: امام اس کے کافر ذمی اولیاء پر اسلام پیش کریں گے۔ پس ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا وہ مقتول کا ولی متصور ہوگا اور قاتل اس کے حوالے کیا جائے گا کہ چاہے تو اسے قتل کرے اور چاہے تو معاف کرے اور اگر چاہے تو دیت وصول کرے۔ اور اگر ان لوگوں میں سے کوئی اسلام نہ لائے تو اس کا ولی امام ہوگا جو چاہے تو قاتل کو قتل کرے اور چاہے تو دیت لے کر بیت المال میں داخل کرے۔ کیونکہ اس حالت میں وہ مقتول کوئی جنایت کرتا تو اس کا تاوان بھی تو امام نے ادا کرنا تھا۔ لہٰذا اس کی دیت بھی وہی وصول کرے گا۔ راوی نے

عرض کیا کہ اگر امام اسے معاف کر دے تو؟ فرمایا: وہ تمام مسلمانوں کا حق ہے۔ (تنہا امام معاف نہیں کر سکتا)۔ ہاں وہ صرف قتل کر سکتا ہے یا دیت لے سکتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ، العلل، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مسلمان آدمی قتل کر دیا گیا ہے اور اس کا نصرانی باپ موجود ہے۔ لہٰذا اس کی دیت کس کو ملے گی؟ فرمایا: دیت لے کر بیت المال میں جمع کرائی جائے گی کیونکہ اس کی جنایت بھی بیت المال پر ہوتی ہے۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۱

جو شخص قاتل کو ایسی ضرب لگائے کہ گمان کرے کہ وہ قتل ہو گیا مگر وہ بچ نکلے اور ولی اب اس کو قصاص میں قتل کرنا چاہے تو پہلے اس سے زخمی کرنے کا قصاص لیا جائے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابان بن عثمان سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص کو عمر بن الخطاب کے پاس لایا گیا جس نے ایک آدمی کے بھائی کو قتل کیا تھا۔ عمر نے اسے مقتول کے بھائی کے حوالے کر دیا کہ اسے (قصاص میں) قتل کر دے! پس اس شخص نے اسے ایک ایسی ضرب لگائی کہ خیال کیا کہ وہ قتل ہو گیا۔ مگر جب اسے گھر لایا گیا تو ان لوگوں نے دیکھا کہ اس میں کچھ رمق حیات باقی ہے تو انہوں نے اس کا علاج معالجہ کیا جس سے وہ جانبر ہو گیا۔ پس وہ باہر نکلا تو مقتول کے بھائی نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا کہ تو میرے بھائی کا قاتل ہے۔ لہٰذا میں تجھے قتل کر سکتا ہوں۔ لیکن اس شخص نے کہا کہ تو مجھے ایک بار قتل کر چکا ہے (یہ تو خدا نے مجھے بچا لیا) چنانچہ مقتول کا بھائی اسے پکڑ کر عمر کے دربار میں لایا۔ جس پر عمر نے اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا! پس وہ اس حالت میں دربار سے باہر نکلا کہ کہتا جاتا تھا کہ بخدا یہ شخص مجھے ایک بار قتل کر چکا ہے۔ پس جب اسے لے کر حضرت امیر علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو اس نے آپؑ سے اپنا ماجرا بیان کیا۔ اس پر حضرت امیر علیہ السلام نے اس سے کہا کہ جلدی نہ کر۔ جب تک میں باہر نہ آؤں۔ چنانچہ آپؑ (اندر ہی اندر سے) عمر کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا کہ فیصلہ اس طرح نہیں ہے۔ عمر نے پوچھا کہ اے ابوالحسنؑ! پھر صحیح فیصلہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: پہلے یہ (قاتل) مقتول کے بھائی سے اپنے زخم کا قصاص لے گا (اسی طرح اسے ضرب لگائے گا) پھر وہ (اگر بچ گیا تو) اپنے بھائی کے قصاص میں اسے قتل کرے گا

(الغرض) جب مقتول کے بھائی کو صحیح فیصلہ سے آگاہ کیا گیا تو اس نے سوچا کہ اگر اس سے زخم کا قصاص لیا گیا تو اس سے تو اس کی جان بھی جا سکتی ہے۔ لہٰذا اس نے قاتل کو معاف کر دیا۔ اور اس طرح دونوں نے ایک دوسرے سے قصاص لینا ترک کر دیا۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۶۲

قصاص میں صرف تلوار سے قتل کرنا ثابت ہے۔ نہ عذاب دینا اور نہ مثلہ کرنا اگرچہ قاتل نے ایسا کیا ہو۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوالصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے آپؑ سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک شخص کو عصا مارا جس سے وہ مر گیا۔ آیا اسے مقتول کے ولی کے حوالے کیا جائے گا تاکہ وہ (قصاص میں) اسے قتل کر دے؟ فرمایا: ہاں لیکن اسے قتل کرنے میں آزادی نہ دی جائے کہ جس طرح چاہے (اسے عذاب دے کر) قتل کرے۔ بلکہ تلوار سے اس کا کام تمام کرے گا۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ﴾ (جو شخص مظلومیت کے ساتھ قتل کر دیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو طاقت دی ہے لہٰذا وہ قتل میں اسراف نہ کرے) لہٰذا یہ اسراف کیا ہے؟ فرمایا: مطلب یہ ہے کہ قاتل کے سوا کسی اور کو قتل نہ کرے اور قاتل کا مثلہ نہ کرے۔ (ایضاً)

۳۔ جناب سید رضیؒ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے (ضربت لگنے کے بعد) تمام بنی ہاشم اور حضرت امام حسن علیہ السلام کو (وصیت کرتے ہوئے) فرمایا: اے بنی عبد المطلب! میں تمہیں اس حالت میں نہیں دیکھنا چاہتا کہ تم لوگوں کا یہ کہہ کر خون بہاتے ہوئے نظر آؤ کہ حضرت امیر علیہ السلام قتل کر دیے گئے ہیں میرے قتل کے قصاص میں صرف میرے قاتل کو قتل کیا جائے۔ دیکھو جب میں اس ضربت سے جاں بحق ہو جاؤں تو ایک ضربت کے عوض ایک ہی ضربت لگانا اور اس کا مثلہ نہ کرنا۔ کیونکہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ کاٹنے والے کتے کا بھی مثلہ نہ کرنا۔ پھر آپ حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے بیٹے! (میرے بعد) تو میرے خون اور دوسرے امور کا ولی ہے۔ اگر

تو (قاتل کو) معاف کر دے تو تجھے اختیار ہے اور اگر قتل کرنا چاہے تو پھر ایک ضربت سے اور (زیادتی کر کے) گنہگار نہ بننا۔ (نہج البلاغہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۳

اگر کوئی شخص کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے اور اس کے نتیجہ میں وہ شخص قتل ہو جائے تو جھوٹی گواہی دینے والے سے قصاص لیا جائے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن محبوب سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ان چار گواہوں کے بارے میں جنہوں نے ایک محصن شخص کے خلاف زناکاری کی جھوٹی گواہی دی جس کے نتیجہ میں اسے قتل کر دیا گیا۔ مگر اس کے بعد ان میں سے ایک گواہی سے منحرف ہو گیا؟ فرمایا: اگر وہ یہ کہے کہ مجھے اشتباہ ہوا تو پھر تو اس پر حد جاری کی جائے گی (اسی کوڑے) اور مقتول کی دیت بھی لی جائے گی اور اگر وہ کہے کہ میں نے عمداً ایسا کیا تو پھر اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الشہادات میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔

باب ۶۴

جب جھوٹے گواہ کسی شخص کے خلاف گواہی دیں جس کے نتیجہ میں وہ شخص قتل ہو جائے اور مقتول کا ولی سب کو قتل کرنا چاہے تو یہ جائز ہے مگر (ایک سے) زائد کی دیت اسے ادا کرنا پڑے گی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ان چار آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک (محصن) کے خلاف (جھوٹی) گواہی دی کہ انہوں نے اس کو ایک عورت سے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس شخص کو سنگسار کر دیا گیا۔ اور بعد ازاں ان میں سے ایک اپنی گواہی سے منحرف ہو گیا۔ فرمایا: اس کو پوری دیت کا چوتھا حصہ ادا کرنا پڑے گا جب وہ یہ کہے کہ مجھے اس گواہی میں اشتباہ ہوا تھا۔ اور اگر دو منحرف ہو جائیں اور یہی کہیں کہ ہمیں

اشتباہ ہوا تو وہ آدمی دیت ادا کریں گے اور اگر سب اپنی گواہی سے پھر جائیں اور کہیں کہ ہمیں اشتباہ ہوا تھا تو پھر وہ پوری دیت کے ذمہ دار ہوں گے اور اگر وہ سب اقرار کریں کہ ہم نے جان بوجھ کر جھوٹی گواہی دی تھی تو پھر ان سب کو قتل کیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود فتح بن یزید جرجانی سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ان (جھوٹے) چار گواہوں کے بارے میں جنہوں نے ایک شخص کے زنا کرنے کی (جھوٹی) گواہی دی اور اسے سنگسار کر دیا گیا اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم نے اشتباہ کیا تھا تو فرمایا: ان پر دیت کے ادا کرنے کا تاوان عائد کیا جائے گا۔ اور اگر یہ اقرار کریں کہ انہوں نے عمداً جھوٹی گواہی دی تھی۔ تو مقتول کے ولی کو اختیار ہوگا کہ ان چار میں سے جس کو چاہے قتل کرے اور باقی تین اس کی دیت کے تین حصے ادا کریں گے اور ہر ایک کو اسّی اسّی کوڑے بھی مارے جائیں گے اور اگر مقتول کا ولی سب کو قتل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ مگر تین دیتیں ان چاروں گواہوں کے ورثہ کو ادا کرے گا۔ اور پہلے سب کو اسّی اسّی کوڑے مارے جائیں گے اور پھر امام ان سب کو قتل کر دے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں اور ج ۱۸ باب ۱۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۵

جب (کسی مقتول کا) ولی مرجائے تو اس کی اولاد یا اس کے دوسرے ولی قصاص لینے میں اس کے قائمقام ہوں گے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی مقتول کا ولی (قصاص لینے سے پہلے) مرجائے تو اس کی اولاد اس سلسلہ میں اس کی قائمقام ہوگی۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۲۳ از مقدمۃ الحدود میں) گزر چکی ہیں۔

باب ٦٦

قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اسے قتل کر سکتا ہے جبکہ اس پر کوئی وزر و وبال نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ سے ﴿إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا﴾ (مقتول کے ولی کی مدد کی جائے گی) کا مفہوم پوچھا؟ فرمایا: اس سے بڑھ کر اس کی مدد کیا ہوسکتی ہے کہ قاتل کو اس کے حوالے کیا جائے گا تا کہ وہ اسے قتل کر دے جبکہ اس پر اس قتل کا کوئی وزر و وبال نہیں ہے نہ دنیا میں اور نہ دین میں۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ٦٧

ان دو غلاموں کا حکم جو ایک آزاد آدمی کو قتل کریں؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص مدینہ سے نکلا جو عراق جانا چاہتا تھا کہ کالے رنگ کے دو غلاموں نے اس کا تعاقب کیا جن میں سے ایک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا غلام تھا۔ جب وہ بمقام اعوص پہنچا تو وہ سو گیا تو انہوں نے ایک (بھاری) پتھر لے کر اس کے سر پر مارا (جس سے وہ جان بحق ہو گیا) اس کے بعد ان دونوں کو پکڑ لیا گیا۔ اور محمد بن خالد (حاکم) کے سامنے پیش کیا گیا۔ بعد ازاں مقتول کے اولیاء بھی پہنچ گئے اور انہوں نے حاکم سے خواہش کی کہ وہ انہیں قصاص میں قتل کرے مگر اس نے ایسا کرنا پسند نہ کیا۔ چنانچہ اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا۔ مگر امامؑ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیال کیا امام نے اسے اس لئے جواب نہیں دیا کہ (شاید) آپ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ایک آدمی کے عوض دو آدمی قتل کئے جائیں۔ الغرض مقتول کے اولیاء نے اہل مدینہ کے پاس محمد بن خالد اور اس کے سلوک کی شکایت کی۔ ان لوگوں نے ان سے کہا کہ اگر تم ان (قاتلوں) سے قصاص لینا چاہتے تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا دامن پکڑو۔ اور ان کی خدمت میں اپنی شکایت بیان کرو۔ چنانچہ مقتول کے اولیاء نے ایسا ہی کیا۔ امامؑ نے ان سے فرمایا کہ بے شک ان سے قصاص لو...... پس انہوں نے ان دونوں کو قتل کر دیا۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۰، ۴۱، ۴۴، ۴۵ اور ۴۶ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۸

کسی ناصبی شخص کو قتل کرنے سے بھی مؤمن پر بھی عامہ کے نزدیک قصاص ثابت ہو جاتا ہے اور ناصبی کی تفسیر۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مرد مومن ایک ناصبی کو اللہ کی خاطر قتل کرتا ہے جو کہ نصب و عداوت میں مشہور ہے تو آیا اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا؟...... امامؑ نے فرمایا: اگر ان لوگوں (اور ان کے قاضیوں) کے پاس یہ معاملہ لے جایا گیا تو وہ تو ضرور اسے قتل کریں گے، لیکن اگر امام عادل اور ظاہر کی بارگاہ میں یہ معاملہ پیش کیا جائے تو وہ اسے قتل نہیں کریں گے۔ راوی نے عرض کیا: تو کیا اس (ناصبی) کا خون رائیگان جائے گا؟ فرمایا: نہیں۔ لیکن اس طرح کیا جائے گا کہ اگر اس کے کچھ وارث موجود ہوئے تو امامؑ بیت المال سے اس کی دیت ان کو ادا کریں گے کیونکہ اس کے قاتل نے خدا، امام اور دین اسلام کی خاطر اسے قتل کیا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معلی بن خنیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے تھے کہ ناصبی وہ نہیں ہے کہ جو براہ راست ہم اہل بیتؑ سے دشمنی کرے کیونکہ ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا جو یہ کہے کہ میں آل محمد علیہم السلام کو دشمن جانتا ہوں۔ بلکہ ناصبی وہ ہے جو تم لوگوں سے دشمنی کرتے یہ جانتے ہوئے کہ تم ہم آل محمدؐ سے دوستی کرتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔ اور فرمایا: جو ہمارے کسی دشمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے ہمارے موالی کو قتل کیا ہے۔ (معانی الاخبار)

۳۔ جناب ابن ادریس حلی کتاب مسائل الرجال سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علی بن عیسیٰ نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں ناصبی کے معنی دریافت کرتے ہوئے لکھا کہ آیا اس کے پہچاننے کے لئے اس سے زیادہ کس کس چیز کی ضرورت ہے کہ وہ شیخین کو (حضرت علی علیہ السلام سے) افضل جانتا ہے اور ان کی امامت کا اقرار کرتا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ جو اس نظریہ کا قائل ہے وہ ناصبی ہے۔ (کتاب السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۲۷ از ابواب قذف میں) گزر چکی

ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶۹

جو شخص کسی آدمی کو قتل کرے اور پھر دعویٰ کرے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں داخل ہوا تھا۔ یا اس نے اس کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا تو قصاص ثابت ہو جائے گا اور اس کا وہ دعویٰ بیّنہ (دو گواہوں) کے بغیر قبول نہیں ہوگا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینیؒ علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو مخلد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں داؤد بن علی (حاکم مدینہ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا۔ داؤد بن علی نے اس سے پوچھا تو کیا کہتا ہے آیا تو نے اس شخص کو قتل کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے اسے قتل کیا ہے۔ داؤد نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا کہ یہ شخص میری اجازت کے بغیر میرے گھر میں داخل ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے علاقہ کے ان حکام سے جو آپ کی طرف سے مقرر ہیں اس بات کی شکایت کی تو انہوں نے کہا: اگر پھر داخل ہو تو اسے قتل کر دینا۔ چنانچہ وہ پھر داخل ہوا اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ یہ بات سن کر داؤد میری طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ اے ابوعبداللہ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ میں نے کہا کہ جب یہ ایک مسلمان کو قتل کرنے کا اقرار کرتا ہے تو اسے قصاص میں قتل کر دو۔ چنانچہ داؤد نے اسے قتل کرا دیا۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ چند اصحاب رسولؐ بیٹھے تھے جن میں سعد بن عبادہ بھی تھا۔ بعض اصحاب نے سعد سے کہا کہ اگر تم اپنے گھر جاؤ اور دیکھو کہ ایک اجنبی شخص تمہاری بیوی کے شکم پر سوار ہے تو تم اس سے کیا سلوک کرو گے؟ سعد نے کہا: خدا کی قسم میں تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اسی اثناء میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے جبکہ وہ لوگ اسی بات میں مشغول تھے۔ آپؐ نے پوچھا: اے سعد! وہ شخص کون ہے تم جس کی گردن کو تلوار سے اڑا رہے تھے؟ سعد نے آپ کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! (اگر تم ایسا کرو گے) تو وہ چار گواہ کہاں جائیں گے جن کا تذکرہ خدا نے فرمایا ہے! اس پر سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! آیا اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور خدا کے جاننے کے باوجود کہ اس شخص نے وہ کام (زنا) کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں سعد! بخدا اس کے باوجود کہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور خدا بھی جانتا ہے؟ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کی ایک حد مقرر کی ہے اور جو اس کی حدود سے تجاوز کرے اس کے لئے بھی حد مقرر کی ہے۔ اور جس چیز پر چار گواہ قائم نہ ہوں اس کو مسلمانوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ معاویہ نے ابوموسیٰ اشعری کو خط لکھا کہ ابن ابی الجسر نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا اور اسے قتل کر دیا۔ تم اس کے متعلق حضرت علی علیہ السلام سے پوچھو کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ چنانچہ ابوموسیٰ بیان کرتا ہے کہ میں حضرت علی علیہ السلام سے ملا۔ اور ان سے اس مسئلہ کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: میں ابوالحسن ہوں۔ (جواب سنو)۔ اگر وہ (مدعی) چار گواہ لائے تو میں اس سے (قصاص) کو روک دوں گا (ورنہ قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا)۔

(التہذیب، الفقیہ)

باب ۷۰

ہڈی میں قصاص نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حد کے سلسلہ میں قسم نہیں ہے اور ہڈی کے بارے میں قصاص نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

دعوائے قتل اور وہ کس طرح ثابت ہوتا ہے؟ کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل تیرہ (۱۳) باب ہیں)

باب ۱

قتل دو عادل گواہوں کی گواہی سے ثابت ہو جاتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایسا کیونکر ہوا کہ قتل میں دو گواہ مقرر ہیں جن سے وہ ثابت ہو جاتا ہے جبکہ زنا میں چار گواہ مقرر ہیں حالانکہ قتل زنا سے بھی زیادہ سنگین جرم ہے؟ فرمایا: یہ اس لئے ہے کہ قتل ایک آدمی کا فعل ہے اور زنا دو آدمیوں کا فعل ہے اس لئے اس میں چار گواہ مقرر ہیں دو مرد کے لئے اور دو عورت کے لئے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ یا ۱۹ میں گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ باب ۲ میں) بیان کا بیان ہے کہ

باب ۲

قتل کے سلسلہ میں تنہا بھی اور مردوں کے ہمراہ بھی عورتوں کی گواہی قبول ہے مگر اس سے دیت ثابت ہوگی نہ کہ قصاص۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج اور محمد بن حمران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا حدود کے معاملہ میں عورتوں کی گواہی نافذ ہے؟ فرمایا: صرف قتل کے سلسلہ میں (پھر فرمایا) حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہیے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے دوسری حدیثوں کے قرینہ سے اس کو دیت کے ثابت

ہونے پر محمول کیا ہے۔

۲۔ متعدد احادیث میں جو کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام و حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہیں وارد ہے کہ خون (قتل) کے معاملہ میں تنہا ہوں یا مردوں کے ہمراہ عورتوں کی گواہی قبول نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے انہیں اس بات پر محمول کیا ہے کہ اس سے قصاص ثابت نہیں ہوتا اگرچہ دیت ثابت ہو جاتی ہے۔

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کی گواہی حدود اور قصاص میں نافذ نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۴۔ نیز باسناد خود زید شحام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا مردوں کے ساتھ عورتوں کی گواہی جائز ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۲۴ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳

قتل کا اقرار کرنے سے بھی قتل ثابت ہو جاتا ہے اور اس صورت کا حکم کہ جب دو شخص الگ الگ کسی آدمی کو قتل کرنے کا اقرار کریں نیز اس صورت کا حکم جب کوئی شخص پہلے کسی کو قتل کرنے کا اقرار کرے اور پھر اس سے منحرف ہو جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن صالح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مقتول پایا گیا ہے اور اس کے ولی کے پاس دو شخص (یکے بعد دیگرے) حاضر ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اسے میں نے عمداً قتل کیا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے اسے خطاءً قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ (ولی) عمداً قتل کرنے کا اقرار کرنے والے کو پکڑ لے تو پھر اس کا دوسرے شخص پر کوئی قابو نہیں ہے جو قتل خطا کا اقرار کرتا ہے اور اگر قتل خطا کا اقرار کرنے والے کو پکڑ لے تو پھر اس کا دوسرے پر کوئی قابو نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے

بعد (آئندہ باب میں) آئیگی اور اقرار کرنے کے بعد مکرنے والے کا حکم اس سے پہلے مقدمات حدود (ج ۱۸ باب ۱۱ و ۱۲) میں گزر چکا ہے۔

باب ۴

اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی شخص کسی آدمی کو قتل کرنے کا اقرار کرے اور پھر ایک اور شخص یہ اقرار کرے اور پہلے کو بریٔ الذمہ قرار دے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بعض اصحاب سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کو ایک ویران مکان سے اس حالت میں پکڑ کر لایا گیا کہ اس کے ہاتھ میں چھری تھی اور وہ خون میں لتھڑا ہوا تھا۔ اور اسی ویرانے میں ایک ذبح شدہ انسان خون میں لت پت پڑا تھا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس سے قصاص لو...... جب لوگ اس کو لے کر چلے تو ایک شخص جلدی جلدی چلتا ہوا حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس شخص کو میں نے قتل کیا ہے! اس پر حضرت امیر علیہ السلام نے پہلے شخص سے فرمایا کہ تجھے اس اقرار کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ عرض کیا کہ میں کس طرح انکار کرتا جبکہ اتنے آدمیوں نے مجھے اس حالت میں پکڑا کہ میرے ہاتھ میں چھری تھی اور میں خون میں لتھڑا ہوا تھا۔ اور وہ شخص خون میں لت پت دم توڑ رہا تھا۔ اور میں وہاں کھڑا تھا۔ تو میں نے سوچا کہ اگر انکار کیا تو مجھے مارا پیٹا جائے گا اس سے ڈر کر اقرار کر لیا۔ حالانکہ میں ایک (قصاب ہوں) میں نے اس ویرانہ کے پاس بکری ذبح کی۔ اور مجھے پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی تو اس ویرانے میں پیشاب کرنے کے لئے چلا گیا۔ اور اس مقتول کو دیکھا کہ وہ خون میں لت پت پڑا تھا تو میں حیران و پریشان ہو کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اور اسی اثنا میں یہ لوگ آئے اور مجھے پکڑ کر آپؑ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ان دونوں آدمیوں کو (امام) حسن علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں! چنانچہ لوگ ان کو امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں لے گئے اور سارا قصہ کہہ سنایا اور پھر عرض کیا کہ ان کا فیصلہ کریں؟ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرو۔ کہ اگر اس (اصلی قاتل) نے اس شخص کو قتل کیا ہے تو اس نے اس (بے قصور) کو بچایا بھی تو ہے اور ارشاد قدرت ہے: ﴿وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ (القرآن) یعنی جو ایک جان کو بچائے تو اس نے گویا سب لوگوں کو بچا لیا۔ لہٰذا دونوں کو چھوڑ دیا جائے اور مقتول کی دیت بیت

المال سے ادا کی جائے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۵

اس صورت حال کا حکم کہ جب (دو) گواہ کسی شخص کے کسی شخص کو قتل کرنے کی گواہی دیں اور پھر کوئی اور شخص آ کر اس قتل کا اقرار کرے اور پہلے کو بری الذمہ قرار دے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی کو قتل کے الزام میں حاکم کے پاس لایا گیا اور چند آدمیوں نے اس کے قاتل ہونے کی گواہی بھی دے دی۔ اور حاکم نے اسے پکڑ کر مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا کہ اس سے قصاص لیں۔ ابھی وہ لوگ اس جگہ سے اٹھے نہیں تھے کہ ایک شخص آ گیا اور اس نے آ کر حاکم کے سامنے اقرار کیا کہ اس شخص کو میں نے عمداً قتل کیا ہے۔ لہٰذا مجھے پکڑو اور اسے چھوڑ دو جسے پکڑ رکھا ہے تو؟ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مقتول کے اولیاء کو حق حاصل ہے کہ اگر چاہیں تو اقرار کرنے والے سے قصاص لیں اور دوسرے کو چھوڑ دیں اور پھر اس اقرار کرنے والے کا دوسرے آدمی کے ورثہ پر کوئی حق نہیں ہے۔ اور اگر چاہیں تو اس کو قصاص میں قتل کریں جس کے خلاف گواہوں نے گواہی دی ہے۔ اور اقرار کرنے والے کو چھوڑ دیں۔ اور وہ (اقرار کرنے والا) قصاص میں قتل ہونے والے کی آدھی دیت اس کے ورثہ کو ادا کرے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر مقتول کے وارث ان دونوں کو قتل کرنا چاہیں تو؟ فرمایا: ان کو یہ حق حاصل ہے۔ بشرطیکہ جس کے خلاف گواہوں نے گواہی دی ہے اس کی آدھی دیت اس کے اولیاء کو ادا کر دیں پھر عرض کیا کہ اگر وہ دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو؟ فرمایا: اس صورت میں وہ دونوں آدھی آدھی دیت ادا کریں گے۔ کیونکہ ایک نے قتل کرنے کا اقرار کیا ہے۔ اور دوسرے کے خلاف گواہوں نے گواہی دی ہے!! راوی نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ مقتول کے اولیاء پر اس شخص کی نصف دیت کی ادائیگی لازم ہے جس کے خلاف گواہوں نے گواہی دی ہے اور اقرار کرنے والے کی نہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ جس کے خلاف گواہوں نے قتل کرنے کی گواہی دی ہے (مگر اس نے اقرار نہیں کیا) وہ اس شخص کی مانند نہیں ہے جس نے قتل کا اقرار کیا ہے اور پہلے کو بری الذمہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس پر وہ کچھ ہے جو پہلے پر نہیں ہے (کیونکہ اس کا معاملہ زیادہ سنگین ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶

جب کوئی شخص لوگوں کے ازدہام میں مقتول پایا جائے اور یہ پتہ نہ چلے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان اور عبداللہ بن بکیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جو لوگوں کے ازدہام میں مقتول پایا گیا تھا یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر اس کے اولیاء مل جائیں جو اس کی دیت کا مطالبہ کریں تو وہ بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ اور مسلمان کا خون رائگان نہیں جائے گا کیونکہ جب ایسے شخص کی میراث امام کو ملتی ہے تو اس کا تاوان (دیت) بھی امام پر ہوگا اور (غسل کے بعد) اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر دیا جائے گا۔ اور آپؑ نے اس شخص کے بارے میں بھی ایسا ہی فیصلہ کیا تھا جو نمازِ جمعہ کے ازدہام میں مرگیا تھا کہ اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)۔

۲۔ نیز باسنادِ خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہائشات میں نہ دیت ہوتی ہے اور نہ قصاص۔ اور ہائشات سے مراد گھبراہٹ ہے جو اچانک دن میں یا رات میں پیدا ہو جاتی ہے جس میں کوئی آدمی زخمی ہو جاتا ہے یا کسی جگہ کوئی مقتول پایا جاتا ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ یا عرفہ کے دن یا کسی پُل پر کوئی آدمی لوگوں کی بھیڑ بھاڑ میں مر جائے اور پتہ نہ چلے کہ اسے کس نے مارا ہے (قتل کیا ہے؟) تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابق باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

جب قاضی کوئی فیصلہ کرنے میں غلطی کرے خواہ وہ فیصلہ خون بہانے یا قطع ید وغیرہ سے متعلق ہو تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو مریم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فیصلہ کیا تھا کہ جب قاضی خون بہانے یا قطع عضو کے سلسلہ میں غلطی کریں تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۱۰ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۸

اس مقتول کا حکم جو کسی قبیلہ میں یا کسی گھر کے دروازہ پر یا کسی بستی میں یا کسی بستی کے قریب یا دو بستیوں کے درمیان یا کسی جنگل میں پایا جائے؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جو کسی قوم کے پاس بیٹھا تھا کہ (اچانک) وہاں مر گیا یا کوئی مقتول کسی قبیلہ میں یا کسی قوم کے گھر کے دروازہ پر پایا جائے اور ان پر اس کے قتل کا دعویٰ کیا جائے؟ فرمایا: ان پر کچھ بھی نہیں ہے اور اس کا خون رائیگان نہیں جائے گا (یعنی بیت المال سے اس کی دیت ادا کی جائے گی)۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر کوئی شخص کسی بستی میں یا کسی بستی کے قریب قتل ہو جائے اور کوئی بینہ (دو گواہ) قائم نہ ہو کہ اس بستی والوں نے اسے قتل کیا ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی جنگل میں کوئی مقتول پایا جائے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ کیونکہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کا خون رائیگان نہیں جانا چاہیے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کوئی مقتول کسی بستی یا دو بستیوں کے درمیان پایا جاتا ہے تو؟ فرمایا: دونوں بستیوں کا فاصلہ ناپا جائے گا جو کسی مقتول کے قریب ہوگی اس کے رہنے والے (اس کی دیت کے) ضامن ہوں گے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب ان لوگوں پر اس کے خون میں ملوث ہونے کا شک و شبہ ہو اور وہ لوگ متہم ہوں۔

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن عثمان اعور سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں اور وہ اپنے والد بزرگوارؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس مقتول کے بارے میں جس کا سر کسی قبیلہ میں پایا جائے اور اس کا وسط اور سینہ دوسرے قبیلہ میں اور باقی دھڑ کسی اور قبیلہ میں پایا جائے فرمایا: اس کی دیت اس قبیلہ پر واجب ہوگی جس میں اس کا وسط اور سینہ پایا جائے گا اور اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی۔
(التہذیب، الفقیہ)

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود ابوالبختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک مقتول کی لاش لائی گئی جو کوفہ میں پائی گئی تھی اور ٹکڑے ٹکڑے تھی۔ فرمایا: جس قدر مل سکتا ہے اس پر نماز (جنازہ) پڑھو۔ پھر اہل شہر سے خدا کے نام کی قسم اٹھوائی جائے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اور نہ ہی ہمیں اس کے قاتل کا علم ہے۔ پھر امامؑ نے ان سب پر اس کی دیت کی ادائیگی واجب ٹھہرائی۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان (بظاہر باہم تنافی) اخبار میں درحقیقت کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ کسی قبیلہ یا کسی بستی والوں پر دیت اس وقت واجب ہوتی ہے جو متہم بالقتل ہوں اور قسم کھانے سے انکار کریں۔ لیکن اگر وہ نہ قتل کے سلسلہ میں متہم ہوں۔ اور نہ ہی قسم کھانے سے انکار کریں تو پھر ان پر کوئی دیت نہیں ہے کہ مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔

باب ۹

جب کسی پر قتل کی تہمت ہو یا شک ہو تو پھر قسامہ ثابت ہو جاتا ہے پس جب قتل کے مدعی کے پاس بینہ (گواہ) نہ ہوں۔ تو پھر وہ پچاس قسم کھانے والے مقرر کرے کہ مدعی علیہ نے قتل کیا ہے اس طرح قتل عمد میں قصاص اور قتل خطا میں دیت ثابت ہو جائے گی۔ مگر یہ کہ مدعی علیہ پچاس قسامے مقرر کرے کہ اس نے قتل نہیں کیا اس طرح یہ الزام ساقط ہو جائے گا اور بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قسامہ اس لئے مقرر کیا گیا تا کہ کوئی فاسق و فاجر آدمی اس کے خوف سے کسی کو وہاں قتل نہ کرے اور نقصان نہ پہنچائے جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔ اس طرح وہ قتل کرنے سے باز رہے گا۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قسامہ کی اصلیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ برحق ہے اور یہ ہمارے پاس لکھا ہوا ہے۔

اور اگر یہ نہ ہوتا تو لوگ ایک دوسرے کو قتل کر دیتے اور کچھ بھی نہ ہوتا۔ اس لئے قسامہ لوگوں کے لئے ذریعہ نجات ہے۔ (الفروع)

۳۔ نیز باسناد خود برید بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قسامہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: تمام حقوق میں قانون یہ ہے کہ گواہ بذمہ مدعی ہوتے ہیں اور قسم مدعا علیہ پر ہوتی ہے۔ سوائے خون (قتل) کے کیونکہ ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تشریف فرما تھے کہ انصار میں سے ایک شخص گم ہوگیا اور (تلاش کرنے پر) وہ مقتول پایا گیا۔ پس انصار نے دعویٰ کیا کہ فلاں یہودی نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے غیروں میں سے دو عادل گواہ پیش کرو جو اس قتل کی گواہی دیں...... اس پر انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایسے دو گواہ نہیں ہیں...... فرمایا: پھر پچاس آدمی لاؤ جو اس بات کی قسم کھائیں کہ اس نے اسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو بات ہم نے بچشم خود نہیں دیکھی اس پر کس طرح قسم کھائیں ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی دیت ادا کر دی اور فرمایا کہ اگر لوگوں کے خون محفوظ ہیں تو صرف قسامہ کی وجہ سے کیونکہ کسی فاسق و فاجر کو یہ اندیشہ ہوگا کہ اگر اس نے لحاتِ فرصت (اور تنہائی میں) کسی کو قتل کر دیا تو اس کے خلاف قسامہ قائم ہوسکتا ہے اور وہ قصاص میں قتل ہوسکتا ہے تو وہ قتل کرنے سے رُک جائے گا۔ الغرض اگر مدعی قسامہ قائم نہ کر سکے تو پھر مدعا علیہ پچاس آدمیوں کا قسامہ قائم کرے کہ اس نے اس شخص کو نہ خود قتل کیا ہے اور نہ ہی اسے قاتل کا کوئی علم ہے (تو پھر قتل کا الزام ساقط ہو جائے گا) ورنہ وہ دیت ادا کرے گا جبکہ ان کے درمیان کوئی مقتول پایا جائے۔ (الفروع، التہذیب، العلل)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن فضل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی مقتول کسی قبیلہ میں پایا جائے تو اس قبیلہ کے سب لوگ قسم کھائیں گے کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی انہیں اس کے قاتل کا کوئی علم ہے اور اگر قسم کھانے سے انکار کریں تو پھر اس قبیلہ کے سب لوگ مقتول کی دیت اپنے مال سے ادا کریں گے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۵۔ نیز باسناد خود مسعدہ بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے والد ماجدؑ کا طریقہ کار یہ تھا کہ جب کسی مقتول کے قتل کے مدعی اپنے دعویٰ پر گواہ پیش نہ کر سکتے اور نہ ہی قسم کھاتے کہ جن پر الزام ہے کہ انہوں نے ہی ان کا آدمی قتل کیا ہے تو پھر آپ مدعا علیہم سے حلف لیتے تھے کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے اور جب وہ قسم کھا لیتے تو امامؑ اپنے پاس سے مقتول کے

اولیاء کو دیت اُدا کر دیتے تھے۔ فرمایا: یہ اس صورت میں تھا کہ جب کوئی مقتول کسی ایک قبیلہ میں پایا جاتا تھا۔ لیکن اگر کسی لشکر میں یا کسی شہر کے کسی بازار میں پایا جاتا تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جاتی۔ (ایضاً)

۶۔ نیز باسنادِ خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قسامہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے اس شخص کے خلاف سختی کی جا سکے جو بُرے کام کرنے میں مشہور ہے۔ پس اگر لوگ اس کے خلاف گواہی دیں (قسمیں کھائیں) تو ان کی گواہی نافذ کی جائے گی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب القضا (ج ۱۸ باب حضرت امام حسین علیہ السلام میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

قسامہ کی کیفیت اور اس کے چند احکام کا بیان۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ قسامہ کیا ہے؟ اور اس کے بارے میں کوئی سنت بھی جاری ہے؟ فرمایا: ہاں۔ دو انصاری پھلوں کو توڑنے کے لئے اکٹھے نکلے اور پھر جدا ہو گئے اور اسی اثنا میں ان میں سے ایک مردہ پایا گیا۔ تو اس کے ساتھیوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے ساتھی کو یہودیوں نے قتل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہود سے قسم لی جائے (کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا) صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کافر قوم کس طرح ہمارے بھائی کے بارے میں قسم کھائے؟ (اور ہم کس طرح ان کی قسم پر اعتبار کریں؟) فرمایا: تم قسم کھاؤ (کہ انہوں نے ہی اسے قتل کیا ہے) عرض کیا کہ ہم اس چیز کی کس طرح قسم کھائیں جس کا ہمیں علم نہیں ہے اور نہ ہی ہم عینی گواہ ہیں...... پس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی دیت ادا فرمائی۔ راوی نے عرض کیا کہ قسامہ کیوں اور کس طرح ہے؟ فرمایا: یہ برحق ہے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کے خون کی حفاظت کی گئی ہے۔ ورنہ بعض لوگ دوسروں کو قتل کر دیتے اور کچھ بھی نہ ہوتا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود حنان بن سدیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ابن شبرمہ نے مجھ سے کہا کہ آپ قسامہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ میں نے جواب میں حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار کہہ سنایا۔ ابن شبرمہ نے کہا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح نہ کرتے تو پھر کیا

ہوتا؟ میں نے کہا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا وہ میں نے بیان کر دیا۔ اور اگر آپ اس طرح نہ کرتے تو پھر کیا ہوتا؟ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ قسامہ کیا ہے؟ اور اس کی ابتداء کس طرح ہوئی؟ آپؑ نے فرمایا: (پھر یہاں انصاری کے قتل اور یہود پر الزام کا بیان فرمایا جو باب ۹ حدیث نمبر ۳ میں مذکور ہے...... ہاں البتہ اس کے ساتھ یہ تتمہ بھی یہاں مذکور ہے) فرمایا: خداوند عالم نے خون (قتل) کے معاملہ میں وہ قانون مقرر کیا ہے جو دوسرے حقوق الناس کے بارے میں مقرر نہیں کیا۔ کیونکہ اس کی نگاہ میں خون کا معاملہ بہت عظیم ہے۔ پس اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ اس نے فلاں سے دس ہزار درہم یا کم و بیش لینے ہیں (اور گواہ نہ ہوں) تو مدعی پر قسم نہیں بلکہ مدعا علیہ پر ہے۔ لیکن کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ فلاں قوم نے اس کا آدمی قتل کیا ہے (اور گواہ نہ ہوں) تو پہلے قسم مدعی پر ہوگی۔ نہ کہ مدعا علیہ پر۔ الغرض مدعی پچاس آدمی لائے گا جو قسم کھائیں گے کہ فلاں قوم نے اس کا آدمی قتل کیا ہے پس قاتل کو پکڑ کر مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ چاہیں تو اسے معاف کریں اور چاہیں تو اسے (قصاص) میں قتل کریں۔ اور چاہیں تو دیت لے لیں اور اگر مدعی قسم نہ کھائیں تو پھر مدعا علیہ کی جانب سے پچاس آدمی قسم کھائیں گے کہ نہ انہوں نے قتل کیا ہے اور نہ ہی انہیں قاتل کا کوئی علم ہے پس جب وہ اس طرح قسم کھائیں گے تو ان سے الزام قتل ساقط ہو جائے گا۔ اور اس کی دیت اس بستی والے ادا کریں گے جہاں وہ مقتول پایا گیا تھا...... اور اگر اس کی لاش کسی جنگل سے ملی ہے تو پھر اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی کیونکہ حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک مسلمان کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہیے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود لیث مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قسامہ کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کس پر ہے؟ قاتل کے اولیاء پر یا مقتول کے اولیاء پر؟ فرمایا: یہ مقتول کے اولیاء پر ہے کہ وہ قسم کھائیں گے کہ ہم اس خدا کے نام کی قسم کھاتے ہیں جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے کہ فلاں نے فلاں کو قتل کیا ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

قتل عمد اور قتل خطا اور قتل نفس اور زخم میں قسامہ کی تعداد کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قتل عمد میں قسامہ کی تعداد پچاس ہے اور قتل خطا میں پچیس ہے اور قسم بھی خدا کے (ذاتی یا صفاتی) نام کی کھائیں گے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود ابو عمر متطیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں وہ فارمولا پیش کیا جو حضرت امیر علیہ السلام نے دیات نفس کے بارے میں پیش فرمایا ہے کہ اسے چھ اقسام پر تقسیم کیا ہے: (۱) نفس، (۲) آنکھ، (۳) کان، (۴) کلام، (۵) اور آواز میں نقص، (۶) اور ہاتھ پاؤں کا شل ہونا۔ پھر ان چیزوں کے ثابت کرنے کے لئے آپؑ نے جو قسامہ مقرر کیا ہے اس کا تذکرہ بھی کیا مثلاً جان کے عمداً تلف کرنے کی صورت میں پچاس آدمی قسم کھائیں اور قتل خطا میں پچیس آدمی قسم کھائیں اور زخموں کے سلسلہ میں جس زخم کی دیت ایک ہزار دینار تک پہنچ جائے اس کے لئے چھ آدمی قسم کھائیں اور جس زخم کی دیت ہزار دینار سے کم ہو تو اسی کی نسبت سے اتنے آدمی قسم کھائیں...... چنانچہ نفس، کان، آنکھ، عقل اور آواز میں کسی قسم کے نقص اور ہاتھ پاؤں کے شل ہونے پر قسامہ پورے آدمی کے قسامہ کا چھٹا حصہ ہوگا۔ اس کی تشریح یوں ہے کہ جب کسی آدمی کے ان چھ اجزاء میں سے کسی میں کوئی زخم لگے یا کوئی نقص پیدا ہو تو دیکھا جائے گا کہ وہ نقص یا زخم اگر پوری آنکھ، کان کا چھٹا حصہ ہے تو پھر صرف خود قسم کھائے گا اور اگر پورے کا ایک ثلث ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ایک اور آدمی بھی قسم کھائے گا اور اگر نصف حصہ ہے تو پھر اس کے ساتھ ساتھ دو اور آدمی قسم کھائیں گے۔ اور اگر اس کے دو ثلث کے برابر ہے تو پھر اس کے ساتھ تین اور آدمی بھی قسم کھائیں گے۔ اور اگر چار حصہ کے برابر ہو تو پھر اس کے ہمراہ چار اور آدمی قسم کھائیں گے اور اگر پوری آنکھ (یا سمع) ہو تو پھر اس کے ہمراہ پانچ اور آدمی قسم کھائیں گے اور یہی کیفیت تمام اعضاء اور ان کے زخموں کے قسامہ کی ہے۔ اور جس شخص کو اس قسم کا کوئی صدمہ پہنچا ہے اگر اس کے ساتھ کوئی قسم کھانے والا نہ ہو تو اتنی قسمیں اس پر لاگو ہوں گی کہ وہ خود کھائے مثلاً اگر اس کی آنکھ کا چھٹا حصہ متاثر ہوا ہے کہ صرف ایک بار قسم کھائے گا اور اگر ایک ثلث متاثر ہوا ہے تو دو بار قسم کھائے گا۔ اور اگر نصف متاثر ہوا ہے تو تین بار قسم کھائے گا اور اگر دو ثلث متاثر ہوا ہے تو پھر چار بار قسم کھائے گا اور اگر پانچ حصہ متاثر ہوا ہے تو پھر پانچ بار قسم کھائے گا۔ اور اگر پورا عضو متاثر ہوا ہے تو پھر چھ بار قسم کھائے گا اور پھر اسے

دیت دی جائے گی۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور بعض اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲

قتل کے الزام میں کسی شخص کو چھ دن تک قید میں رکھا جا سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بھی شخص کو قتل کے الزام میں چھ دن تک قید و بند میں رکھتے تھے۔ پس اگر اس اثنا میں مقتول کے اولیاء کوئی ثبوت پیش کرتے تو فبہا ورنہ اسے چھوڑ دیتے تھے۔ (التہذیب، الفروع)

باب ۱۳

کسی غلام کا اپنے آقا کے خلاف یا کسی جنایت کار کا اس کی عاقلہ کے خلاف اقرار کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو محمد وابشی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک قوم نے ایک غلام پر ایسے جرم کرنے کا الزام لگایا جو اس کی پوری قیمت پر محیط تھا اور غلام نے اس کا اقرار کر لیا تو؟ فرمایا: غلام کا اپنے آقا کے خلاف اقرار کرنا جائز نہیں ہے (کیونکہ اس صورت میں نقصان آقا کا ہے) ہاں اگر وہ لوگ اس کے خلاف بینہ (دو گواہ) پیش کر دیں تو پھر غلام کو پکڑا جائے گا۔ مگر یہ کہ اس کا آقا اس کا تاوان ادا کر دے۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ عنوان میں مذکور دوسرے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس کے بعد آئینگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿ اعضاء کے قصاص کے ابواب ﴾

(اس سلسلہ میں کل پچیس (۲۵) باب ہیں)

باب ۱

مرد اور عورت کا اعضاء و جوارح اور زخموں میں قصاص برابر ہے یہاں تک کہ دیت کے ایک ثلث تک نوبت پہنچ جائے پس اس کے بعد مرد کی دیت دوگنی ہو جاتی ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: مرد اور عورت کے زخموں کی دیت برابر برابر ہے۔ عورت کا دانت مرد کے دانت کے عوض، عورت کی ہڈی تک پہنچا ہوا زخم مرد کے ہڈی تک پہنچے ہوئے زخم کے عوض اور عورت کی انگلی مرد کی انگلی کے عوض یہاں تک کہ یہ دیت پوری دیت کے ایک ثلث تک پہنچ جائے تو پھر مرد کی دیت عورت کی دیت سے دوگنی ہو جاتی ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ ابن ابی یعفور سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے عورت کی انگلی کاٹی ہے تو؟ فرمایا: قصاص میں اس کی انگلی کاٹی جائے گی۔ یہاں تک کہ دیت کے ایک ثلث تک نوبت پہنچ جائے۔ پس جب ایک ثلث سے نوبت بڑھنے لگے تو پھر مرد کی دیت دوگنی ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام آیت مبارکہ ﴿اَلنَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ...... الآية﴾ کے بارے میں پوچھا؟ (کہ نفس کے بدلے نفس، آنکھ کے عوض آنکھ اور ناک کے بدلے ناک ہے) فرمایا: یہ آیت محکمہ ہے۔ (التہذیب)

۴۔ نیز باسنادِ خود عمرو بن خالد سے اور وہ زید بن علیؑ سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مردوں اور عورتوں میں نفس (جان) کے سوا اور کوئی قصاص نہیں

ہے۔ (التہذیبین) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ ایسا قصاص نہیں ہے کہ جس میں مرد و عورت بالکل برابر ہوں (کیونکہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ثلث دیت تک تو برابر ہوتے ہیں مگر اس کے بعد مرد کی نیت دوگنی ہو جاتی ہے)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۳ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آیندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

اس مرد کا حکم جو کسی عورت کی آنکھ پھوڑے اور اس عورت کا حکم جو کسی مرد کی آنکھ پھوڑے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس مرد کے بارے میں جس نے کسی عورت کی آنکھ پھوڑی تھی؟ فرمایا: عورت والے اگر چاہیں تو (قصاص میں) مرد کی آنکھ پھوڑ سکتے ہیں۔ مگر دیت کی ایک چوتھائی ادا کرنے کے بعد اور چاہیں تو پوری دیت کی ایک چوتھائی لے سکتے ہیں۔ پھر پوچھا کہ اگر کوئی عورت کسی مرد کی آنکھ پھوڑ دے تو؟ فرمایا: اگر مرد چاہے تو عورت کی (قصاص میں) آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور چاہے تو اپنی آنکھ کی دیت لے سکتا ہے (جو کہ کامل دیت کا نصف ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

اس غلام کا حکم جو کسی آزاد آدمی کو زخمی کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس غلام کے بارے میں جو کسی آزاد آدمی کو زخم لگائے فرمایا: آزاد آدمی اگر چاہے تو اس سے قصاص لے (اسے ایسا زخم لگائے جیسا اس نے لگایا ہے) اور اگر چاہے تو خود اس غلام کو لے لے اگر اس کے زخم کی دیت اس کی قیمت کے برابر ہے! اور اگر زخم کی دیت اس کی قیمت سے کم ہے تو پھر اس کا آقا دیت ادا کرے گا۔ اور اگر اس کا آقا دیت ادا کرنے سے انکار کرے تو پھر زخمی آزاد کو حق حاصل ہے کہ غلام کو فروخت

کر کے اس کی قیمت سے اپنا حق وصول کرے اور باقی اس کے آقا کو لوٹا دے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۵ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

اس آزاد آدمی کا حکم جو کسی غلام کو زخم لگائے یا اس کا کوئی عضو قطع کر دے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن عبد الملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ام الولد والی حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ اس (ام الولد کنیز) سے غلاموں کا قصاص تو لیا جائے گا مگر آزاد اور غلام میں کوئی قصاص نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود عبید بن زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک غلام کو وہ زخم لگایا جو اس کی ہڈی تک پہنچ گیا۔ فرمایا: اس پر لازم ہے کہ اس کی پوری قیمت کا بیسواں حصہ ادا کرے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۰ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

غلاموں کے زخموں کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلاموں کے زخم قیمت میں آزاد آدمیوں کے زخموں کی مانند ہیں۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۷ و ۱۰ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶

اس غلام کا حکم جس پر کچھ قرضہ ہو اور وہ کسی آزاد آدمی کی آنکھ پھوڑ دے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس غلام کے بارے میں جس پر کچھ قرضہ تھا اور اس نے کسی آزاد آدمی کی آنکھ پھوڑ دی؟ فرمایا: غلام پر آنکھ پھوڑنے کی حد جاری کی جائے گی (اس کی آنکھ پھوڑی جائے گی) اور قرض خواہوں کا قرضہ اکارت جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ و ۵ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷

غلام مکاتب کی اس جنایت کا حکم جو وہ کسی آزاد یا غلام پر کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوایوب خناط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مکاتب مشروط نے ایک شخص پر کوئی جنایت کی ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ اپنی مکاتبت میں سے کچھ قیمت ادا کر چکا ہے (یعنی اس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے) تو پھر اس کا جس قدر حصہ آزاد ہو چکا ہے اتنے حصہ کی نسبت سے جنایت کی دیت آزاد آدمی کو ادا کرے گا۔ اور جس قدر ادائیگی سے عاجز ہوگا وہ اس کا وہ آقا ادا کرے گا جس نے اس سے مکاتبت کی ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر اس نے وہ جنایت کسی غلام پر کی ہو تو پھر؟ فرمایا: جس قدر مکاتب نے جنایت کی ہے اس کی دیت اس غلام کے آقا کو ادا کی جائے گی۔ اور مکاتب سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ جبکہ اس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں مکاتب اور غلام کے درمیان قصاص نہیں ہے۔ اور اگر ہنوز اس نے اپنی مکاتبت سے کچھ بھی ادا نہیں کیا (اور ہنوز اس کا کچھ حصہ بھی آزاد نہیں ہوا) تو پھر اس سے قصاص بھی لیا جا سکتا ہے۔ یا پھر اس کی جنایت کی قیمت (دیت) مکاتب کا آقا ادا کرے گا کیونکہ ہنوز وہ اس کا غلام ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۶ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۸

جب کوئی مسلمان کسی کافر ذمی کو زخم لگائے تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ وہ اس کی دیت ادا کرے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قتل یا زخموں کے سلسلہ میں کسی کافر ذمی کے عوض کسی مسلمان سے قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ ذمی کی دیت جو کہ آٹھ سو درہم ہے کے حساب سے اس سے دیت وصول کی جائے گی۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۷ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور کچھ ایسی حدیثیں بھی گزر چکی ہیں جو بظاہر اس کے منافی ہیں اور ان کی توجیہ بھی بیان کی جا چکی ہیں۔

باب ۹

اس شخص کا حکم جو اپنی بیوی کی شرم گاہ کاٹ دے اور اس کی دیت بھی ادا نہ کرے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کی شرمگاہ قطع کر دی تھی؟ یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اس پر بیوی کی نصف دیت کی ادائیگی لازم قرار دی تھی۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود عبدالرحمٰن بن سیابہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امام علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی شرم گاہ کاٹ دے تو میں اس پر بیوی کی پوری دیت لازم قرار دوں گا اور اگر وہ ادا نہیں کرے گا تو میں اس کے عوض اس کی شرم گاہ کاٹ دوں گا بشرطیکہ اس کی بیوی اس کا مطالبہ کرے۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ گزشتہ سب احادیث قصاص بھی اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۰

جب کوئی شخص کسی آدمی کی انگلیاں کاٹ دے اور کوئی اور آدمی اس کاٹنے والے کی ہتھیلی کاٹ دے تو اس دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا وہ پہلے شخص کی انگلیوں کی دیت ادا کرے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن عباس بن جریش سے اور وہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے عبداللہ بن عباس سے فرمایا: اے ابن عباس! میں تجھے خدا کے نام کی قسم دیتا ہوں مجھے بتاؤ آیا خدا کے حکم میں اختلاف ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: پھر تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو کسی آدمی کی تلوار سے انگلیاں کاٹ دے یہاں تک کہ وہ گر جائیں؟ پھر ایک اور شخص آئے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹ دے۔ اگر ان کا معاملہ تمہارے پاس لایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ ابن عباس نے کہا کہ میں اس (دوسرے شخص) ہاتھ کاٹنے والے سے کہوں گا کہ جس کا ہاتھ کاٹا ہے اس کی دیت ادا کر۔ اور اس سے کہوں گا (جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا) کہ پہلے شخص سے مصالحت کر (جس کی انگلیاں کاٹی گئی

تھیں)...... اور ان کی طرف دو عادل گواہ بھیجوں گا...... امامؑ نے فرمایا: اس طرح تو حکم خدا میں اختلاف آ گیا اور تو نے اپنی بات کو غلط قرار دے دیا؟ (پھر فرمایا) کہ اللہ کی ذات اس سے اجل وارفع ہے کہ اس کی مخلوق میں کوئی ایسا واقعہ پیش آئے جس کی حد اور توضیح موجود نہ ہو۔ پھر فرمایا: اس ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور جس کی انگلیاں کاٹی گئی تھیں اس کو دیت دی جائے گی۔ یہ ہے اللہ کا حکم۔ (الفروع، التہذیب، الکافی)

باب ۱۱

اس قصاص کی کیفیت جب کوئی انسان کسی کی آنکھ پر تھپڑ مارے اور اس سے پانی جاری ہو جائے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود رفاعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قبیلۂ قیس کا ایک شخص اپنے ایک ایسے غلام کو لے کر عثمان کے پاس آیا جس کی آنکھ پر اس نے اس زور سے تھپڑ مارا تھا کہ اس سے پانی بہنے لگا تھا۔ اگرچہ آنکھ بحالِ خود موجود تھی۔ مگر اسے اس سے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ عثمان نے اس (غلام) سے کہا کہ میں تجھے اس کی دیت دیتا ہوں۔ مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس عثمان نے ان دونوں کو حضرت امام علی علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا اور عرض کر بھیجا کہ ان کا فیصلہ کیجئے! آپؑ نے بھی اسے (آنکھ کی) دیت دینا چاہی مگر اس نے انکار کر دیا۔ اس طرح دیت کی مقدار بڑھاتے بڑھاتے دو دیتوں تک نوبت پہنچ گئی۔ مگر غلام نے صاف کہہ دیا کہ میں تو قصاص ہی لوں گا۔ چنانچہ حضرت امام علی علیہ السلام نے ایک آئینہ منگوایا۔ اور اسے بچا کے رکھ دیا۔ پھر کچھ کپاس طلب فرمائی اور اسے پانی میں تر کیا اور پھر اسے تھپڑ مارنے والے شخص کی آنکھ کی پلکوں پر اور اس کے اردگرد رکھ دیا۔ پھر اسے سورج کے بالمقابل کھڑا کیا۔ اور آئینہ منگوا کر فرمایا: اس میں دیکھ پس جب اس نے اس میں نگاہ کی تو (آنکھ کی) چربی پگھل گئی اور آنکھ بحالِ خود قائم رہی مگر اس کی بصارت زائل ہو گئی۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۱۲

دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں قصاص ثابت ہے اور جو کوئی کسی انسان کا دایاں بازو کاٹے (قصاص میں) اس کا دایاں بازو کاٹا جائے گا۔ اور اگر اس کا دایاں بازو نہ ہو تو پھر بایاں کاٹا جائے گا اور اگر وہ بھی نہ ہو تو اس کا پاؤں کاٹا جائے گا اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پھر دیت دی جائے گی اور یہی حکم اس صورت کا ہے کہ جب کوئی یکے بعد دیگرے کئی آدمیوں کا ہاتھ کاٹے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ قصاص میں آدمی کا ہاتھ اور اس کے پاؤں کاٹے جائیں گے (یعنی ان اعضاء میں قصاص ثابت ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود حبیب بجستانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے یکے بعد دیگرے دو آدمیوں کے دائیں ہاتھ کاٹے ہیں تو؟ فرمایا: جس کا اس نے پہلے دایاں ہاتھ کاٹا ہے اس کے قصاص میں اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور جس کا آخر میں دایاں ہاتھ کاٹا ہے اس کے قصاص میں اس کا بایاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ حضرت امیر علیہ السلام پہلی بار دایاں ہاتھ اور دوسری بار بایاں پاؤں کاٹا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ حقوق اللہ کے معاملہ میں اس طرح کرتے تھے اور جہاں تک حقوق الناس کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں ہاتھ کے عوض ہاتھ ہے اور پاؤں کے عوض پاؤں ہے جبکہ جارح کا ہاتھ موجود ہو ورنہ پاؤں کاٹا جائے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ جب اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو تو پاؤں کاٹنے کی بجائے اسے چھوڑ کر دیت کیوں نہ لی جائے؟ فرمایا: دیت اس وقت لی جاتی ہے جبکہ جارح کا نہ کوئی ہاتھ ہو اور نہ پاؤں۔ اس وقت دیت لی جائے گی۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۳۔ جناب برقیؒ نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ یہ تتمہ بھی ہے کہ راوی نے عرض کیا کہ آیا اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے اور کوئی ہاتھ طہارت کے لئے بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔ فرمایا: ہاں حقوق الناس میں چاروں (ہاتھ پاؤں) کاٹے جائیں گے۔ ہاں البتہ خدائی حقوق میں صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا جائے گا۔ پس اگر یہ کسی کا دایاں ہاتھ کاٹے اور اگر کوئی ہاتھ سلامت نہ ہو تو پھر ہاتھ کے عوض اس کا پاؤں کاٹا جائے گا اسی طرح حقوق الناس کے معاملہ میں اس کے تمام اعضاء و جوارح سے قصاص لیا جائے گا۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

عمداً زخم لگانے اور اعضاء قطع کرنے میں قصاص ثابت ہے مگر یہ کہ دونوں فریق دیت دینے لینے پر راضی ہو جائیں یا اس سے بھی کم یا بیش پر؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ عمداً یا خطاءً قتل کرنے یا زخم لگانے کے بارے میں کیا فرماتے

ہیں؟ فرمایا: خطاء کا حکم عمد والا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر عمداً قتل کیا جائے تو اس میں (بطور قصاص) قاتل کو قتل کیا جاتا ہے اور اگر عمداً زخم لگایا جائے تو اس میں قصاص ہوتا ہے مگر قتل خطا اور زخم خطا میں دیت ہوتی ہے۔

(التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے انگلی کے اس زخم میں جو ہڈی تک پہنچ جائے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جب زخمی قصاص نہ لینا چاہے تو پھر انگلی کی دیت کا دسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے جسمانی زخموں کے بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان میں قصاص ثابت ہے مگر یہ کہ زخمی اپنے زخم کی دیت لینے پر راضی ہو جائے تو پھر اسے دیت دی جائے گی۔

(الفروع، التہذیب)

۴۔ نیز باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ اگر کسی کا دانت اور بازو عمداً توڑا جائے تو آیا اس میں تاوان ہے یا قصاص؟ فرمایا: قصاص ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر دوگنی دیت دے تو؟ فرمایا: جس مقدار پر اسے راضی کر سکیں اسے اس کا حق حاصل ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۵ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

ہاتھ کے توڑنے میں قصاص نہیں جبکہ ٹھیک ہو جائے اور یہی حکم بچے کے دانت کا ہے کہ جب دوبارہ اُگ آئے ہاں البتہ ان میں دیت ثابت ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے کسی کا ہاتھ توڑا تھا جو بعد میں (علاج معالجہ کرانے سے) ٹھیک ہو گیا۔ فرمایا: اس میں قصاص نہیں بلکہ دیت ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے کسی بچہ کو مارا جس سے اس کا دانت گر گیا مگر پھر اُگ آیا۔ فرمایا: اس پر قصاص نہیں ہے بلکہ

دیت ہے۔ جمیل بن دراج نے پوچھا کہ بچہ کے دانت اور ہاتھ کے توڑنے میں دیت کس قدر ہے؟ فرمایا: اس کی کوئی معیّن مقدار نہیں ہے۔ پس کچھ دے دیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۶ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۵

اگر کوئی کانا (یک چشم گل) آدمی کسی صحیح العین آدمی کی آنکھ پھوڑ دے تو اس میں قصاص ثابت ہے مگر اس کی نصف دیت واپس لوٹائی جائے گی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک کانے آدمی نے ایک صحیح العین آدمی کی ایک آنکھ پھوڑ دی ہے تو؟ فرمایا: (قصاص میں) اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے گی! راوی نے عرض کیا کہ اس طرح تو وہ اندھا ہو جائے گا۔ فرمایا: حق نے اسے اندھا کیا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک صحیح العین آدمی نے ایک کانے آدمی کی آنکھ پھوڑ دی ہے تو؟ فرمایا: اس پر پوری (دونوں آنکھوں کی) دیت واجب ہے۔ اور اگر وہ (کانا) آدمی جس کی آنکھ پھوڑی گئی ہے۔ جارح سے قصاص لے تو اس کی ایک آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور نصف دیت (پانچ ہزار درہم) بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ پوری دیت (دس ہزار درہم) کا حقدار تھا۔ جس کا نصف اس نے قصاص لے کر وصول کر لیا ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۷ میں) بیان کی جائینگی انشاء اللہ۔

باب ۱۶

زخم کی مخصوص تین قسموں[1] (۱) جائفہ، (۲) منقّلہ، (۳) اور مامومہ میں قصاص ثابت نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابان سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

---

[1] جائفہ اس زخم کو کہا جاتا ہے جو چاقو یا تلوار سے کسی کے پیٹ پر لگایا جائے اور وہ اندرون شکم تک پہنچ جائے اور منقلہ اس زخم کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے کوئی ہڈی اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے اور مامومہ اس زخم کو کہا جاتا ہے جو سر کی کھوپڑی کے اندر تک پہنچ جائے اور چونکہ اس قسم کے زخموں کے قصاص میں جان کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے شریعت مقدسہ میں قصاص کی بجائے یہاں دیت کی ادائیگی واجب قرار دی گئی ہے۔

جائفہ میں جو پیٹ تک پہنچ جائے اس میں قصاص نہیں ہے۔ بلکہ صرف دیت ہے۔ اور منقلہ جس میں ہڈیاں اپنی جگہ سے منتقل ہو جاتی ہیں۔ اس میں بھی قصاص نہیں ہے۔ بلکہ صرف دیت ہے اور اسی طرح مامومہ میں بھی قصاص نہیں ہے بلکہ صرف دیت کا ثلث ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں کہا: موضحہ (جو زخم ہڈی تک پہنچ جائے) میں پانچ اونٹ ہیں، سمحاق میں جو کہ موضحہ سے قدرے کمتر زخم ہوتا ہے اس میں چار اونٹ ہیں۔ اور منقلہ میں پندرہ اونٹ ہیں یعنی پوری دیت کا دسواں اور بیسواں حصہ، جائفہ میں بھی قصاص نہیں ہے بلکہ صرف دیت ہے اور مامومہ میں یعنی وہ ضربت جو سر میں اس طرح لگتی ہے کہ جس سے زبان، کان اور دماغ بھی متاثر ہو سکتا ہے اس میں بھی قصاص نہیں ہے بلکہ صرف دیت ہے۔

باب ۱۷

جب کوئی صحیح العین کسی کانے کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو مجروح کو جارح سے صرف ایک آنکھ سے قصاص لینے کا حق حاصل ہے نہ کہ دونوں میں جبکہ جانی نصف دیت بھی ادا کرے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس کانے آدمی کے بارے میں جس کی صحیح آنکھ پھوڑی گئی تھی۔ یہ فیصلہ کیا کہ وہ آنکھ پھوڑنے والے کی ایک آنکھ پھوڑ سکتا ہے اور اس سے آدھی دیت بھی لے سکتا ہے اور اگر چاہے تو قصاص سے دستبردار ہو کر پوری دیت بھی وصول کر سکتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ و ۷ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۸

جس شخص کے خلاف چوری کرنے کی دو گواہ عمداً جھوٹی گواہی دیں اور اس طرح اس (بے قصور) کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس سے قصاص ثابت ہو جاتا ہے اور وہ زائد دیت واپس کر کے دونوں گواہوں کے ہاتھ کاٹ سکتا ہے اور اگر عمداً جھوٹی گواہی نہ دیں تو وہ دیت کے ضامن ہوں گے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود فتح بن یزید جرجانی سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان دو شخصوں کے بارے میں جنہوں نے ایک شخص کے خلاف چوری کرنے کی (جھوٹی)

گواہی دی تھی جس کے نتیجہ میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا۔ بعدازاں ان میں سے ایک اپنی گواہی سے پھر گیا اور کہا کہ مجھے اشتباہ ہوا دراصل چور تو کوئی اور تھا...... فرمایا: وہ ہاتھ کی آدھی دیت کا ضامن ہوگا۔ اور دوسرے کی چوری کے بارے میں گواہی قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر دونوں اپنی گواہی سے پھر جائیں اور دعویٰ کریں کہ ہمیں غلط فہمی ہوئی ہے دراصل چور تو فلاں شخص ہے تو وہ دونوں اس (پہلے) شخص کے ہاتھ کی دیت کے ضامن ہوں گے اور دوسرے چور کے بارے میں ان کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ اس بات کا اقرار کریں کہ انہوں نے عمداً جھوٹی گواہی دی تھی تو اس کے قطع شدہ ہاتھ کے قصاص میں ان میں سے ایک کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور دوسرا گواہ جس کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا وہ اس مقطوع الید کے اولیاء کو ایک چوتھائی دیت ادا کرے گا۔ اور اگر پہلا مقطوع الید (دیت قبول نہ کرے بلکہ) اصرار کرے کہ میں تو دونوں کے ہاتھ کاٹوں گا تو وہ ایک ہاتھ کی دیت (جو پوری دیت کا نصف ہے) ادا کرے گا جسے وہ دونوں نصفا نصف لیں گے۔ اور دونوں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۱۴ از ابواب شہادات میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۹

کوڑا مارنے سے قصاص ثابت ہو جاتا ہے اگرچہ غلطی سے حد جاری کرنے میں زیادتی کر بیٹھے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن صالح ثوری سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے قنبر کو حکم دیا کہ وہ ایک مجرم پر حد جاری کریں چنانچہ قنبر نے غلطی سے تین کوڑے زیادہ مار دیئے تو حضرت امام علی علیہ السلام نے قنبر کو تین کوڑے مار کر اس سے قصاص لیا۔

(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۳ از ابواب مقدمات الحدود میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۰

جو شخص کسی کے پیٹ کو اس قدر دبائے کہ اس کا کپڑوں میں پاخانہ نکل جائے اس سے قصاص ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر دیت کا ایک ثلث ادا نہ کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں یہ مرافعہ پیش کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کے پیٹ کو اس قدر روندا کہ اس کا اپنے کپڑوں میں پاخانہ نکل گیا۔ آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کا پیٹ اس قدر روندا جائے کہ اس کا پاخانہ کپڑوں میں نکل جائے یا پھر ایک دیت کا ثلث ادا کرے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۲۱

جس شخص کو امام کے حکم سے قصاص میں قتل کیا جائے اس کی کوئی دیت نہیں ہے نہ قتل کی اور نہ زخم کی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس شخص کو (حکم امام سے قصاص میں قتل کیا جائے) تو اس کی کوئی دیت نہیں ہے نہ قتل کی اور نہ زخم کی۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۲

قصاص کا حکم اعضاء میں، زخموں میں، مسلمانوں اور کافروں میں، مردوں اور عورتوں میں، آزادوں میں اور غلاموں میں اور بچوں میں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک کافر ذمی نے ایک مسلمان کا ہاتھ کاٹا ہے تو؟ فرمایا: اگر مقطوع کے اولیاء چاہیں تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور (کافر و مسلمان کی دیت میں جو فرق ہے) وہ دیت کا زائد حصہ بھی وصول کرے گا اور اگر کوئی مسلمان کسی کافر ذمی کا ہاتھ کاٹے تو اس کے اولیاء کو اختیار دیا جائے گا چاہیں تو اس کے ہاتھ کی دیت قبول کریں یا مسلمان کی دیت کی زائد مقدار ادا کر کے اس کا ہاتھ کاٹ دیں اور جب کوئی مسلمان کسی کافر ذمی کو قتل کرے تو بھی اسی طرح کیا جائے گا۔ (التہذیب، المقنع)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلاموں اور آقاؤں میں نفس کے علاوہ کوئی قصاص نہیں ہے اور یہودی و نصرانی اور مجوسی میں بھی نفس کے علاوہ قصاص نہیں ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر محمول ہے کہ اس کے قصاص میں مساوات مطلقہ نہیں ہے کیونکہ

بعض صورتوں میں زائد دیت ادا کرنی پڑتی ہے مگر قتل نفس میں کبھی ایسا نہیں ہوتا جیسے کوئی عورت کسی مرد کو قتل کر دے یا کوئی غلام کسی آزاد کو، یا کوئی ذمی کسی مسلمان کو۔ وغیرہ وغیرہ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳، ۴، اور ۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۳

جو شخص کسی آدمی کا کان کاٹے اور پھر اس سے قصاص لیا جائے پھر جنایت کار اس کٹے ہوئے کان کو جوڑ دے اور وہ جڑ جائے تو جس پر جنایت کی گئی تھی وہ اسے دوبارہ کاٹ سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص نے ایک شخص کے کان کا کچھ حصہ کاٹ لیا۔ اور یہ مرافعہ حضرت امیر علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ تو آپؑ نے اس (جانی) سے قصاص لیتے ہوئے اس کا کان کاٹ دیا۔ اور اس نے وہ کٹا ہوا کان اٹھا کر اپنے کان سے جوڑ دیا۔ اور وہ جڑ گیا۔ اور جب پہلے شخص کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں رجوع کیا اور ماجرا پیش کیا۔ تو آپؑ کے حکم سے اس کا کان دوبارہ کاٹا گیا اور آپؑ کے حکم سے دفن کر دیا گیا۔ فرمایا: قصاص ہوتا ہی اسی لئے ہے کہ عیب کے عوض عیب لگایا جائے۔ (التہذیب، المقنع)

باب ۲۴

ہڈی کے سلسلہ میں قصاص ثابت نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہڈی کے سلسلہ میں قصاص نہیں ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرد نے ایک عورت کو قتل کر دیا۔ تو حضرت امیر علیہ السلام نے ان کے درمیان قصاص جاری نہیں کیا اور مرد پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ اپنے نوادر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ حد کے معاملہ میں قسم نہیں ہے اور ہڈی کے معاملہ میں قصاص نہیں ہے۔ (نوادر احمد بن محمد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (قصاص نفس میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۵

اس صورت کا حکم کہ جب دو شخص ایک آدمی کا ہاتھ کاٹیں یا ایک شخص دو آدمیوں کے ہاتھ کاٹے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابومریم انصاری سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ان دو شخصوں کے بارے میں جنہوں نے مل کر ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا تھا؟ فرمایا: اگر وہ چاہے تو وہ ان دونوں کے ہاتھ کاٹ سکتا ہے مگر ایک ہاتھ کی دیت ادا کرے گا جسے وہ باہم برابر تقسیم کریں گے۔ اور اگر چاہے تو ان دونوں سے اپنے ہاتھ کی دیت وصول کرے۔ فرمایا: اور اگر وہ ان دو میں سے ایک کا ہاتھ کاٹے تو جس کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا وہ اس کو جس کا ہاتھ کاٹا گیا ہے پوری دیت کا ایک چوتھائی حصہ ادا کرے گا۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۲ میں) گزر چکی ہیں۔

کتاب الدیات

اس سلسلہ کے مختلف ابواب کی اجمالی فہرست:

(۱) دیاتِ نفس کے ابواب۔

(۲) موجباتِ ضمان کے ابواب۔

(۳) دیات الاعضاء کے ابواب۔

(۴) دیات المنافع کے ابواب۔

(۵) دیاتِ شجاج و جراح کے ابواب۔

(۶) عاقلہ کے ابواب۔

ان ابواب کی تفصیل۔

دیاتِ نفس کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل چوبیس (۲۴) باب ہیں)

باب ۱

ایک آزاد مسلمان مرد کی دیت ایک سو اونٹ، یا دو سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں یا ایک ہزار طلائی دینار، یا دس ہزار درہم یا دو سو جوڑے کپڑے ہیں۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ کہ میں نے (قاضی) ابن ابی لیلی کو کہتے ہوئے سنا کہ کہہ رہے تھے کہ جاہلی دور میں (قتل عمد کی) دیت سو اونٹ ہوتی تھی جسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برقرار رکھا پھر آپ نے گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر ایک ہزار بکریاں، سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم اور اہل یمن پر کپڑوں کے دو

سو جوڑے (منجانب اللہ) فرض قرار دیئے۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ابن ابی لیلیٰ کی گفتگو کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ دراصل دیت ایک ہزار دینار ہے، اور ایک دینار دس ہزار درہم کے برابر ہوتا ہے۔ لہٰذا عام شہروں والے لوگوں کے لئے دس ہزار درہم ہیں۔ اور بادیہ نشینوں پر سو اونٹ ہیں اور اہل سواد کے لئے ایک سو گائیں یا ایک ہزار بکریاں ہیں۔ (الفروع، الفقیہ، المقنع)

۲۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دیت کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: ایک مسلمان کی دیت دس ہزار چاندی کے درہم ہیں اور ایک ہزار طلائی دینار، ایک ہزار بکریاں جن کے اوپر، درمیان اور نیچے والے دانت ہوں اور ایک سو اونٹ اور دو سو گائیں۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ نیز باسناد خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں کہ دیت کے بارے میں کہا: ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم اور کپڑے والوں سے کپڑے، اونٹ والوں سے اونٹ اور بکریوں والوں سے بکریاں اور گائے والوں سے گائیں لی جائینگی۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ نیز باسناد خود محمد بن مسلم اور زرارہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دیت ایک سو اونٹ ہے جن میں کوئی درہم و دینار معتبر نہیں ہے (یعنی قیمت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، بلکہ ایک سو اونٹ کی تعداد پوری ہونی چاہئے)۔ (الفروع)

۵۔ نیز باسناد خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دیت دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار یا ایک سو اونٹ ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس سے قصاص لیا جائے گا مگر یہ کہ مقتول کے اولیاء دیت لینے پر راضی ہو جائیں اور قاتل بھی یہ بات قبول کرے۔ پس پھر دیت بارہ ہزار درہم (جو تول کے حساب سے دس ہزار درہم کے برابر ہوں)۔ یا ایک سو اونٹ اور اگر ایسی سرزمین پر ہوں جہاں دینار چلتے ہیں تو پھر ایک ہزار دینار اور اگر ایسی سرزمین ہو جہاں اونٹ زیادہ ہوں تو پھر ایک سو اونٹ اور اگر ایسی جگہ ہے جہاں درہم چلتے ہیں تو پھر بارہ ہزار درہم۔ (التہذیب، الاستبصار)

۷۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عمرو اور انس بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء واجداد علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! جناب عبد المطلب نے جاہلی دور میں پانچ[1] کام ایسے کیے تھے کہ خدائے تعالیٰ نے اسلام میں بھی ان کو جاری اور برقرار رکھا (یہاں تک کہ فرمایا) ان میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے قتل کی دیت میں سو اونٹ مقرر کئے تھے جسے اسلام نے برقرار رکھا۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

قتل عمد و خطاء اور قتل شبہ عمد کی دیت میں اونٹوں کے سن وسال کی تفصیل۔

(اس باب میں دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے قتل خطا شبیہ بعمد کی دیت کے بارے میں جس میں کوڑے یا چھڑی یا پتھر مار مار کسی کو قتل کیا جائے فرمایا: اس کی دیت مغلظ (سخت) ہے یعنی ایک سو ایسے اونٹ ہے جن میں[2] چالیس خلفہ، تیس حقہ اور تیس بنت لبون ہوں۔ اور خطاء محض میں تیس حقہ تیس بنت لبون اور بیس بنت مخاض اور بیس ابن لبون ہوں۔ اور ہر اونٹ کی قیمت ایک سو بیس درہم یا دس دینار ہو۔ اور بکریوں کے حساب سے ہر اونٹ کی قیمت بیس بکریاں ہوں۔ (کتب اربعہ)

۲۔ نیز باسناد خود معاویہ بن وھب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ قتل عمد کی دیت کیا ہے؟ فرمایا: سانڈ عمر رسیدہ اونٹ۔ اور اگر وہ دستیاب نہ ہوں تو پھر ہر اونٹ کی جگہ بیس سانڈ بکرے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۳۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قتل خطا کی دیت

---

[1] باقی چار کام یہ ہیں: (۱) باپ دادا کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام قرار دیا۔ (۲) خزانہ مل جائے تو اس سے خمس کو لازم قرار دیا۔ (۳) جب زمزم کا (خشک) کنواں کھودا تو اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا۔ (۴) .... (احقر مترجم عفی عنہ)

[2] ان اصطلاحی ناموں کے سن وسال کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ خلفہ یعنی حاملہ اونٹنی یا مکمل چھ سال کا اونٹ، حقہ جس کے تین سال مکمل ہوں اور چوتھے میں داخل ہو۔ اور بنت لبون جس کے پانچ سال مکمل ہوں اور چھٹے میں داخل ہو۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

جس میں آدمی کا ارادۂ قتل نہیں ہوتا ایک سو اونٹ یا دس ہزار درہم یا ایک ہزار بکری ہے اور دیت مغلظہ جو قتل شبہ عمد کی دیت ہے مگر قتل عمد نہیں ہے اونٹوں کے سن و سال کے اعتبار سے قتل خطا کی دیت سے افضل ہے۔ یعنی اس میں تینتیس (۳۳) جذعہ اور چونتیس مثنیہ دیئے جاتے ہیں کہ سب کے سب حمل کے قابل ہوں۔

(التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۴۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو قتل لوہے (کے ہتھیار) سے کیا جائے وہ سب قتل عمد ہے۔ (التہذیب)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آج سے پہلے تو دیات اونٹوں، گایوں اور بکریوں سے وصول کی جاتی تھیں۔ امام نے فرمایا: یہ اسلام سے پہلے بادیہ نشینوں سے وصول کی جاتی تھیں مگر جب اسلام آ گیا۔ اور لوگوں میں چاندی (درہم) عام ہوگئی تو حضرت امیر علیہ السلام نے اسے چاندی پر تقسیم کر دیا۔ حکم نے عرض کیا کہ آج کل جو بادیہ نشین ہیں ان سے کیا لیا جائے گا؟ اونٹ یا چاندی؟ فرمایا: آج بھی دیت میں اونٹ چاندی کی مانند ہیں بلکہ اس سے افضل ہیں۔ لوگ دیت میں ایک اونٹ بقیمت سو درہم کے حساب سے سو اونٹ لیتے تھے اس طرح سو اونٹ دس ہزار درہم کے برابر ہوتے تھے۔ راوی نے عرض کیا کہ اونٹوں کے سن و سال کیا ہوں؟ فرمایا: جن کا ایک سال مکمل ہو یا ہو جائے وہ سب نر اونٹ ہیں (جو دیت میں قابل قبول ہیں)۔ (کتب اربعہ)

۶۔ مفسر عیاشی اپنی تفسیر میں عبدالرحمن سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ قتل خطا کی دیت میں پچیس اونٹ بنت لبون اور پچیس بنت مخاض اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ دیئے جائیں گے اور شبہ عمد میں تینتیس (۳۳) جذعہ، اور تینتیس (۳۳) ثنیہ سے بازل عام (آٹھ سالہ اونٹ) تک دیئے جائیں گے اور چونتیس (۳۴) ثنیہ۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں جو قتل عمد و شبہ عمد اور خطاء پر مشتمل ہیں اس سے پہلے یہاں اور باب القصاص اور باب الحج میں گزر چکی ہیں۔

باب ۳

جو شخص محترم (چار) مہینوں میں کسی کو قتل کرے اس پر ایک مکمل دیت اور ایک ثلث اور مسلسل دو ماہ کے روزے اور وہ بھی انہی محترم مہینوں میں واجب ہیں۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کلیب اسدی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (چار) محترم مہینوں میں کسی کو قتل کرتا ہے اس کی دیت کیا ہے؟ فرمایا: ایک کامل دیت اور دوسری کا ثلث۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص اشہر حرم (چار محترم مہینوں میں) کسی کو قتل کرے تو دیت کے علاوہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ انہی مقدس مہینوں میں دو ماہ مسلسل روزہ رکھے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۳۔ نیز باسنادِ خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کسی محترم مہینہ میں کسی کو قتل کرتا ہے تو؟ فرمایا: اس پر ایک کامل دیت اور ایک ثلث واجب ہے اور انہی مقدس مہینوں میں دو ماہ کے مسلسل روزے بھی واجب ہیں۔ راوی نے عرض کیا کہ ان دو ماہ میں تو عید (قربان) اور ایام تشریق بھی آتے ہیں تو؟ فرمایا: بے شک رکھے کیونکہ یہ حق ہے جو اس پر لازم ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۷ باب ۸ از باب الصوم میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴

قتل خطا کی دیت تین سال میں اور قتل عمد کی دیت ایک سال کے اندر واجب الاداء ہوتی ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو ولاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ قتل خطا کی دیت تین سال کے اندر اور قتل عمد کی دیت ایک سال کے اندر ادا کرنی چاہیے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۵

عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ اس شخص کے بارے میں جس نے عمداً اپنی بیوی کو قتل کیا تھا۔ فرما رہے تھے کہ اس

کے اولیاء اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اس کی آدھی دیت اس کے اولیاء کو ادا کریں اور چاہیں تو آدھی دیت یعنی پانچ ہزار درہم وصول کریں۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود حلبی اور ابوعبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے خطاء ایک ایسی عورت کو قتل کیا جو ایک بچہ کو جنم دے رہی تھی (اس طرح وہ بچہ بھی قتل ہو گیا)..... فرمایا: عورت کی دیت پانچ ہزار درہم ادا کرے گا اور اس بچہ کی دیت ایک غلام لڑکا یا کنیز لڑکی دے گا یا پھر چالیس دینار۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (اعضاء کے قصاص وغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ٦

غلام کی دیت اس کی قیمت ہے مگر یہ کہ وہ آزاد آدمی کی دیت سے بڑھ جائے تو پھر زیادہ تعداد ساقط ہو جائے گی اور اگر غلام (مقتول) قاتل کا اپنا غلام ہو تو اس پر اس کی قیمت ادا کرنا واجب ہے جسے صدقہ کیا جائے گا۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: غلام کے عوض آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا مگر اسے سخت زد وکوب کیا جائے گا اور غلام کی قیمت ادا کرے گا جو کہ اس کی دیت ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسنادِ خود ابن مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلام کی دیت اس کی قیمت ہے۔ اگر وہ (غلام) گراں قیمت ہو تو (غلام کی) اعلیٰ قیمت دس ہزار درہم ہے۔ اور اس سلسلہ میں آزاد آدمی کی دیت سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی آزاد آدمی کسی غلام کو قتل کرے تو وہ (بطور دیت) اس کی قیمت ادا کرے گا اور اسے سخت مارا پیٹا جائے گا۔ عرض کیا گیا کہ اگر اس کی قیمت بیس ہزار درہم ہو تو؟ فرمایا: اس کی قیمت کے سلسلہ میں آزاد کی دیت (دس ہزار درہم) سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۰ از ابواب قصاص میں) اور کچھ اس کے بعد (باب ۷ و ۸ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

اگر قاتل اور (مقتول غلام کے) آقا کے درمیان غلام کی قیمت میں اختلاف ہو جائے تو (قیمت پر) بینہ پیش کرنا آقا پر لازم ہے اور جب وہ موجود نہ ہو تو پھر قاتل قسم کھائے گا۔ مگر یہ کہ وہ قسم کو آقا پر لوٹائے۔ نیز اس کی وہ قیمت معتبر ہوگی جو قتل کے وقت تھی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود ابوالورد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک غلام کو خطاءً قتل کیا ہے تو؟ فرمایا: اس پر اس کی قیمت ادا کرنا واجب ہے۔ اور اس کی قیمت دس ہزار درہم (آزاد آدمی کی دیت) سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ راوی نے عرض کیا اس کی قیمت کون مقرر کرے گا جبکہ غلام تو مردہ ہے؟ فرمایا: اگر اس کے آقا کے پاس گواہ موجود ہیں کہ جس دن وہ قتل ہوا اس دن اس کی قیمت اتنی تھی؟ تو وہ قاتل سے وصول کرے گا۔ اور اگر اس کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو پھر قاتل قسم کھائے گا کہ قتل والے دن اس کی قیمت اس قدر تھی۔ اور اس سے زیادہ نہ تھی۔ اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو پھر قسم اس کے آقا پر عائد ہوگی۔ پس اگر وہ قسم کھالے تو وہ اتنی مقدار لے سکے گا جس پر اس نے قسم کھائی ہے اور اس کی قیمت دس ہزار درہم سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور اگر وہ غلام مؤمن تھا جسے اس شخص نے قتل کیا ہے تو پھر قاتل اس کی قیمت ادا کرنے کے علاوہ ایک غلام بھی آزاد کرے گا۔ اور مسلسل دو ماہ کے روزے بھی رکھے گا اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا بھی کھلائے گا (یعنی کفارۂ جمع ادا کرے گا) اور مزید برآں خدا کی بارگاہ میں توبہ و انابہ بھی کرے گا۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۳ و ۴ و ۷ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۸

جب کوئی غلام کسی کو قتل کرے یا کوئی جنایت کاری کرے تو جس پر جنایت کی گئی ہے وہ اس کا مالک بن جائے گا یا اس کی کسی اتنی چیز کا مالک متصور ہوگا جو اس کی جنایت کے برابر ہو۔ مگر یہ کہ اس کا آقا اس کا فدیہ ادا کر دے۔ اور مالک پر اپنے اس غلام کے پیش کرنے یا اس کی قیمت ادا کرنے سے زیادہ کچھ لازم نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابو محمد وابشی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کچھ لوگوں نے ایک غلام پر ایک ایسی جنایت کاری کرنے کا الزام لگایا جو اس کی قیمت کے برابر ہے اور غلام نے اس کا اقرار بھی کر لیا ہے تو؟ فرمایا: غلام کا اپنے آقا کے خلاف اقرار کرنا (جس کا تاوان مالک کو ادا کرنا پڑے) جائز نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر الزام لگانے والے اس کی جنایت پر بیّنہ (دو گواہ) پیش کر دیں تو پھر وہ غلام کو پکڑ (کر اپنا غلام بنا) سکیں گے۔ مگر یہ کہ اس کا آقا اس کا فدیہ ادا کر دے۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود فضیل بن یسار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس غلام کے بارے میں جس نے کسی آزاد آدمی کو زخم لگایا تھا فرمایا: اگر آزاد چاہے تو اس سے قصاص لے (اسے ایسا ہی زخم لگائے) اور اگر چاہے تو پورا غلام ہی اپنے قبضہ میں لے لے جبکہ اس کی جنایت کی دیت اس کی قیمت کے برابر ہو۔ اور اگر جنایت کی دیت اس کی قیمت سے کم ہو تو پھر اس کا آقا وہ دیت ادا کرے گا اور اگر مالک ایسا کرنے سے انکار کر دے تو پھر غلام کو فروخت کر دیا جائے گا۔ اور جس پر جنایت کی گئی ہے اس کی قیمت سے اپنی دیت وصول کرے گا اور باقی اس کے مالک کو لوٹا دے گا۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی غلام کسی آزاد آدمی کو قتل کر دے۔ تو اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کر دیا جائے گا اس کے آقاؤں پر اور کچھ نہیں ہے۔ (کیونکہ غلام یا اس کی قیمت سے زائد کچھ بھی اس کے مالکوں پر واجب نہیں ہے۔

(التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ و ۱۰ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹
غلام[۱] مدبّر کا حکم جب کسی کو خطاءً قتل کر دے؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود جمیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک مدبّر غلام نے ایک شخص کو خطاءً قتل کر دیا تو اس کی طرف سے کون

---

۱ مدبّر اس غلام کو کہا جاتا ہے جس کا مالک اس سے عہد و پیمان کرے کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہے۔ اس طرح اس میں آزادی کا کچھ شائبہ آ جاتا ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ضامن ہوگا؟ فرمایا: اس کا مالک مقتول کے اولیاء سے مصالحت کرے گا۔ اور اگر مالک ایسا کرنے سے انکار کر دے تو پھر غلام کو مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا۔ تا کہ وہ اپنے آقا کی وفات تک ان کی خدمت کرے۔ بعدازاں وہ آزاد ہو جائے گا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسنادِ خود محمد بن حمران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس مدبّر غلام کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو خطاءً قتل کیا تھا۔ فرمایا: اگر اس کا مالک چاہے تو مقتول کے وارثوں کو اس کی دیت ادا کر دے اور چاہے تو اس غلام کو خدمت گزاری کے لئے ان کے حوالے کر دے اور جب اس کا مالک فوت ہو جائے گا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ کی ایک روایت میں جو بروایت ہشام بن احمر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے اس کا ایک تتمہ یوں مروی ہے کہ اس مدبّر غلام کے آقا کی موت کے بعد اس کی قیمت (مقتول کے اولیاء کو) ادا کرنے کی کوشش کی جائے گی (تا کہ مقتول کا خون رائیگاں نہ جائے)۔ (ایضاً)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۴۲ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

غلام مکاتب کا حکم جبکہ قتل ہو جائے یا خطاءً قتل کرے اور جس کا بعض حصہ آزاد ہو چکا ہو اس کی دیت بھی مبعّض ہوگی اور اس صورت کا حکم جب کہ اس کا نصف آزاد ہو چکا ہو۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس مکاتب کے بارے میں جس نے خطاءً ایک شخص کو قتل کیا تھا فرمایا: اس کا جس قدر حصہ آزاد ہو چکا ہے اتنا دیت خود ادا کرے گا۔ اور باقیماندہ اس کا مالک ادا کرے گا۔ اور اگر مکاتب عاجز ہو تو اس کا کوئی عاقلہ نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی دیت امام المسلمین ادا کریں گے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس مکاتب کے بارے میں جو قتل ہو گیا تھا یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کا جس قدر حصہ آزاد ہو چکا تھا۔ اتنی دیت آزاد آدمی کی ادا کی جائے گی۔ اور اس کا جس قدر حصہ غلام تھا اس کی اتنی غلام والی دیت ادا کی جائے گی۔ (کتب اربعہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عمر کی خراسانی سے اور وہ جناب علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مکاتب غلام نے دوسرے مکاتب غلام کی آنکھ پھوڑی ہے یا اس کا دانت توڑا ہے تو اس پر کیا ہے؟ فرمایا: جس کی آنکھ پھوڑی ہے یا دانت توڑا ہے اگر وہ اپنی مکاتبت کی نصف قیمت ادا کر چکا تھا تو اس کی دیت آزاد آدمی والی ہوگی۔ اور اگر نصف سے کم قیمت ادا کر چکا تھا تو پھر اس کی مقدار کے مطابق آزاد والی دیت ادا کی جائے گی۔ اور یہی حکم اس صورت کا ہے کہ جب یہ (مکاتب) کسی آزاد آدمی کی آنکھ پھوڑے...... پھر پوچھا کہ اگر کوئی آزاد آدمی کسی غلام مکاتب کی آنکھ پھوڑے یا دانت توڑے تو؟ فرمایا: اگر وہ مکاتب اپنی آدھی قیمت ادا کر چکا تھا تو اسے آزاد تصور کیا جائے گا۔ لہٰذا اس کے قصاص میں آزاد آدمی کی ایک آنکھ پھوڑی جائے گی اور اگر خطاء پھوڑی ہے تو آزاد آدمی کی آنکھ کی دیت ادا کی جائے گی۔ کیونکہ وہ بمنزلہ آزاد آدمی کے ہے اور اگر اس نے تا حال اپنی نصف قیمت ادا نہیں کی (مگر کچھ ادا کی ہے) تو پھر اس کی دیت اسی قدر آزاد والی ادا کی جائے گی جس قدر وہ آزاد ہو چکا ہے۔ فرمایا: اور جو مکاتب اپنی نصف قیمت ادا کر چکا ہے وہ حدود وغیرہ میں آزاد متصور ہوگا پھر پوچھا کہ اگر کوئی مکاتب کسی خالص غلام کی آنکھ پھوڑے جبکہ یہ مکاتب اپنی آدھی قیمت ادا کر چکا ہو تو؟ فرمایا: غلام کی قیمت متعیّن کی جائے گی اور مکاتب اس کی آدھی قیمت اس کے مالک کو ادا کرے گا۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۶ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

اس ام الولد کنیز کا حکم جو اپنے مالک کو شبہ عمد کے طور پر یا خطاء محض کے طور پر قتل کر دے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عیسیٰ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی ام الولد کنیز خطاء اپنے مالک کو قتل کر دے تو کوشش کرے گی کہ اپنی قیمت (اولیاءِ مقتول کو) ادا کرے (اور آزاد ہو جائے)۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ نیز باسنادِ خود وھب بن وھب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی ام الولد کنیز خطاء اپنے آقا کو قتل کر دے تو وہ چونکہ (بمنزلہ) آزاد کے ہے اس پر کوئی وزر و وبال نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر عمداً قتل کرے تو پھر قصاص میں قتل کی جائے گی۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے پہلی حدیث کو قتل خطاء یا شبہ عمد پر محمول کیا ہے اور دوسری کو خطاء محض پر محمول کیا ہے۔

باب ۱۲

جب کسی قاتل غلام کو اس کا آقا آزاد کر دے تو اس کا آزاد کرنا صحیح ہوگا اور وہ دیت کا ضامن ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود جابر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس غلام کے بارے میں جس نے بطورِ قتلِ خطاء ایک آزاد آدمی کو قتل کیا تھا اور اس کے مالک نے اسے آزاد کر دیا تھا۔ یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کی آزادی برقرار رکھی تھی اور مقتول کی دیت کا اس کے مالک کو ضامن قرار دیا تھا۔ (التہذیب)

باب ۱۳

یہودی، نصرانی اور مجوسی کی دیت برابر برابر ہے یعنی سب کی آٹھ سو درہم ہے۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ابراہیم (..........) گمان کرتا ہے کہ یہودی، نصرانی اور مجوسی کی دیت برابر ہے؟ فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے اور یہ بات برحق ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسنادِ خود ابن مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: یہودی، نصرانی اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود برید عجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مسلمان نے ایک نصرانی کی آنکھ پھوڑ دی ہے تو؟ فرمایا: نصرانی کی ایک آنکھ کی دیت چار سو درہم ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود سماعہ بن مہران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید کو بحرین بھیجا اور اس نے وہاں کچھ یہود و نصاریٰ اور مجوس کا خون بہایا۔ اور آنحضرتؐ کی خدمت میں خط لکھا کہ میں نے یہاں کچھ یہود و نصاریٰ کا خون بہایا ہے اور ہر ایک کی دیت آٹھ سو درہم ادا کر دی ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں ہے کہ مجوس کی دیت کس قدر

ہے؟ آنحضرتؑ نے اس کے جواب میں لکھا کہ اس کی دیت یہود و نصاریٰ کے برابر ہے۔ کیونکہ وہ بھی اہل کتاب ہیں۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۵۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی، نصرانی اور مجوسی کی دیت کس قدر ہے؟ فرمایا: سب کی برابر ہے یعنی آٹھ سو درہم ہے۔ پھر عرض کیا کہ اگر وہ اسلامی شہروں میں فواحش کا ارتکاب کرتے ہوئے پکڑے جائیں تو؟ فرمایا: ان پر مسلمانوں والے احکام (حدود و تعزیرات) جاری کیے جائیں گے۔ (ایضاً)

۶۔ نیز باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کافر ذمی کی دیت کس قدر ہے؟ فرمایا: آٹھ سو درہم ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور اس کے بعد کچھ ایسی حدیثیں بھی آئیں گی جو بظاہر ان کے منافی ہیں اور ہم وہاں اس کی توجیہ بیان کریں گے۔

باب ۱۴

جس شخص کو اہل ذمہ کے قتل کرنے کی عادت ہو اس پر مسلمان والی دیت (دس ہزار درہم) ادا کرنا لازم ہے یا چار ہزار درہم جس طرح امام مناسب سمجھیں۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مسلمان نے ایک کافر ذمی کو قتل کر دیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: یہ بڑا سخت معاملہ ہے جسے لوگ برداشت نہیں کرتے۔ اسے چاہیے کہ مقتول کے اولیاء کو ایک مسلمان کی دیت (جو کہ دس ہزار درہم ہے) ادا کرے تاکہ آئندہ اس قسم کے قتل و غارت سے باز رہے۔ پھر فرمایا: اگر کوئی مسلمان کسی ذمی پر ناراض ہو اور چاہے کہ اسے قتل کر دے اور اس کی جائیداد پر قبضہ کرے اور (صرف) آٹھ سو درہم اس کی دیت ادا کر دے۔ تو اس طرح تو ذمی لوگ بہت زیادہ قتل ہونے لگ جائیں گے۔ اور کسی بھی مسلمان پر کسی ذمی کو قتل کرنا حرام ہے۔ جب وہ جزیہ کو صحیح تسلیم کرے اور ادا بھی کرے اور اس کا انکار نہ کرے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسناد خود ابان بن تغلب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: یہودی، نصرانی اور مجوسی کی دیت مسلمان والی دیت ہے۔ (ایضاً)

(مخفی نہ رہے کہ اسے عادت پر محمول کیا گیا ہے جو مسلمان ان لوگوں کے قتل کا عادی ہو اس پر مسلمان کی دیت کی ادائیگی عائد کی جائے گی)۔

باب ۱۵

ولد الزنا کی دیت کا بیان؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود بعض موالی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ ولد الزنا کی دیت یہودی والی دیت ہے۔(التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود ابراہیم بن عبدالحمید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ولد الزنا کی دیت ذمی والی دیت یعنی آٹھ سو درہم ہے۔(التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۶

کافر ذمی کے سوا اور کسی کافر کی کوئی دیت نہیں ہے اور اگر ذمی شرائط ذمہ سے خارج ہو جائے تو پھر اس کی بھی کوئی دیت نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسماعیل بن الفضل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مجوس، یہود اور نصاریٰ کے خون کے بارے میں پوچھا کہ آیا ان پر یا ان کے قاتلوں پر کچھ ہے؟ جبکہ وہ مسلمانوں سے دھوکہ بازی کریں اور ان سے کھلم کھلا دشمنی ظاہر کریں؟ فرمایا: ان کے قاتل پر کچھ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ کوئی شخص ان کے قتل کا عادی ہو (کہ اس صورت میں اس پر دیت لازم ہوگی)۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۷ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۷

اگر کوئی کافر ذمی کسی مسلمان کو قتل کر دے اور پھر اسلام لے آئے تو اس کا ولی اس قاتل کو اپنا غلام بنا سکتا ہے اور اس کا مال بھی لے سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ضریس کناسی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے

ہیں کہ آپؑ نے اس نصرانی کے بارے میں جو کسی مسلمان کو قتل کرنے اور پکڑے جانے کے بعد اسلام لے آئے فرمایا: اسے (قصاص میں) قتل کر دو۔ عرض کیا گیا کہ اگر اسلام نہ لائے تو پھر؟ فرمایا: اسے مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے گا (جو اسے غلام بھی بنا سکتے ہیں اور معاف بھی کر سکتے ہیں اور قتل بھی کر سکتے ہیں) اور اس کا مال بھی (وہ اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں)۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۴۹ از ابواب قصاص میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایسے لوگ امام کی ملکیت ہوتے ہیں اور یہ کہ جب کسی غلام کی جنایت اس کی قیمت پر محیط ہو تو پھر اسے غلام بنایا جا سکتا ہے۔

باب ۱۸

ایک ذمیہ عورت کے جنین کی دیت اس کی اپنی دیت کا دسواں حصہ ہے اور کسی چوپائے کے جنین کی دیت اس جانور کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے یہودیہ، نصرانیہ اور مجوسیہ کے اس بچہ کے بارے میں جو ہنوز شکم مادر میں ہو (اور کوئی اسے گرا دے) یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت اس کی ماں کی دیت کا دسواں حصہ ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چوپائے کے اس بچہ کی دیت کے بارے میں جسے کوئی شخص گرائے۔ فرمایا ہے کہ وہ اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔ (ایضاً)

باب ۱۹

وہ کتے جن کی دیت مقرر ہے اور پھر دیت کی مقدار؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ولید بن صبیح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سلوقی کتے کی دیت چالیس درہم ہے چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ بنی خزیمہ کو یہ دیت ادا کی جائے (جن کا کتا مارا گیا تھا)۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کلب سلوقی کی

دیت چالیس درہم ہے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کی تھی۔ اور بکریوں کے (رکھوالے) کتے کی دیت ایک دنبہ ہے اور زراعت کے (رکھوالے) کتے کی دیت ایک جریب گندم ہے اور گھریلو کتے کی دیت خاک کی ایک بوری ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شکاری کتے کی دیت چالیس درہم ہے۔ اور جانوروں کے (رکھوالے) کتے کی دیت بیس درہم ہے، اور جو کتا نہ شکاری ہو اور نہ جانوروں کا رکھوالا ہو اس کی دیت مٹی کی ایک بوری ہے جو قاتل کو ادا کرنی چاہئے اور مالک کو قبول کرنی چاہئے۔ (الفقیہ)

۴۔ نیز باسناد خود عبدالاعلیٰ بن اعین سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سلوقی کتے کی دیت چالیس درہم ہے۔ (کتاب الخصال)

باب ۴۰

خنثیٰ مشکل کی دیت مرد اور عورت کی دیت کا نصف نصف ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ خنثیٰ کی وراثت کا دارو مدار اس کے پیشاب کے مقام پر ہے (کہ کس جگہ سے کرتا ہے)۔ اور اگر دونوں مقاموں سے کرتا ہے تو پھر یہ دیکھا جائے گا کہ پہلے کس مقام سے آتا ہے؟ اور اگر پیشاب کرنے سے پہلے مر جائے (مار دیا جائے) تو مرد و عورت کی دیت کا نصف نصف ادا کیا جائے گا۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۴۱

نطفہ، علقہ (خونِ منجمد)، مضغہ (گوشت کا لوتھڑا)، عظم (ہڈی والا) اور جنین (پورے بچہ کی صورت) کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن مسکان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جنین (وہ ہونے والا بچہ جو ہنوز شکم مادر میں ہے اور اس میں روح داخل نہیں ہوئی) کی دیت کے پانچ درجے ہیں: (۱) نطفہ کی صورت میں پوری دیت کا پانچواں حصہ یعنی بیس دینار، (۲) علقہ کی صورت میں دو

پانچویں حصے یعنی چالیس دینار، (۳) مضغہ کی صورت میں تین پانچویں حصے یعنی ساٹھ دینار۔ (۴) اور جب ہڈی بن جائے تو چار پانچویں حصے یعنی اسّی دینار۔ (۵) اور جب بچہ کی شکل وصورت مکمل ہو جائے (مگر ہنوز اس میں روح داخل نہ ہو) تو پھر سو دینار۔ اور جب اس میں روح بھی داخل ہو جائے تو پھر مکمل انسانی دیت یعنی ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم دیت ہے اگر چہ بچہ ہے اور اگر بچی ہے تو پھر پانچ سو دینار (یا پانچ ہزار درہم)۔ اور جب کوئی حاملہ عورت قتل ہو جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اس کے پیٹ میں بچہ تھا یا بچی؟ تو پھر عورت کی تو مکمل دیت واجب الاداء ہوگی اور حمل کی دیت آدھی بچہ کی اور آدھی بچی کی ہوگی۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس قسم کی کچھ حدیثیں آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۲

ناصبی کی دیت کا تذکرہ جبکہ امام کے اذن کے بغیر قتل کیا جائے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الصباح (کنانی) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے پڑوس میں ایک ایسا (خارجی) آدمی رہتا ہے کہ جب ہم حضرت امام علی علیہ السلام اور ان کے فضل وکمال کا تذکرہ کرتے ہیں تو وہ آپ کے خلاف یاوہ گوئی کرتا ہے تو کیا آپ مجھے اسے (قتل کرنے کی) اجازت دیتے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: آیا تو یہ کر گزرے گا۔ عرض کیا: ہاں بخدا! اگر آپ اجازت دے دیں۔ تو میں گھات لگا کر بیٹھوں گا اور جب ہی فرصت ملے گی تو اس کا کام تمام کر دوں گا۔ (یہ سن کر) امامؑ نے فرمایا: اے ابو الصباح! یہ قتل ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل سے منع کیا ہے! پھر فرمایا: اے ابو الصباح! اسلام قتل کے لئے بمنزلہ بیڑی کی ہے (جو قتل سے روکتا ہے) پس تم اسے چھوڑ دو تمہارے بغیر عنقریب تمہاری کفایت کی جائے گی (وہ کسی اور طریقہ سے واصل جہنم ہو جائے گا)۔[۱] (الفروع)

۲۔ جناب کشی باسناد خود عمار سجستانی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں عبداللہ بن نجاشی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے پورے تیرہ (۱۳) ایسے خارجی قتل کئے ہیں جو حضرت امام علی

---

[۱] راوی کا بیان ہے کہ جب میں مدینہ سے واپس کوفہ آیا تو ہنوز اٹھارہ دن گزرے تھے کہ مجھے یہ خوشخبری ملی کہ وہ شخص رات کو سویا اور صبح پھولے ہوئے مشکیزے کی طرح مردہ پڑا تھا اور جب اسے حرکت دی تو اس کا گوشت وپوست گرنے لگا اور اس کے نیچے سیاہ رنگ کا ناگ موجود تھے چنانچہ اسے چمڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا گیا۔ (التہذیب)

علیہ السلام سے برأت ظاہر کرتے تھے اور جب میں نے عبداللہ بن الحسن سے اس کے بارے میں سوال کیا تو موصوف کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا (بلکہ) اس پر یہ بات شاق گزری اور کہا کہ اس سے دنیا و آخرت میں مؤاخذہ کیا جائے گا۔ امامؑ نے یہ واقعہ سن کر پوچھا کہ اے ابو بجیر! تو نے کس طرح ان کو قتل کیا؟ راوی نے عرض کیا کہ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ میں سیڑھی لگا کر کوٹھے کی چھت پر چڑھا اور وہاں جا کر اسے قتل کیا۔ اور بعض وہ ہیں کہ رات کے وقت جن کے دروازہ پر جا کر دق الباب کیا اور جب وہ باہر نکلا تو اسے قتل کر دیا۔ اور بعض وہ ہیں جن کا میں ہمسفر تھا اور فرصت ملنے پر اسے قتل کر ڈالا۔ اور یہ بات (آج تک پوشیدہ ہے کسی کو کانوں کان اس کی خبر نہیں ہے)...... امامؑ نے یہ پوری داستان سن کر فرمایا کہ اگر تو امام سے اذن لے کر انہیں قتل کرتا تو) مجھ پر کچھ نہ ہوتا۔ لیکن چونکہ تو نے ان کی اجازت کے بغیر ایسا کیا ہے تو تیرہ بکریاں بمقام منیٰ میں ذبح کر اور ان کا گوشت (غرباء و مساکین پر) صدقہ کر کیونکہ تو نے حکم امام پر سبقت کی ہے اس کے علاوہ کچھ بھی تجھ پر نہیں ہے۔

(رجال کشی، الفروع)

مؤلف علامؒ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (ج ۱۸ باب ۲۷ از ابواب قذف میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۳

دیت کا مال میت کے اپنے (ذاتی) مال کی طرح ہے جس سے اس کے قرضے ادا کئے جائیں گے اور اس کی وصیتوں پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے مال کے ایک ثلث کی وصیت کی تھی اور پھر خطاءً قتل ہو گیا تھا۔ فرمایا: اس کی دیت کا ثلث بھی اس کی وصیت میں شامل ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علامؒ فرماتے ہیں کہ قبل ازیں باب الوصایا (ج ۱۳ باب ۱۴) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۴

اس مسلمان کا حکم جو سرزمینِ شرک میں قتل کر دیا جائے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس مسلمان کے بارے میں جو سرزمینِ شرک میں مقیم تھا اور اسے مسلمانوں نے قتل کر ڈالا اور امام کو پتہ چلا تو فرمایا کہ (کفارہ میں) ایک مؤمن غلام آزاد کیا جائے۔ اور یہی خداوند عالم کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ...... الآية﴾ (کہ اگر مقتول کا تعلق تمہاری دشمن قوم سے ہو اور ہو مؤمن تو ایک مؤمن غلام آزاد کیا جائے)۔ (التہذیب، الفقیہ، تفسیر عیاشی)

۲۔ جناب عیاشی اپنی تفسیر میں باسناد خود مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت شریفہ ﴿ومن قتل مؤمنا خطئا فتحرير رقبة مؤمنة ودية مسلمة إلى أهله﴾ (یعنی جو غلطی سے کسی مؤمن کو قتل کر دے تو اس پر ایک مؤمن غلام کا آزاد کرنا اور مقتول کے اولیاء کو دیت ادا کرنا واجب ہے) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ غلام کا آزاد کرنا حق اللہ کی خاطر ہے اور دیت حق الناس کی خاطر ہے اور ارشادِ قدرت: ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ...... الآية﴾ (اور اگر وہ مقتول تمہاری دشمن قوم سے ہو) یعنی اہل شرک سے ہے جس سے تمہارا کوئی معاہدۂ صلح نہیں ہے تو پھر حق اللہ کی خاطر ایک مؤمن غلام آزاد کیا جائے گا مگر اس مقتول کی کوئی دیت نہیں ہے۔ اور اگر مقتول کا تعلق اس دشمن اور مشرک قوم سے ہے جس سے تمہارا معاہدۂ صلح ہے تو پھر غلام بھی آزاد کرنا پڑے گا اور اس کے اولیاء کو دیت بھی ادا کرنا لازم ہے۔ (تفسیر عیاشی)

ضمانت کے موجبات واسباب کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل چوالیس (۴۴) باب ہیں)

باب ا

جب کوئی شخص تنہا کوئی جنایت کرے یا کسی کے ساتھ مل کر تو اس سے ضمانت ثابت ہو جاتی ہے اور اس صورت حال کا حکم کہ جب چار آدمی نشہ کریں اور پھر باہم لڑ پڑیں پس دو قتل ہو جائیں اور دو زخمی ہو جائیں؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ان چار آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے کوئی نشہ آور چیز استعمال کی تھی اور پھر ہتھیار لے کر ایک دوسرے پر حملہ کر دیا تھا چنانچہ ان میں سے دو مارے گئے تھے اور دو زخمی ہو گئے تھے۔ اس طرح فیصلہ کیا تھا کہ حکم دیا کہ پہلے ہر زخمی کو اسّی اسّی کوڑے مارے جائیں۔ بعد ازاں ان پر مقتولین کی دیت کی ادائیگی واجب قرار دی...... اور فرمایا: پھر مقتولین کی دیت سے ان زخمیوں کے زخموں کی دیت ادا کی جائے۔ اور (یہ بھی فرمایا) کہ اگر اب یہ زخمی مر جائیں تو سابقہ مقتولین کے اولیاء پر کچھ (دیت وغیرہ) نہیں ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کچھ لوگ (جن کی تعداد چار تھی) شراب پی رہے تھے اور جب نشہ چڑھ گیا تو چھریوں سے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا۔ (اور زخمی ہو گئے) اور جب ان کا معاملہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے ان کو قید کر دیا پس ان میں سے دو آدمی (زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے) مر گئے۔ اور دو زندہ بچ گئے۔ اس وقت مقتولین کے اولیاء نے عرض کیا کہ یا امیر المومنینؑ! ہمارے مقتولین کا ان (زخمیوں) سے قصاص لیں۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان سے قصاص لیں اس پر آپؑ نے فرمایا: یہ بھی تو ممکن ہے کہ ان مرنے والوں نے ہی ایک دوسرے کو (زخمی کر کے) قتل کیا ہو؟ اس پر ان

لوگوں نے کہا: ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس پر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں مقتولین کی دیت ان کے چاروں قبیلوں پر قرار دیتا ہوں اور اسی دیت سے ان زخمیوں کے زخموں کی دیت ادا کرتا ہوں...... عبیداللہ بن ابوالجعد سے نقل کیا گیا ہے اس کا بیان ہے کہ میں ان چار شخصوں میں سے ایک تھا۔ اور حضرت امیر علیہ السلام نے ہمارا فیصلہ اسی طرح کیا تھا۔[1] (التہذیب، الفقیہ، الارشاد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قصاص کے ابواب میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔

باب ۲

اس صورت حال کا حکم کہ جب کہ ایک بچہ غرق ہو گیا اور تین آدمیوں نے دو آدمیوں کے خلاف گواہی دی کہ انہوں نے اسے غرق کیا ہے اور دو آدمیوں نے خود ان تین کے خلاف گواہی دی؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں یہ واقعہ پیش کیا گیا کہ چھ نوخیز بچے نہر فرات میں نہا رہے تھے کہ ایک ڈوب گیا۔ پس ان میں سے تین لڑکوں نے باقی دو کے خلاف گواہی دی کہ انہوں نے اس کو ڈبویا ہے۔ اور ان دو نے ان تین کے خلاف گواہی دی کہ انہوں نے اس کو ڈبویا ہے۔ پس حضرت امیر علیہ السلام نے یہ فیصلہ کیا کہ اس ڈوبنے والے کی دیت کو پانچ حصوں پر تقسیم کر دیا۔ تین حصے ان دو پر اور دو حصے ان تین پر واجب الاداء قرار دیئے۔

(الفروع، التہذیب، الارشاد، الفقیہ، المقنعہ)

باب ۳

اس صورت حال کا حکم کہ جب تین آدمی کوئی دیوار گرا رہے ہوں اور وہ دیوار ایک آدمی پر گر جائے اور وہ مر جائے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ان تین شخصوں کے بارے میں جو دیوار گرا رہے تھے اور وہ ایک شخص پر گری اور

---

[1] مخفی نہ رہے کہ اس باب کی ان دو حدیثوں میں جو تضاد پایا جاتا ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے لہٰذا ان دو روایتوں میں سے ایک میں راوی سے اشتباہ واقع ہوا ہے نیز محمد بن قیس اور سکونی کی اکثر روایات ضعیف اور ناقابل اعتماد ہوتی ہیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

وہ جاں بحق ہوگیا۔ تو آپؑ نے باقی دو کو اس کی دیت کا ضامن قرار دیا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۴

اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی شخص کسی شیر کے شکار کے لئے گہرا گڑھا کھودے اور پھر اس میں گر جائے اور وہ دوسرے شخص کو پکڑے اور دوسرا تیسرے کو اور تیسرا چوتھے کو اور پھر شیر سب کو چیر پھاڑ دے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کچھ لوگوں نے یمن میں شیر (کا شکار کرنے کیلئے) گڑھا کھودا۔ (اور وہ اس میں گر گیا) اور جب اسے دیکھنے کے لئے لوگوں کا اژدحام ہوگیا تو ایک شخص اس میں گر گیا اس نے دوسرے کو پکڑا (اس کا سہارا لیا) اور دوسرے نے تیسرے کو اور تیسرے نے چوتھے کو اور شیر نے سب کو زخمی کر دیا۔ بعد ازاں ان میں سے ایک شیر کے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مر گیا۔ اور بعض کو باہر نکالا گیا اور وہ بھی مر گیا۔ پس لوگوں نے ان کی وجہ سے آپس میں لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ تلواریں نکال لیں۔ حضرت امیرؑ علیہ السلام نے فرمایا: آؤ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ پس آپ نے ان کا اس طرح فیصلہ کیا کہ پہلے کے لئے دیت کی ایک چوتھائی ہے اور دوسرے کے لئے دیت کا ایک ثلث اور تیسرے کے لئے نصف دیت اور چوتھے کے لئے پوری دیت ہے۔ اور یہ دیات ان قبیلوں پر لازم قرار دیں جن کے اژدحام کی وجہ سے وہ گڑھے میں گرے تھے۔ پس اس فیصلہ پر کچھ لوگ راضی ہوگئے اور بعض ناراض۔ اور جب وہ فیصلہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے حضرت امیر علیہ السلام کے فیصلے کو نافذ العمل قرار دیا۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۵

جب کوئی آدمی کسی شخص کو دھکا دے کر دوسرے آدمی پر گرائے اور وہ دونوں قتل ہو جائیں تو یہ دونوں کی دیت کا ضامن ہوگا اور یہی حکم اس صورت کا ہے کہ جب وہ ایک کو قتل کرے اور اگر کوئی شخص کسی پر بلا اختیار گر جائے (اور دوسرا مر جائے) تو یہ ضامن نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص (اتفاقاً) ایک دوسرے شخص پر گر پڑا جس سے دوسرا شخص ہلاک

ہوگیا تو؟ فرمایا: اس (گرنے والے) پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسنادِ خود عبیداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں (کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ) ایک شخص نے ایک آدمی کو دھکا دے کر دوسرے پر گرایا جس سے وہ دوسرا شخص ہلاک ہوگیا تو؟ فرمایا: یہ گرنے والا مقتول کی دیت اس کے اولیاء کو ادا کرے گا اور پھر وہ دھکا دینے والے کی طرف رجوع کرکے اس سے وصول کرے گا۔ اور اگر اس شخص کا کچھ نقصان ہوا جس کو دھکا دیا گیا تھا تو اس کی تلافی بھی دھکا دینے والا کرے گا۔ (ایضاً)

باب ۶

اپنے دفاع میں چور وغیرہ کا قاتل ضامن نہیں ہے اور ضمانت کے چند احکام۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم چور پر قابو پالو تو اسے قتل کرنے میں جلدی کرو۔ اور میں تمہارے ساتھ اس کے خون بہانے میں شریک ہوں۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ننگی تلوار لے کر نکلے اس کا خون ہدر ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب الجہاد اور باب حد المحارب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷

جب کوئی لڑکی کسی دوسری لڑکی پر سوار ہو اور کوئی تیسری لڑکی پہلی لڑکی کو لکڑی وغیرہ مار کر اسے ڈرائے اور وہ بلا اختیار اس طرح جست لگائے کہ اس کی پشت پر سوار لڑکی گر کر مر جائے تو اس کی آدھی دیت ڈرانے والی پر ہوگی اور آدھی اس پر جس پر وہ سوار تھی اور اگر یہ سواری بے مقصد تھی تو پھر اس ہلاک ہونے والی لڑکی کی ایک ثلث ساقط ہوگی اور دو ثلث ان دونوں پر لازم الاداء ہوگی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اصبغ بن نُباتہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام

کی خدمت میں ایک قضیہ یوں پیش کیا گیا کہ ایک لڑکی دوسری لڑکی کی پشت پر سوار ہوئی۔ اور ایک تیسری لڑکی نے پہلی لڑکی کو کوئی لکڑی وغیرہ ماری اور اس نے بلا اختیار اس طرح جست لگائی کہ اس پر سوار لڑکی گر کر مرگئی۔ آپ نے اس کا فیصلہ یوں فرمایا کہ اس مرنے والی لڑکی کی نصف دیت ڈرانے والی پر ہے اور نصف اس پر جس پر وہ سوار تھی۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں حضرت امیر علیہ السلام یمن میں تھے تو ان کی بارگاہ میں ایک قضیہ پیش کیا گیا کہ ایک لڑکی نے بلا مقصد دوسری لڑکی کو اپنے کاندھے پر سوار کیا۔ اور ایک لڑکی نے آکر اس سوار لڑکی کو چٹکی لی۔ اور وہ اس زور سے گری کہ اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ آپ نے اس کا یوں فیصلہ کیا کہ اس کی دیت کا ایک ثلث ساقط کر دیا۔ اور باقی دو ثلث پہلی اور تیسری لڑکی پر واجب قرار دیئے جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت امام علی علیہ السلام کے اس فیصلہ کی اطلاع ملی تو آپؐ نے اسے نافذ قرار دیا۔

(الارشاد، المقنعہ)

باب ۸

جو شخص اپنی ملکیت میں (ضرورت کے تحت) کنواں کھودے اور اس میں گر کر کوئی شخص مر جائے تو یہ ضامن نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ یہ کنواں کسی شارع عام پر کھودے یا کسی اور کی ملکیت میں کھودے تو پھر ضامن ہوگا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے کسی اور کی ملکیت میں کنواں کھودا اور پھر وہاں سے کوئی شخص گزرا جو اس میں گر گیا تو؟ فرمایا: وہ (اس کے نقصان کا) ضامن ہے کیونکہ جو کسی غیر کی ملکیت میں کنواں کھودے وہ ضامن ہوتا ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود ابوالصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کسی شارع عام پر (کنواں یا گڑھا وغیرہ کھود کر) گزرنے والوں کو ضرر پہنچائے وہ اس کا ضامن ہے۔

(التہذیب، الفروع، الفقیہ)

۳۔ نیز باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص اپنے گھر میں یا اپنی ملکیت میں (ضرورت کے تحت) کنواں کھودتا ہے تو؟ فرمایا: جو

شخص اپنی ملکیت میں کنواں کھودے تو اس پر کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اور جو کوئی کسی شارع عام پر یا کسی غیر کی ملکیت میں کھودے تو وہ اس میں گرنے والے کا ضامن ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

جو کوئی راستہ پر کوئی ایسی چیز رکھے جو ضرر پہنچائے تو وہ ہر اس چیز کا ضامن ہوگا جو اس کی وجہ سے تلف ہوگی۔ نیز سوار اور پیادہ کے چلنے کا مقام۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی ایسی چیز راستہ پر رکھ دی جائے (جو ضرر رساں ہے) پس جب سواری وہاں سے گزرے تو بدک جائے جس کی وجہ سے سوار زخمی ہو جائے تو؟ فرمایا: ہر وہ چیز جو مسلمانوں کے راستہ کو ضرر و زیاں پہنچائے تو اس کا رکھنے والا اس کی وجہ سے پہنچنے والے ضرر کا ضامن ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن سوید سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب ہمارے قائم آل محمدؐ قیام کریں گے تو حکم دیں گے کہ اے سوارو! تم راستہ کے وسط میں چلو۔ اور اے پیادہ چلنے والو! تم راستے کی دائیں بائیں جانب چلو۔ پس جو سوار راستہ کے کسی ایک طرف چلے گا اور کسی کو کوئی عیب اور نقص لگائے گا تو ہم اس کی دیت اس پر لازم قرار دیں گے اور جو پیدل چلنے والا راستہ کے وسط میں چلے گا اور اسے کوئی عیب لگ جائے گا تو اس کی کوئی دیت نہیں ہوگی۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

جو شخص اپنے سر پر کوئی (بھاری) چیز اٹھائے اور اس کی وجہ سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہوگا خواہ وہ کسی کی جان ہو یا کوئی اور چیز؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود داؤد بن سرحان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے سر پر کوئی (بھاری بھرکم) چیز اٹھائی اور وہ کسی انسان کو لگی اور وہ مر گیا۔ یا اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا۔ فرمایا: وہ اس (نقصان وزیاں) کا ضامن ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

جو شخص اپنے گھر کا پرنالہ یا پاخانہ وغیرہ کا راستہ باہر کی طرف نکالے تو جو چیز اس کی وجہ سے تلف ہوگی وہ اس کا ضامن ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص باہر (راستہ کی طرف) پرنالہ لگائے، یا پاخانہ بنوائے یا کوئی میخ ٹھونکے یا کوئی جانور باندھے یا مسلمانوں کے راستہ میں کوئی گڑھا کھودے اور کوئی چیز اس سے ٹکرائے اور وہ ہلاک ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۲

اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی کسی غلام کو مزدوری کیلئے لائے یا کسی غلام کو مانگ کر کام کے لئے لائے یا آزاد بچے کو لائے اور وہ کوئی چیز خراب کر دیں؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ اور ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس کا ایک غلام تھا اور اس سے ایک رنگساز وغیرہ نے مزدوری کے لئے لیا۔ یہ فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ کوئی چیز تلف کرے یا بھاگ جائے تو اس کا آقا اس کا ضامن ہے۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود وھب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مملوک غلام کو اس کے مالک سے مانگ کر کام کے لئے لے جائے اور اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہے اور جو کسی آزاد مگر چھوٹے بچہ کو مانگ کر کام کے لئے لے جائے اور اسے کوئی عیب لگ جائے تو وہ (لے جانے والا) ضامن ہے۔ (الفروع، قرب الاسناد)

باب ۱۳

آزاد چھوڑے ہوئے جانور کا مالک اس کے نقصان کا ضامن نہیں ہے البتہ اس کا سوار اس نقصان کا ضامن ہوگا جو جاتے وقت یا آتے وقت اگلے یا پچھلے پاؤں سے کسی کو پہنچائے گا اور یہی حکم اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے آدمی کا ہے کہ وہ اس کے اگلے پچھلے پاؤں سے پہنچنے والے نقصان وزیاں کا ضامن ہوگا۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی چار پایہ جب تک آزادانہ طور پر کھلا ہوا ہے تو اس کا مالک اس کی کسی جنایت کا ضامن نہیں ہے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ نیز باسنادخود علا بن فضیل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص سواری پر سوار ہو کر مسلمانوں کے راستہ سے گزر رہا ہے اور اس کی سواری اپنے پچھلے پاؤں سے کوئی نقصان کرتی ہے تو؟ فرمایا: اس پر کچھ (ضمانت) نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر وہ اپنے اگلے پاؤں سے کچھ نقصان کرے تو وہ اس کا ضامن ہے۔ اور جب وہ کھڑا ہو تو پھر وہ اس کے اگلے اور پچھلے پاؤں سے پہنچنے والے نقصان کا ضامن ہے۔ اور اگر وہ (سواری کے جانور) کو پیچھے سے ہانک رہا ہو تو پھر وہ اس کے اگلے اور پچھلے پاؤں سے پہنچنے والے نقصان کا ضامن ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ نیز باسنادخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے (سواری کے) سوار، پیشرو اور پس رو کو (اس کے نقصان کا) ضامن قرار دیا (پھر وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: سواری اپنے پچھلے پاؤں سے جو نقصان کرے اس کا ضامن سائق (ہانکنے والا) ہے اور جو نقصان اگلے پاؤں سے کرے اس کا ضامن قائد (پیش رو) اور سوار ہے۔ (کتب اربعہ)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود اسماعیل بن ابوزیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء واجداد کے سلسلۂ سند سے حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی اونٹ یا سواری کا کوئی جانور اٹھانے کے قابل ہو جائے تو پھر اس کا سوار اس کے نقصان کا ضامن ہے۔ (التہذیب)

۵۔ نیز باسنادخود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام سواری کے سوار کو اس نقصان کا ضامن قرار دیتے تھے جو وہ (کھڑی ہوئی حالت میں) اپنے اگلے یا پچھلے پاؤں سے کرے اور وہ نقصان جو وہ (چلتے وقت) اپنے پچھلے پاؤں سے کرے

اس کا اسے ضامن نہیں ٹھہراتے تھے۔ مگر یہ کہ کوئی انسان اسے مارے (اور وہ بدک کر کوئی نقصان کرے کہ اس کا ضامن وہ انسان ہے)۔ (ایضاً)

۶۔ نیز باسنادِ خود سفیان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص سواری پر سوار ہے اور کہیں سے گزرتا ہے اور اس کی سواری اپنے پچھلے پاؤں سے کوئی نقصان کرتی ہے؟ فرمایا: وہ اس کے پچھلے پاؤں کے نقصان کا ضامن نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اس کے پچھلی جانب ہیں۔ ہاں البتہ وہ اس کے اگلے پاؤں کے نقصان کا ضامن ہے۔ اور اگر وہ کسی جانور کو آگے کی طرف سے کھینچ رہا ہے تو وہ بھی اس کے اگلے پاؤں کے نقصان کا ضامن ہے۔ کیونکہ اس کے اگلے پاؤں اس کے کنٹرول میں ہیں۔ (التہذیب، الاستبصار)

باب ۱۴

مست اونٹ کا مالک اس کی جنایت کا ضامن ہے ہاں البتہ پہلی بار کی جنایت (لاعلمی کی وجہ سے) معاف ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک بخاتی اونٹ مست ہو گیا اور گھر سے باہر نکلا اور ایک آدمی کو قتل کر دیا اور مقتول کا بھائی آیا اور اس نے تلوار سے اس اونٹ کا کام تمام کر دیا تو؟ فرمایا: اونٹ والا اس شخص کی دیت کا ضامن ہے۔ اور وہ اس دیت میں سے اپنے اونٹ کی قیمت منہا کر لے گا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسنادِ خود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا طریقہ کار یہ تھا کہ جب کوئی اونٹ مست ہو جاتا تھا تو آپ (اس کے نقصان کا) اس کے مالک کو پہلی بار (مالک کی لاعلمی کی وجہ سے) ضامن نہیں ٹھہراتے تھے۔ ہاں البتہ جب دوسری بار ایسا کرتا تھا تو پھر وہ اسے ضامن قرار دیتے تھے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۱۵

جو کسی سواری کو اس کے سوار سمیت بھگائے تو وہ اس نقصان کا ضامن ہوگا جو اس وجہ سے انہیں پہنچے گا۔ اور یہی حکم اس صورت کا ہے کہ جب دیوار پر بیٹھے ہوئے کو کوئی ڈرائے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

آپؑ سے ایک حدیث کے ضمن میں پوچھا گیا کہ ایک شخص دوسرے شخص کو بھگاتا ہے اور وہ زخمی ہو جاتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص اس کی سواری کو زخمی کر دیتا ہے۔ فرمایا: ایسا کرنے والے اس نقصان کے ضامن ہیں۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی شخص دیوار پر بیٹھے ہوئے کسی شخص کو ڈرائے یا کسی سوار کو بھگائے اور وہ گر کر مر جائے تو وہ اس کی دیت کا ضامن ہے اور اگر اس کا کوئی عضو ٹوٹ جائے تو وہ اس ٹوٹے ہوئے عضو کی دیت کا ضامن ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۶

اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی شخص اپنے غلام کو یا کسی یتیم کو کسی سواری پر سوار کرے (اور پھر وہ سواری کوئی نقصان کرے؟)۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود علی بن رئاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے غلام کو کسی سواری پر سوار کیا اور پھر اس سواری نے کسی آدمی کو روند ڈالا۔ فرمایا: اس کا تاوان (دیت) اس کے آقا پر ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود لیث مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک یتیم لڑکے کو کرایہ پر لئے ہوئے گھوڑے پر سوار کیا اور اس لڑکے کی یہی بات گزر اوقات کا موجب ہے۔ چنانچہ اسے دوڑ کے میدان میں ڈالا۔ پس اس کے گھوڑے نے ایک شخص کو ایسی ٹکر ماری کہ وہ مر گیا۔ تو اس کی دیت کس پر ہوگی؟ فرمایا: گھوڑے کے مالک پر ہوگی۔ پھر راوی نے عرض کیا کہ اگر وہ گھوڑا اس لڑکے کو گرا کر مار ڈالے تو؟ فرمایا: گھوڑے کے مالک پر کچھ نہیں ہے۔ (التہذیب)

باب ۱۷

جو شخص کسی کے گھر میں دن کے وقت صاحب خانہ کی اجازت سے داخل ہو اور اسے کتا کاٹ لے تو وہ ضامن ہے اور اگر اجازت کے بغیر داخل ہو تو پھر وہ ضامن نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی کسی شخص کے گھر میں داخل ہوا۔ اور اس پر کتے نے حملہ کر دیا اور کاٹ لیا تو؟ فرمایا: اگر اسے بلوایا گیا تھا (یعنی صاحب خانہ کی اجازت سے آیا تھا) تو پھر اس کے زخم کی دیت مالک پر ہے۔ اور اگر اسے بلوایا نہیں گیا تھا (یعنی بے اجازت اندر داخل ہوا تھا) تو پھر ان پر کچھ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زید بن علی سے اور وہ اپنے آباءؑ کے توسط سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی کا کتا دن کے وقت (گھر سے باہر) کسی کو کاٹتا تھا تو آپؑ اس کے مالک کو ضامن ٹھہراتے تھے اور اگر رات کے وقت کاٹتا تھا تو پھر اسے ضامن نہیں ٹھہراتے تھے۔ (پھر فرمایا) جب تم کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت سے داخل ہو اور پھر تمہیں ان کا کتا کاٹے تو وہ ضامن ہیں اور اگر اجازت کے بغیر داخل ہو تو پھر وہ ضامن نہیں ہیں۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۸

اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی بچہ کسی گھر میں داخل ہو اور پھر کنویں میں گر جائے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک نوخیز لڑکا کسی کے گھر میں داخل ہوا اور (وہاں موجود) ان کے کنویں میں گر گیا آیا گھر والے اس کے ضامن ہیں؟ فرمایا: نہیں وہ اس کے ضامن نہیں ہیں۔ ہاں البتہ اگر وہ متہم ہوں (کہ وہ ایسا کیا کرتے ہیں یا اب انہوں نے ایسا کیا ہے) تو پھر وہ ضامن ہوں گے۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب قسامہ واقع ہو چکا ہو۔

باب ۱۹

اس صورت حال کا حکم کہ جب ایک جانور دوسرے جانور پر جنایت کاری کرے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مصعب بن سلام تمیمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں (کسی کے) ایک بیل نے (کسی کے) ایک گدھے کو قتل کر دیا۔ اور جب یہ معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؐ چند لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے جن میں جناب ابوبکر و عمر بھی شامل تھے تو آپؐ نے ابوبکر

صاحب سے فرمایا کہ تم ان کا فیصلہ کرو! انہوں نے کہا: یا رسول اللہؐ! ایک جانور نے دوسرے جانور کو مارا ہے لہٰذا ان دونوں پر کچھ نہیں ہے۔ (آپؐ نے اس فیصلے کو ناپسند فرماتے ہوئے) جناب عمر سے فرمایا کہ تم فیصلہ کرو۔ تو انہوں نے بھی وہی بات کی جو ابوبکر صاحب نے کی تھی۔ تب آپؐ نے حضرت امام علی علیہ السلام سے فرمایا کہ آپؑ ان کا فیصلہ کیجئے! آپؑ نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہؐ! فیصلہ یہ ہے کہ اگر بیل گدھے کی آرام گاہ میں داخل ہوا ہے اور اسے مارا ہے تو پھر بیل کا مالک ضامن ہے اور اگر گدھا بیل کی آرام گاہ میں داخل ہوا ہے اور پھر بیل نے اسے مارا ہے تو بیل کے مالکوں پر کچھ نہیں ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کا یہ جواب سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے فرمایا: ہر قسم کی تعریف اس خدا کے لئے ہے کہ جس نے میرے اہل بیتؑ میں سے اپنا آدمی بنایا ہے جو نبیوں والے فیصلے کرتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۲۰

جب سواری یا بار برداری کے جانور کو مالک نے مضبوطی سے باندھ رکھا ہو اور وہ کسی کوتاہی کے بغیر چھوٹ جائے اور کسی انسان کو مار ڈالے تو اس کا مالک ضامن نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام علی علیہ السلام کو (حاکم بنا کر) یمن بھیجا تو وہاں ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک یمنی کا گھوڑا چھوٹ گیا اور اس نے دوڑنا شروع کر دیا۔ اور اسی حالت میں وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرا اور اسے پاؤں مار کر قتل کر ڈالا۔ چنانچہ مقتول کے آدمی گھوڑے کے مالک کو پکڑ کر حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں لائے۔ اور مالک نے دو گواہ پیش کئے کہ اس نے گھوڑے کو (تھان پر) باندھا ہوا تھا۔ مگر وہ اتفاقاً چھوٹ گیا اور پاؤں مار کر اس آدمی کو مار ڈالا۔ تو حضرت امیر علیہ السلام نے اس خون کو ہدر قرار دیا۔ وہ لوگ مدینہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت امام علیؑ علیہ السلام کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہم پر زیادتی کی ہے کہ ہمارے آدمی کے خون کو ہدر قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: نہ علی ظالم ہیں اور نہ ہی وہ ظلم کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ میرے بعد میرے ولی علی ہیں اور حکم انہی کا نافذ ہے اور قول انہی کا ہے اور ان کے حکم، ان کے قول اور ان کی ولایت کا جو منکر ہے وہ کافر ہے۔ (الفروع، التہذیب، الامالی)

باب ۲۱

اس صورت حال کا حکم جب کوئی عورت اپنے کسی دوست کو گھر میں داخل کرے (اور جب شوہر کو پتہ چلے تو) وہ اس شخص کو قتل کر دے اور عورت شوہر کو قتل کر دے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور زفاف کی رات اس عورت نے اپنے کسی دوست کو حجلہ عروسی میں داخل کر لیا۔ پس جب شوہر اپنی اس بیوی سے مباشرت کرنے لگا تو عورت کے دوست نے شوہر پر حملہ کر دیا اور دونوں آپس میں بھڑ گئے۔ پس شوہر نے اس شخص کو قتل کر دیا۔ اس وقت وہ عورت اٹھی اور کوئی چیز مار کر شوہر کو قتل کر دیا۔ تو؟ فرمایا: پہلے تو عورت اپنے دوست کی دیت کی ضامن ہوگی اور بعد ازاں اپنے شوہر کو قتل کرنے کی وجہ سے قصاص میں قتل کی جائے گی۔ (الفقیہ)

باب ۲۲

جب کوئی عورت (غلط طور پر) منت مانے کہ اس کی ناک میں نکیل ڈال کر اسے کھینچا جائے گا تو اگر اس کی ناک چیری جائے تو جانور کا مالک ضامن نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت نے منت مانی کہ اس کے ناک میں نکیل ڈال کر اسے کھینچا جائے گا۔ پس اس طرح کرنے سے اونٹ نے اسے ٹھوکر ماری جس سے اس کی ناک چیری گئی پس وہ عورت اونٹ کے مالک سے جھگڑتی ہوئی حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جناب امیر علیہ السلام نے اس کے دعویٰ کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ تو نے خود اس قسم کی (غلط) منت مانی تھی (جس کا یہ نتیجہ نکلا)۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۲۳

جو شخص لوگوں کے مجمع میں قتل ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی اور پل والا ضامن نہیں ہوتا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن یا عرفہ کے دن یا کسی پل پر قتل ہو جائے اور پتہ نہ چل سکے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن زرارہ سے اور ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پلوں کے بارے میں سوال کیا کہ آیا ان کے مالک (وہاں پر ہونے والے نقصان کے) ضامن ہوتے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ از ابواب دعوائے قتل میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۴

انسانوں کا علاج کرنے والا (طبیب) اور جانوروں کا علاج کرنے والا (بیطار) ضامن ہیں جب تک مالک سے (انسان یا حیوان کی موت کی صورت میں) پیشگی برأت حاصل نہ کرلیں۔ اور یہی حکم ختنہ کرنے والے کا ہے اور جھوٹا گواہ ضامن ہوتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص انسانوں کا علاج کرے یا حیوانوں کا اسے چاہئے کہ مریض کے ولی سے پہلے برأت حاصل کرلے (کہ بیمار کی موت کی صورت میں وہ ضامن نہیں ہوگا) ورنہ وہ ضامن ہوگا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام اس ختنہ کرنے والے کو جس نے بچہ کا حشفہ کاٹ دیا تھا ضامن ٹھہرایا تھا۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ از قصاص طرف میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۵

ان دو گھوڑ سواروں کا حکم جبکہ آپس میں ٹکرائیں اور ان میں سے ایک ہلاک ہو جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود موسیٰ بن ابراہیم مروزی سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ان دو گھوڑوں کے بارے میں جو آپس میں ٹکرائے تھے اور

ان میں سے ایک مرگیا تھا۔ یوں فیصلہ فرمایا تھا کہ زندہ کو مردہ کی دیت کا ضامن قرار دیا تھا۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۲۶

خنزیر کے قاتل اور چنگ ورباب کے توڑنے والے کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسا آدمی پیش کیا گیا جس نے (کسی نصرانی کے) خنزیر کو مارا تھا۔ تو آپؑ نے اسے اس کی (قیمت کا) ضامن قرار دیا۔ اور ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جس نے چنگ ورباب کو توڑا تھا تو آپؑ نے اسے بری قرار دیا۔ (التہذیب، الفروع)

باب ۲۷

خچر کے مارنے کی دیت کا تذکرہ۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوالجارود سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر کو کسی چیز سے منع نہیں کرتے تھے۔ بنی مدلج کے ایک شخص کے مرکنڈوں میں وہ خچر گھس گیا اور اس نے اسے ایک ایسا تیر مارا جس سے وہ مرگیا۔ حضرت امام علی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: بخدا تو یہاں سے اس وقت تک کہیں نہیں جاسکتا جب تک اس کی دیت ادا نہ کرے۔ چنانچہ اس نے اس کی دیت ۴۰۰ سو درہم ادا کی۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب نے اس دیت (چار سو درہم) کو اس خچر کی قیمت پر محمول کیا ہے اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۵ و ۲۶ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۸

اس شخص کا حکم جو کسی مدد کے طلب گار کی فریادرسی کیلئے جائے اور راستہ میں کوئی جنایت کرے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن سلیمان اور یونس بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جسے ایک قوم نے مدد کے لئے پکارا تا کہ وہ اس کو غارت گر گروہ سے چھڑائے۔ جو ان کے مال کو لوٹنا اور ان کی عورتوں کو قید کرنا چاہتا تھا۔ پس وہ

شخص رات کے وقت ہتھیار اٹھائے دوڑتا ہوا ان کی جانب رواں دواں تھا تا کہ اس کی فریاد رسی کرے کہ اسی اثنا میں وہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا جو ایک کنویں کے کنارے کھڑا تھا اور اس سے پانی نکال رہا تھا تو اس نے بلا ارادہ اور بلا علم اس کو دھکا دیا اور وہ کنویں میں گر کر مر گیا۔ اور وہ شخص بدستور دوڑتا ہوا اس قوم کے پاس پہنچا جس نے اسے مدد کے لئے پکارا تھا۔ اور اس کے مال وعزت کو جا کر غارت گروں سے چھڑایا اور جب واپس اپنے گھر لوٹا تو گھر والوں نے اس سے کہا کہ تجھے کچھ معلوم ہے کہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا کہ لوٹنے والے واپس چلے گئے اور فریاد کرنے والے بچ گئے۔ گھر والوں نے اسے بتایا کہ فلاں بن فلاں کنویں میں گر کر مر گیا ہے اس پر اس نے کہا: بخدا اسے میں نے کنویں میں گرایا ہے۔ انہوں نے کہا: وہ کس طرح؟ اس نے کہا کہ جب میں اسلحہ لے کر رات کی تاریکی میں اس مدد طلب قوم کی امداد کے لئے دوڑتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے غارت گروں کی زیادتی سے بچاؤں تو دیکھا کہ یہ شخص کنویں کے کنارے پانی بھر رہا تھا تو میں نے اسے راستہ سے ہٹاتے ہوئے دھکا دیا اور وہ کنویں میں گر کر مر گیا۔ (ہم نے پوچھا کہ) اس مرنے والے کی دیت کس پر ہے؟ فرمایا: اس کی دیت اس قوم پر ہے جس نے اس شخص کو پکارا تھا اور وہ اسے اور اس کے مال و ناموس کو چھڑانے کے لئے دوڑتا ہوا جا رہا تھا۔ اور اگر یہ شخص اجرت لے کر ایسا کرنے گیا ہوتا تو پھر مرنے والے کی دیت اس پر اور اس کی عاقلہ پر ہوتی۔ اور یہ اس لئے ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤدؑ کے پاس ایک بوڑھی عورت ہوا کے خلاف مقدمہ لے کر حاضر ہوئی اور کہا: یا نبی اللہؑ! میں اپنے کوٹھے کی چھت پر سوئی ہوئی تھی کہ تیز ہوا چلی اور اس نے مجھے چھت سے نیچے گرا دیا۔ اور میرا بازو ٹوٹ گیا۔ لہٰذا ہوا کے خلاف فیصلہ کیجئے! پس جناب سلیمانؑ نے ہوا کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ تجھے اس عورت کے ساتھ یہ کاروائی کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ہوا نے عرض کیا: ہاں یا نبی اللہؑ! مجھے رب العزت نے بھیجا تھا کہ میں بنی فلاں کی کشتی کو غرق ہونے سے بچاؤں جبکہ وہ غرق ہونے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ پس جلدی میں اس غرض کے لئے روانہ ہوئی پس جب اس عورت کے پاس سے گزری جو اپنی چھت پر سوئی ہوئی تھی تو میں بلا ارادہ اس سے ٹکرائی اور وہ چھت سے نیچے گر گئی اور اس کا بازو ٹوٹ گیا۔ اس پر جناب سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! میں ہوا کے خلاف کیا فیصلہ کروں؟ ارشاد قدرت ہوا: اس کے بازو کی دیت اس کشتی کے مالکوں پر قرار دو جن کی کشتی کو چھڑانے کے لئے ہوا جا رہی تھی۔ کیونکہ میرے نزدیک عالمین میں سے کوئی بھی ظلم نہیں کر سکتا۔

(الفروع، المحاسن، التہذیب)

باب ۲۹

دایہ کے بچہ کے ضامن ہونے کا حکم؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی قوم کی کوئی دایہ سوئی ہوئی حالت میں کسی بچہ کو قتل کر دے۔ تو اگر وہ عزت و افتخار کی خاطر دایہ گیری کرتی ہے۔ تو اس بچہ کی دیت اپنے مال سے ادا کرے گی اور اگر فقر و فاقہ کی وجہ سے کرتی ہے تو پھر اس کی عاقلہ دیت ادا کرے گی۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے بچہ کے لئے اجرت پر ایک دایہ رکھی اور بچہ اس کے حوالے کیا۔ اور وہ بچہ کو لے کر کئی سال تک غائب رہی اور پھر ایک بچہ لے کر آئی اور گمان کیا کہ وہ اسے نہیں پہچانتی اور اس کے گھر والوں نے بھی کہا کہ وہ اسے نہیں پہچانتے (کہ یہ وہی بچہ ہے) تو؟ فرمایا: انہیں انکار کرنے کا کوئی حق نہیں ہے دایہ امین ہوتی ہے۔ لہٰذا ان کو چاہئے کہ وہ بچہ کو قبول کریں۔ (التہذیب، الفقیہ)

۳۔ نیز باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنے بچہ کے لئے اجرت پر دایہ لی اور بچہ اس کے حوالے کیا جو اس کے پاس رہا۔ اور پھر اس دایہ نے ایک اور دایہ اجرت پر لی اور بچہ اس کے حوالے کیا۔ اور وہ بچہ کو لے کر غائب ہوگئی اب معلوم نہیں ہے کہ اس نے بچہ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ فرمایا: (پہلی دایہ پر) کامل دیت واجب ہے۔

(التہذیب، الفقیہ)

باب ۳۰

اس شخص کا حکم جو کسی حاملہ عورت کو ڈرائے اور وہ حمل کو گرا دے اور بچہ مر جائے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت کے پاس لوگ آتے جاتے تھے اور جب عمر کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے اس کے پاس آدمی بھیجا جس نے اسے ڈرایا دھمکایا۔ اور حکم دیا کہ اسے ان کے پاس لایا جائے جس سے وہ عورت گھبرا گئی۔ اور (چونکہ وہ حاملہ تھی اس لئے اسے) درد زہ شروع ہوگیا۔ لہٰذا اس نے ایک بچہ کو جنم دیا۔ اور بچہ نے آواز بلند کی

اور پھر مر گیا۔ لہٰذا جب عمر کو عورت کے ڈرنے اور حمل کے ساقط ہونے اور بچہ کے مر جانے کی عمر کو اطلاع ملی تو وہ بہت گھبرایا۔ چنانچہ اس کے بعض ہمنشینوں نے اس سے کہا کہ اے امیر! آپ پر کچھ نہیں ہے۔ عمر نے کہا: حضرت علی علیہ السلام سے دریافت کرو۔ آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم نے اجتہاد کیا ہے تو غلط کیا ہے۔ اور اگر اپنی رائے دی ہے تو خطا کی ہے! پھر فرمایا: تم پر بچہ کی دیت لازم ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ یہی روایت ارشاد شیخ مفیدؒ میں بھی مذکور ہے مگر اس میں دیت عاقلہ پر واجب الاداء قرار دی گئی ہے کیونکہ یہ قتل خطا ہے۔ (الارشاد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ پہلی روایت میں بھی دیت کا وجوب عاقلہ پر محمول کرنا چاہیئے تاکہ دونوں حدیثوں کا مضمون متحد ہو جائے۔

باب ۳۱

اس صورت کا حکم کہ جب میاں بیوی ایک دوسرے پر سختی کریں جس کی وجہ سے وہ مر جائیں یا ایک دوسرے پر کوئی جنایت کریں؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شوہر نے اس قدر اپنی بیوی کے ساتھ سختی کی کہ اسے گمان ہوا کہ وہ مر گئی ہے! فرمایا: اس پر کامل دیت واجب ہے مگر اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود زید سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی سے وطی فی الدبر کی اور اس قدر اصرار کیا کہ وہ مر گئی۔ فرمایا: اس پر اس کی پوری دیت واجب ہے۔ (التہذیب)

۳۔ نیز باسناد خود حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب مرد اپنی بیوی سے مباشرت کرے اور اس کی وجہ سے عورت میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو اس کی وجہ سے مرد سے قصاص نہیں لیا جاتا۔ البتہ اس عیب کا تاوان (دیت) اس پر لازم ہے۔ اور آپ نے اس عورت کے بارے میں جس سے اس کے شوہر نے مباشرت کر کے اسے عقل کی بیماری پیدا کر دی تھی۔ یہ فیصلہ کیا تھا کہ شوہر پر اس کی آدھی دیت یعنی دو سو پچاس دینار واجب الاداء قرار دیئے تھے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

ہیں کہ آپؑ سے سوال کیا گیا کہ مرد نے اپنی عورت پر یا عورت نے اپنے شوہر پر سختی کی جس سے وہ دوسرا قتل ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ دونوں پر کچھ نہیں ہے جبکہ دونوں امین ہوں کیونکہ ان کا قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور اگر متہم ہوں تو پھر خدا کے نام کی قسم کھائیں گے کہ ان کا ارادۂ قتل نہیں تھا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ نے اس روایت کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ یہاں قصاص نہیں ہے (مگر دیت ضرور لازم ہے۔ اور تہمت کی صورت میں قسم کھانے سے قصاص تو ختم ہو جائے گا۔ مگر دیت بہر حال لازم الاداء ہوگی۔ اور اس قسم کے مقامات پر قسامہ پر دلالت کرنے والی حدیثیں بھی گزر چکی ہیں۔

باب ۳۲

کنویں، چوپایہ اور معدن (کان) کی جنایت کا بیان؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ایک نوجوان کسی قوم کے گھر میں داخل ہوا اور ان کے کنویں میں گر کر مر گیا۔ فرمایا: اگر وہ لوگ متہم ہوں تو پھر وہ لوگ ضامن ہیں۔ (الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: کنویں (کا مقتول) ہدر ہے، چوپایہ کا مارا ہوا ہدر ہے اور جو معدن میں مر جائے وہ بھی ہدر (رائیگان) ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: چوپاؤں کے مالک ان کے کسی کام کا تاوان ادا نہیں کرتے۔ (التہذیب، الفقیہ، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ و ۲۰ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۳

ناصبی کی ضمانت اور اس کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو عاصم سجستانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن نجاشی کے ساتھ ایک محمل میں دوسری جانب سوار ہوا جو کہ زیدی عقیدہ کا حامل تھا۔ (یہاں تک کہ کہا) کہ وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں داخل ہوا اور عرض کیا کہ میں نے سات ایسے آدمی قتل کیے ہیں جو حضرت امیر علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے۔ (ناصبی و خارجی تھے)۔ جب میں نے عبداللہ بن حسن سے اس بارے میں

پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تو دنیا وآخرت میں ان کے خون میں ماخوذ ہے...... (یہاں تک کہ) کہا کہ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ ہر آدمی کے عوض بمقام منیٰ ایک دنبہ کی قربانی دے کیونکہ تو نے امام کی پیشگی اجازت کے بغیر ایسا کیا ہے اور اگر امام سے اجازت لے کر ایسا کرتا تو پھر دنیا وآخرت میں تجھ پر کچھ بھی نہ ہوتا۔

(الفروع، التہذیب)

باب ۳۴

اس صورت حال کا حکم کہ جب قاتل اسلام لائے یا غیر مؤمن مستبصر (مؤمن) ہو جائے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اوائل عمری میں اپنے قبیلہ کے جوانوں کے ہمراہ بعض مقامات کی طرف نکلتا تھا۔ اور میں نے ایک بار وہاں ایک شخص کو عصا مار کر قتل کر دیا تو؟ امامؑ نے فرمایا: اس وقت تو اس امر (امامت) کی معرفت رکھتا تھا؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر تو تیری اس امر سے جہالت تیرے اس فعل سے بھی زیادہ سخت تھی۔[1] (مطلب یہ کہ جب وہ اب معاف ہو گئی ہے تو یہ بھی معاف ہی سمجھ لے)۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ شاید یہ حدیث اس بات پر محمول ہے کہ جسے قتل کیا تھا وہ کافر تھا۔ یا وہ مجہول الحال تھا ورنہ ایک مسلمان کا خون کبھی رائیگان نہیں جاسکتا۔

باب ۳۵

جو شخص کہیں کوئی جانور پائے اور اسے اس ارادہ سے پکڑے کہ اسے اس کے مالکوں تک پہنچائے گا اور وہ کسی قسم کی کوتاہی کے بغیر ہلاک ہو جائے تو یہ ضامن نہیں ہے

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص کے دو اونٹ بھاگ گئے اور ایک شخص کو مل گئے اور اس نے ان دونوں کو ایک رسی میں باندھ دیا۔ اور وہ رسی ایک اونٹ کے گلے میں پھنس گئی جس سے وہ ہلاک ہو گیا اور جب یہ معاملہ حضرت امام علی علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؑ نے اس پکڑنے والے کو ضامن نہیں ٹھہرایا اور فرمایا کہ اس کا ارادہ تو اصلاح کرنے کا تھا (کہ ان اونٹوں کو اس کے مالک تک پہنچائے گا)۔ (التہذیب)

---

[1] اس حدیث سے بظاہر یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اسلام کی طرح ایمان بھی پہلے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ جناب علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ میں کلام اصحاب میں اس پر مطلع نہیں ہوا واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۳۶

جو شخص رات کے وقت کسی کو گھر سے باہر بلائے وہ اس کے واپس لوٹانے کا ضامن ہے اور جو شخص قاتل کو حاکم سے چھڑا کر لے جائے اس پر واپس لوٹانا واجب ہے اور اگر نہ لوٹا سکے تو پھر دیت کی ادائیگی لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن میمون سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص رات کے وقت اپنے (دینی) بھائی کو گھر سے باہر بلائے تو وہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔(التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۷

جب کوئی شخص کسی سواری یا بار برداری کے جانور کو اپنے دفاع کی خاطر ڈانٹے اور وہ ہلاک ہو جائے یا کسی کو ہلاک کر دے تو وہ آدمی ضامن نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کو ایک گھڑ سوار آدمی نے ڈھانک لیا (اس پر حملہ کر دیا) اور چاہا کہ اسے ٹاپوں سے روند ڈالے کہ اس شخص نے سواری کو ڈانٹا اور وہ سوار کو لے کر بدکی اور سوار کو نیچے گرا دیا جس سے اسے چوٹ لگ گئی یا کچھ اور ہو گیا (مثلاً ہلاک ہو گیا) تو؟ فرمایا: اس شخص پر کچھ نہیں ہے کیونکہ اس نے اپنے بچاؤ کی خاطر ڈانٹا ہے لہٰذا اس آدمی کا نقصان ہدر ہے۔(التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۸

اس اندھے کا حکم جو پہلے قائد (کھینچنے والے) کا محتاج نہ تھا مگر اسے کسی نے ڈرایا اور خوف دلایا کہ اب وہ قائد کا محتاج ہو گیا؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ہارون مکفوف سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ابو ہارون مکفوف (نابینا) سے فرمایا: اے ابو ہارون! تم اس اندھے کے بارے میں کیا کہتے ہو جو پہلے بلا کسی قائد کے شہر میں گھوم پھر لیتا تھا۔ مگر اسے ایک شخص نے (زوردار) لہجہ میں آواز دی: او فلاں! تیرے آگے کنواں ہے! یہ سنتے ہی وہ وہاں رک گیا اور اس آواز دینے والے سے چمٹ گیا۔ اور کہا کہ میں پہلے سارے شہر میں قائد کے بغیر گھوم پھر سکتا تھا مگر اب وہ ایسا نہیں کر سکتا! فرمایا: اس آواز دینے والے پر لازم ہے کہ اس کے لئے قائد کا اہتمام کرے۔ بعد ازاں امام نے اپنے فرش کے نیچے سے اٹھا کر اسے چند دینار دیئے اور فرمایا کہ ان سے ایک قائد خرید لے۔ (التہذیب)

باب ۳۹

ایک اونٹ میں ان شریکوں کا حکم؟ جب ان میں سے کوئی ایک اس کا گھٹنا باندھے اور اس کا کوئی عضو ٹوٹ جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ان چار شخصوں کا فیصلہ جو ایک اونٹ میں باہم شریک تھے۔ مگر ان میں سے ایک نے اس کا گھٹنا باندھ دیا اور وہ اس کی وجہ سے گر گیا جس کی وجہ سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اور اس کے ساتھیوں نے اس گھٹنا باندھنے والے سے کہا تھا کہ تو تاوان ادا کر۔ یوں کیا تھا کہ اس شخص کے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم اس کا حصہ ادا کرو۔ کیونکہ اس نے تو (اپنی طرف سے) اپنا حصہ پکا کیا تھا۔ مگر اتفاق ایسا ہوا کہ ان کے ساتھ اس کا حصہ بھی تلف ہو گیا۔ (التہذیب، الفقیہ، المقنعہ)

باب ۴۰

چوپائے کا مالک اس نقصان کا ضامن نہیں ہے جو وہ دن کے وقت کرے ہاں البتہ وہ اس نقصان کا ضامن ہے جو وہ رات کے وقت کرے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ چوپاؤں کے دن کے وقت کیے ہوئے نقصان کا ان کے مالکوں کو ضامن نہیں ٹھہراتے تھے اور فرماتے تھے کہ صاحب زراعت کا فرض ہے کہ اپنی زراعت کی حفاظت کرے البتہ رات کے وقت چوپائے جو نقصان کرتے تھے آپ ان کے مالکوں کو اس کا ضامن قرار

دیتے تھے۔(التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو شخص بکریوں اور فصل کے بارے میں جھگڑتے ہوئے آئے تو خداوند عالم نے جناب داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اپنے تمام بیٹوں کو اکٹھا کرو پس ان میں سے جو اس قضیہ کا صحیح فیصلہ کرے گا وہی آپ کا وصی ہوگا۔ پس آپ نے اپنی سب اولاد کو اکٹھا کیا۔ اور جب دونوں جھگڑنے والے آدمیوں نے اپنا قصہ بیان کیا (کہ ایک شخص کی بکریاں دوسرے کے باغ میں داخل ہوئیں اور باغ کو خراب کیا) ان کا قصہ سن کر جناب سلیمان علیہ السلام نے مدعی سے پوچھا کہ تو بتا کہ اس شخص کی بکریاں کس وقت تیرے باغ میں داخل ہوئیں؟ اس نے بتایا کہ رات کے وقت! اس پر آپ نے فرمایا: اے بکریوں والے! میں فیصلہ تیرے خلاف کرتا ہوں کہ اس سال ان بکریوں کی اون اور ان کی اولاد باغ والے شخص کی ہوگی۔ جناب داؤد علیہ السلام نے کہا کہ اس طرح کیوں فیصلہ نہیں کیا کہ باغ والا بکریاں ہی لے جائے؟ جیسا کہ بنی اسرائیل کے علماء نے فیصلہ کیا ہے؟ اور باغ کی قیمت بھی بکریوں کی قیمت کے برابر ہے؟ جناب سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ باغ بیخ و بن سے تو نہیں اکھیڑا گیا بلکہ صرف اس کا پھل کھایا گیا ہے جو آئندہ سال پھر لگ جائے گا۔ اس وقت خدا نے جناب داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اس قضیہ کا فیصلہ وہی صحیح ہے جو سلیمان نے کیا ہے۔(الکافی)

۳۔ نیز باسناد خود ہارون بن حمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ گائے، بکری اور اونٹ جو کسی کا نقصان کرتے ہیں۔ آیا ان کا مالک ضامن ہے؟ فرمایا: جو نقصان دن کے وقت کریں مالک اس کا ضامن نہیں ہے کیونکہ چراگاہ والے خود اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اگر رات کے وقت کریں تو پھر مالک ضامن ہے۔(ایضاً)

باب ۴۱

جو شخص کسی اور کے گھر میں آگ روشن کرے وہ اس کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ضامن ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے کسی غیر کے گھر میں آگ روشن کی تھی جس سے ان کا گھر اور اس کا مال و متاع جل گیا تھا یوں فیصلہ

کیا تھا کہ وہ پہلے گھر اور اس کے مال ومتاع کی قیمت ادا کرے گا اور پھر اسے قتل کیا جائے گا۔

(التہذیب، الفقیہ)

باب ۴۲

جب کوئی جارح جارحیت کرے اور وہ زخم جاں تلفی تک پہنچ جائے تو اس سے ضمانت ثابت ہو جاتی ہے اور اگر دو آدمی زخمی کریں تو پھر دونوں پر دیت نصفا نصف واجب ہوگی اگرچہ زخموں میں تفاوت ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ذریح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو موضحہ[1] چوٹ لگا کر زخمی کیا ہے۔ اور دوسرے نے اسی جگہ دامیہ (خون آور) چوٹ لگائی ہے جس سے وہ آدمی مر گیا تو؟ فرمایا: ان دونوں پر اس کی دیت نصفا نصف واجب ہے۔(التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ہر قسم کے زخموں میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہ کیا جائے جب تک وہ ٹھیک نہ ہو جائیں (یا کسی انجام کو نہ پہنچ جائیں)۔(التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ از ابواب قصاص طرف میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ا از ابواب دیات الاعضا میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۳

جب دو آدمی کسی سواری پر سوار ہوں تو وہ سواری کی جنایت کے تاوان میں برابر کے شریک ہیں اور جو تیر انداز پہلے کہہ دے کہ بچو وہ ضامن نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سلمہ بن تمام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی علیہ السلام نے ان دو سواروں کا جو ایک سواری پر سوار تھے اور سواری نے ایک شخص کو ہلاک کر دیا یا زخمی کر دیا۔ اس طرح فیصلہ کیا تھا کہ دونوں پر برابر برابر دیت واجب قرار دی۔(التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ (عنوان میں مذکور) دوسرے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں قبل ازیں (باب ۱۱ از

---

[1] موضحہ اس زخم کو کہا جاتا ہے جو سر کی ہڈی کو ظاہر کر دے۔(قوانین الشریعہ)

ابواب قصاص الطرف میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۴

اس شخص کا حکم جو اپنی بیوی سے مقاربت کرے اور اس کا افضا کر دے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید بن معاویہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی سے مباشرت کر کے اس کا افضا کر دیا (پیشاب اور حیض کا مقام ایک کر دیا) فرمایا: اگر اس نے بیوی کے نو سال کی ہونے سے پہلے ایسا کیا ہے تو اس پر اس کی دیت واجب ہے۔ اور اگر اسے طلاق نہ دے بلکہ اپنے پاس رکھے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ نیز اگر وہ نو سال کی ہو چکی تھی اور پھر مقاربت کی وجہ سے اس کی یہ کیفیت ہوئی ہے تب شوہر پر کچھ نہیں ہے چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور چاہے تو اسے طلاق دے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک لڑکی سے شادی کی اور مقاربت کر کے اس کا افضا کر دیا تو؟ فرمایا: وہ جب تک زندہ ہے اس کا نان و نفقہ شوہر پر واجب ہے (مگر اس سے مباشرت حرام ہے)۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

اعضاء و جوارح کی دیات کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل اٹھتالیس (۴۸) باب ہیں)

باب ۱

انسانی جسم میں جو صرف ایک عضو ہے (جیسے سر، زبان اور ناک یا ذکر) اس میں پوری دیت ہے اور جو دو عضو ہیں (جیسے دو آنکھیں، دو ہاتھ وغیرہ) ان دونوں میں پوری دیت ہے اور صرف ایک میں آدھی دیت ہے سوائے دو خصیوں اور ہونٹوں کے اور دیگر دیات کے چند اقسام کا تذکرہ۔

(اس باب میں کل پندرہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو قلمزد کرکے باقی آٹھ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ اعضا جو انسانی جسم میں دو ہیں جیسے دو ہاتھ اور دو آنکھیں ان میں پوری دیت ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ ایک شخص کی ایک آنکھ ضائع کی گئی ہے تو؟ فرمایا: اس میں آدھی دیت ہے۔ پھر عرض کیا کہ ایک شخص کا ایک ہاتھ کاٹا گیا ہے تو؟ فرمایا: اس میں آدھی دیت ہے۔ پھر عرض کیا کہ ایک شخص کا ایک خصیہ ضائع کیا گیا ہے تو؟ فرمایا: اگر بایاں ہے تو اس میں پوری دیت کے دو ثلث ہیں۔ راوی نے عرض کیا: کیوں؟ جبکہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ جو عضو دو ہیں ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے (تو یہاں دو ثلث کیوں؟) فرمایا: یہ (تفاوت) اس لئے ہے کہ بچہ بائیں خصیہ سے پیدا ہوتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود یونس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا رسالہ دیات حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا جس میں یہ لکھا تھا کہ وہ جنایت جس سے مکمل سماعت چلی جائے اس میں (کامل دیت) ایک ہزار دینار ہے اور جب مکمل آواز ختم ہو جائے تو اس میں ہزار دینار، جب دونوں ہاتھ شل (بے کار) ہو جائیں تو ہزار دینار، جب دونوں پاؤں شل ہو جائیں تو ہزار دینار۔ جب دونوں ہونٹ بالکل کاٹ دیئے جائیں تو ہزار دینار، جب کمر توڑ دی جائے جس سے آدمی کبڑا ہو جائے تو ہزار دینار، جب آلۂ تناسل بالکل قطع کر دیا جائے تو ہزار دینار، جب دونوں خصیے کاٹ دیئے جائیں تو ہزار دینار، جب کسی آدمی کی ایک کنپٹی کو اس طرح نقصان پہنچایا جائے کہ وہ اِدھر اُدھر سر نہ پھیر سکے تو پانچ سو دینار، اور جو جنایت اس سے کم تر ہو تو اسی حساب سے اس کی دیت

واجب الاداء ہوگی۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ وحضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی باسنادِ خود کتاب ظریف کے حوالہ سے مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے مگر اس میں یہ تتمہ بھی مذکور ہے کہ نفس انسانی کی دیت ایک ہزار دینار ہے، ناک کی دیت بھی ایک ہزار ہے، دونوں آنکھوں کی بینائی ختم ہو جائے تو اس کی دیت بھی ایک ہزار دینار ہے، جب آواز بالکل ختم ہو جائے تب بھی دیت ایک ہزار دینار ہے اور جب زبان جڑ سے کاٹ دی جائے تو اس کی دیت بھی ایک ہزار دینار ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود علا بن فضیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب ناک کو کاٹ دیا جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور جب کسی شخص کی پوری بتیسی توڑ دی جائے تو اس میں بھی کامل دیت ہے، نیز دونوں کانوں کے کاٹنے کی صورت میں بھی پوری دیت ہے۔ اور دونوں پاؤں اور دونوں آنکھوں کا بھی یہی حکم ہے (کہ ان میں پوری دیت یعنی ایک ہزار دینار ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود علا بن فضیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ناک کی دیت کے بارے میں فرمایا جبکہ نرم ہڈی سے کاٹی جائے تو پوری دیت ہے، اسی طرح اگر آلۂ نسل کو قطع کرنے میں بھی پوری دیت ہے، زبان کے کاٹنے میں بھی پوری دیت ہے۔ دونوں کانوں، دونوں پاؤں اور دونوں آنکھوں کا بھی یہی حکم ہے (کہ ان میں کامل دیت ہے)۔ اور جو یک چشم کل ہو اس کی ایک آنکھ کی پوری دیت ہے۔ اور اگر ہاتھ یا پاؤں کی ایک انگلی کاٹی جائے تو اس میں دیت کا دسواں حصہ ہے (وھکذا) اور اگر اگلے دانتوں مین سے کوئی ایک دانت یا ڈاڑھوں مین سے کوئی ایک ڈاڑھ توڑی جائے تو اس میں دیت کا بیسواں حصہ واجب الاداء ہے ان دونوں کا حکم ایک ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۶۔ نیز باسنادِ خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہا: وہ عضو جو انسانی جسم میں دو ہیں ان کی دیت کامل ہے اور ایک کی نصف اور جو انسانی جسم میں صرف ایک عضو ہے اس کی دیت کامل ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۷۔ نیز باسنادِ خود محمد بن عبدالرحمٰن سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے کانے (ضراب)، دانت (اکھیڑنے) کی صورت میں اس کی دیت کا ایک ثلث، اور شل شدہ ہاتھ کی دیت اس کی دیت کا ایک ثلث، وہ آنکھ جو بے نور ہو مگر علی حالہ قائم ہو جب اسے مٹا دیا جائے تو اس کی دیت اس آنکھ کی دیت کا ایک ثلث ہے، کان کی لو کاٹنے کی دیت کان کی دیت کا ایک ثلث ہے، لنگڑے پاؤں کاٹنے کی دیت اس کی دیت کا ایک ثلث اور ناک کا ایک کنارہ کاٹنے کی دیت بھی ناک کی دیت کا ایک ثلث

ہے۔(التہذیب)

۸۔ تفسیر عیاشی میں باسنادخود ابن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک کان کے کاٹنے کی دیت پچاس اونٹ ہے (جبکہ کامل دیت ایک سواونٹ ہے)۔(تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

آنکھوں کی پلکوں، ابرؤں اور کنپٹی کی دیات کا تذکرہ۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود محمد بن عیسیٰ اور یونس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے کتاب الفرائض (جو حضرت امیر علیہ السلام) کی طرف منسوب ہے حضرت امام علی رضا علیہ السلام پر پیش کرکے (اس کی توثیق چاہی) فرمایا: صحیح ہے۔(الفروع)

۲۔ نیز باسنادخود ابو عمرو طبیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر علیہ السلام کی طرف منسوب کتاب الفرائض حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں (بغرض توثیق) پیش کی تو آپؑ نے فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام جو فتوے دیتے تھے لوگ انہیں لکھ لیتے تھے اور خود حضرت امیر علیہ السلام بھی انہیں لکھ کر اپنے عمال (حکام) اور سردارانِ لشکر کے پاس لکھ کر بھیجا کرتے تھے اور منجملہ ان باتوں کے جو اس کتاب میں لکھی تھیں ایک یہ بھی تھی کہ اگر آنکھ کی اوپر والی پلک متاثر ہونے کی وجہ سے وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی دیت آنکھ کی دیت کی ایک تہائی ہے یعنی ایک سو چھیاسٹھ دینار اور ایک دینار کے دوثلث۔ اور اگر آنکھ کی نچلی پلک متاثر ہو جس کی وجہ سے وہ عیبدار ہو جائے تو اس کی دیت آنکھ کی دیت کا نصف ہے یعنی دو سو پچاس دینار۔ اور اگر ابرو اس طرح متاثر ہو کہ اس کے سب بال جاتے رہیں تو اس کی دیت آنکھ کی دیت کا نصف ہے۔ یعنی دو سو پچاس دینار، پس اس کا جس قدر حصہ متاثر ہو تو اسی حساب سے اس کی دیت ہوگی۔(ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود محمد بن عیسیٰ اور یونس سے روایت کرتے ہیں اور وہ مذکورہ بالا روایت میں (جو نمبر ا میں مذکور ہے) بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی کنپٹی اس طرح متاثر ہوتی تھی کہ پورے بدن کو پھیرے بغیر اِدھر اُدھر نہیں مڑ سکتا تھا تو حضرت علی علیہ السلام اسکی دیت آدمی کی دیت کا نصف کا فیصلہ کرتے تھے یعنی پانچ سو دینار۔ اور اگر اس سے کم مقدار متاثر ہوتی تھی تو پھر اسی حساب سے دیت کا فیصلہ کرتے تھے الخ۔(التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (گزشتہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳

آنکھ کی دیت، بینائی میں نقص یا اس کے بالکل زائل ہو جانے کی دیت اور اس کا امتحان کس طرح لیا جائے گا؟ اور اس سلسلہ میں قسامہ کا بیان؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ظریف بن صالح سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب کسی آدمی کی ایک آنکھ کی بینائی کسی وجہ سے متاثر ہو۔ تو اس کا اختبار اس طرح کیا جائے گا کہ اس کی متاثرہ آنکھ کے اوپر ایک انڈا باندھا جائے گا اور پھر دیکھا جائے گا کہ اس کی صحیح آنکھ کہاں تک دیکھتی ہے؟ بعد ازاں اس کی صحیح آنکھ پر پٹی باندھی جائے گی اور دیکھا جائے گا کہ اس کی متاثرہ آنکھ کہاں تک دیکھتی ہے؟ پھر اسی حساب سے اس کی دیت ادا کی جائے گی اور اس کے باوجود چھ قسم کا قسامہ بھی قائم کیا جائے گا۔ یعنی جس قدر بصارت متاثر ہوگی اسی قدر قسامہ ہوگا پس اگر بصارت کا چھٹا حصہ کم ہو تو صرف وہ متاثرہ شخص قسم کھائے گا اور اگر بصارت کا ایک ثلث متاثر ہوا تو پھر تو اس کے علاوہ ایک اور شخص قسم کھائے گا۔ اور اگر آدھی بصارت متاثر ہوئی تو پھر اس کے ہمراہ دو اور آدمی قسم کھائیں گے۔ اور اگر دو ثلث متاثر ہوں تو اس کے علاوہ تین اور آدمی قسم کھائیں گے اور اگر پانچ میں سے چار حصے متاثر ہوں تو اس کے ہمراہ چار آدمی قسم کھائیں گے اور اگر پوری بصارت متاثر ہو تو پھر اس کے ساتھ ساتھ پانچ آدمی قسم کھائیں گے (اور پھر پوری دیت واجب الاداء ہو جائے گی) اسی طرح تمام زخموں میں قسامہ قائم کیا جاتا ہے اور جس کی بصارت متاثر ہوئی ہے اگر اس کے پاس کوئی قسم کھانے والا نہ ہو تو پھر ان کی تعداد کے مطابق اس پر قسمیں دگنی تگنی ہوتی جائینگی پس اگر اس کی بصارت کا چھٹا حصہ متاثر ہوا ہے کہ صرف ایک قسم کھائے گا اور اگر بصارت کا ایک ثلث متاثر ہو تو پھر دو بار قسم کھائے گا۔ اور اگر اس سے زائد مقدار متاثر ہو تو اسی نسبت سے قسموں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ الخ۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

ناک کی دیت، اس میں گھسنے والی چیز اور اس کے پھوڑنے کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ظریف بن صالح سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام کی کتاب سے ناک کی

دیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کسی کی ناک کے کنارہ کو قطع کر دے تو اس کی دیت پانچ سو دینار ہے۔ اور اگر ناک میں تیر یا نیزہ کے ذریعہ سے کوئی چیز اس طرح گھسائی جائے جو بند نہ ہو سکے تو اس کی دیت تین سو تیس (۳۳۰) دینار ہے اور چونتیس دینار کا ایک ثلث ہے۔ اور اگر وہ ناک میں گھسنے والی چیز نکل جائے اور زخم مندمل ہو جائے تو پھر ناک کا کنارہ کاٹنے کی دیت کا پانچواں حصہ یعنی ایک سو دینار ہے اور ناک کا جس قدر حصہ متاثر ہوگا اسی حساب سے دیت واجب ہوگی۔ اور اگر کوئی چیز ناک کے ایک نتھنے میں گھس جائے اور ناک کی درمیانی دیوار تک پہنچ جائے تو اس کی دیت ناک کے کنارہ کے کاٹنے کی دیت کا دسواں حصہ یعنی پچاس دینار ہے کیونکہ یہ نصف ہے اور اگر ایک نتھنے سے دوسرے نتھنے تک دیوار کو چیر کر پہنچ جائے تو اس کی دیت چھیاسٹھ (۶۶) دینار اور ایک دینار کے دو ثلث ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ نیز باسنادِ خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ناک کے پھوڑنے کی دیت ناک کاٹنے کی دیت کا ایک ثلث قرار دی۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵

دونوں ہونٹوں کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود کتاب ظریف منسوب با امیر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کا اوپر والا ہونٹ کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پانچ سو دینار ہے۔ اور اگر پورا نہ کاٹا جائے بلکہ کچھ چھوڑ کر کچھ کاٹا جائے تو اسی حساب (نصف یا ثلث وغیرہ) سے دیت واجب ہوگی۔ اور اگر اسے اس طرح پھوڑا جائے کہ دانت ظاہر ہو جائیں اور پھر دوا دارو کرنے سے ٹھیک ہو جائے اور کٹی ہوئی جگہ جڑ جائے تو اس کی دیت ایک سو دینار ہے اور یہ پورے ہونٹ کے کاٹنے کی دیت کا پانچواں حصہ ہے اور اگر ہونٹ کے کٹنے کی وجہ سے بڑا بُرا عیب لگ جائے تو اس کی دیت ایک سو تینتیس دینار اور چونتیسویں دینار کا ایک ثلث ہے۔ اور نچلے ہونٹ کی دیت جبکہ بالکل کاٹ دیا جائے پوری دیت کے دو ثلث ہیں یعنی چھ سو چھیاسٹھ دینار اور سیتاسٹھویں دینار کے دو ثلث اور اگر اس سے کمتر کاٹا جائے تو پھر اسی حساب سے دیت واجب ہوگی۔ اور اگر اسے اس طرح پھوڑا جائے کہ اس سے دانت ظاہر ہو جائیں اور بعد ازاں وہ مندمل ہو جائے تو اس کی دیت تین سو تینتیس دینار اور چونتیسویں دینار کا ایک ثلث اور اگر ہونٹ کا کچھ حصہ کاٹا جائے کہ اس کی وجہ سے بڑا بُرا عیب لگ جائے تو اس کی دیت تین سو تینتیس

دینار اور چونتیسویں دینار کا ایک ثلث ہے۔ اور یہ اس کی دیت کا نصف ہے۔ظریف بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے نچلے ہونٹ کو اوپر والے ہونٹ پر ترجیح دی ہے کیونکہ وہی دانتوں کے ساتھ پانی اور طعام کو روکتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود ابان بن تغلب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: نچلے ہونٹ کی دیت چھ ہزار درہم ہے اور اوپر والے کی چار ہزار کیونکہ نچلا ہونٹ ہی پانی کو روکتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور اوپر والی حدیث میں جو اوپر والے ہونٹ کی دیت پانچ سو دینار مذکور ہے وہ تقیہ پر محمول ہے۔

باب ۶

رخسار اور چہرہ کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود بحوالہ کتاب ظریف حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب رخسار میں ایسا زخم لگے کہ جس سے منہ کا اندرونی حصہ نظر آنے لگے تو اس کی دیت دو سو دینار ہے اور اگر علاج معالجہ سے زخم ٹھیک ہو جائے مگر اس کا بدنما داغ باقی رہ جائے تو اس کی دیت پچاس دینار ہے۔ اور اگر دونوں رخساروں میں گہرا زخم لگے۔ تو اس کی دیت سو دینار ہے جو اس زخم کی دیت کا نصف ہے جس سے منہ کا اندرونی حصہ نظر آنے لگے اور اگر وہ زخم وسیع ہو اور ہڈی تک پہنچ جائے تو حلق تک تو اس کی دیت ڈیڑھ سو دینار ہے جس کا پچاس دینار تو اس کے موضحہ ہونے (ہڈی تک پہنچ جانے) کی وجہ سے ہے اور اگر وہ زخم گہرا تو ہو مگر اس سے اندرونی حصہ دکھائی نہ دے تو اس کی دیت ایک سو دینار ہے اور اگر چہرہ کی کسی ہڈی تک زخم پہنچ جائے تو اس کی دیت پچاس دینار ہے اور اگر اس (زخم) کی وجہ سے چہرہ عیب دار ہو جائے تو اس کی دیت موضحہ کی ایک چوتھائی (سوا بارہ دینار) ہوگی۔ اور اگر دونوں رخساروں پر معمولی زخم لگے اور دوا دارو کرنے سے ٹھیک ہو جائے تو پھر اس کی دیت دس دینار ہے اور اگر چہرہ میں دراڑ پڑ جائے تو اس کی دیت اسّی (۸۰) دینار ہے اور اگر زخم کی وجہ سے گوشت کا کوئی ٹکڑا جدا ہو جائے مگر ہڈی تک نہ پہنچے اور زخم بھی درہم کے برابر یا اس سے کچھ بڑا ہو تو اس کی دیت تیس دینار ہے۔ اور اگر سر میں زخم لگے اور ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت چالیس دینار ہے اور اگر ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچاس دینار ہے۔ اور اگر اس کی وجہ سے سر کی ہڈیاں اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر ہو

جائیں تو اس کی دیت ایک سو پچاس دینار ہے اور اگر وہ زخم سر کے اندر گھس جائے جسے مامومہ کہا جاتا ہے تو اس کی دیت تین سوتیس دینار اور چونتیسویں دینار کا ایک ثلث ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ و ۵ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷

کان کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بحوالہ کتاب ظریف حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی کا ایک کان پورا کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پانچ سو دینار ہے اور اگر اس کا کچھ حصہ کاٹا جائے تو اس حصہ کو پورے کان سے جو نسبت ہوگی (نصف یا ثلث وغیرہ) اسی حساب سے دیت واجب ہوگی۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کسی شخص کے کان کی لو کاٹی جائے تو اس کی دیت پورے کان کی دیت کا ایک ثلث ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ نیز باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے ہاتھ کے بارے میں پوچھا (کہ اگر کاٹا جائے تو اس کی دیت کیا ہے؟) فرمایا: پوری دیت کا نصف ہے۔ پھر دونوں کانوں کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا: آدھی دیت ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

دانتوں کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بحوالہ کتاب ظریف حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر دانت (کے توڑنے کی دیت) پچاس دینار ہے اور اس سلسلہ میں سب دانت برابر ہیں۔ جبکہ قبل ازیں اگلے دو دانتوں میں پچاس دینار اور اگلے چار دانتوں میں چالیس دینار، لمبے دانت میں تیس دینار، داڑھ میں پچیس دینار، جب (چوٹ کی وجہ سے) کوئی دانت سیاہ ہو جائے مگر گرے نہیں تو اس کی دیت پچیس دینار ہے اور اگر اس کا کچھ

حصہ گر جائے تو پورے دانت کی دیت پچاس دینار سے اسی نسبت سے اس کی دیت ہوگی اور اگر بعد ازاں گر جائے جبکہ سیاہ بھی ہو تو اس کی دیت پچیس دینار ہے اور اگر پھٹ جائے جبکہ سیاہ بھی ہو تو اس کی دیت ساڑھے بارہ دینار ہے اور اگر اس کا کچھ حصہ گر جائے تو پھر وہ اسے پورے دانت سے جو نسبت ہوگی اسی حساب سے دیت واجب ہوگی (جبکہ پوری دیت پچیس دینار ہے)۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جو (کسی چوٹ کی وجہ سے) اگلے دو دانت سیاہ ہو جائیں تو ان کی دیت پوری دیت کا ایک ثلث ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب دانت پر کچھ چوٹ لگے تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا پس اگر اس اثنا میں دانت گر گیا تو چوٹ لگانے والا پانچ سو درہم دیت ادا کرے گا اور دانت سیاہ تو ہو مگر گرا نہیں تو پھر دیت کے دو ثلث ادا کرے گا۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے دانتوں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: دیت میں سب برابر ہیں۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے بچہ کے (پہلے والے) دانت ٹوٹنے سے پہلے توڑنے کے بارے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہر دانت کے عوض ایک اونٹ دیا جائے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔

باب ۹

ہنسلی اور کاندھے کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کی ہنسلی کی ہڈی توڑی جائے اور پھر اس طرح جوڑ دی جائے کہ کوئی نقص و عیب نہ رہ جائے تو اس کی دیت چالیس دینار ہے اور اگر زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچیس دینار ہے اور یہ پوری ہنسلی توڑنے کی دیت (۴۰ دینار) کے آٹھ حصوں میں سے پانچ حصے ہیں۔ اور اگر اس کی ہڈیاں اِدھر اُدھر ہو جائیں تو پھر اس کی دیت پوری دیت کا نصف یعنی بیس دینار ہے۔ اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت اسے توڑنے کی دیت کی ایک چوتھائی (یعنی دس دینار) ہے۔ اور کاندھا توڑنے کی دیت ہاتھ توڑنے کی دیت کا

پانچواں حصہ ہے یعنی ایک سو دینار اور اگر کاندھے میں شگاف پڑ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی پوری دیت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے یعنی اسی دینار ہے اور اگر زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ یعنی پچیس دینار ہے۔ اور اگر اس زخم کی وجہ سے کاندھے کی ہڈیاں اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ایک سو پچھتر دینار ہے۔ ان میں سے ایک سو دینار تو اس کے توڑنے کی وجہ سے ہے۔ اور پچاس دینار ہڈیوں کے اِدھر اُدھر ہونے کی وجہ سے اور پچیس دینار زخم کے ہڈیوں تک پہنچ جانے کی وجہ سے۔ اور اگر کاندھے میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت اسے توڑنے کی دیت کی ایک چوتھائی یعنی پچیس دینار ہے اور اگر اسے اس طرح کوٹا جائے کہ وہ ناہموار ہو جائے تو اس کی دیت پورے انسان کی دیت کا ایک ثلث ہے یعنی تین سو تینتیس دینار اور چونتیس دینار کا ایک ثلث۔ اور اگر ایک کاندھے کا ایک حصہ الگ ہو جائے تو اس کی دیت تیس دینار ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۱۰

بازو اور کہنی کی دیت کا بیان

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بازو توڑنے کی دیت کے سلسلہ میں جبکہ اسے جوڑ دیا جائے اور کوئی عیب دار بھی نہ ہو تو فرمایا: اس کی دیت پورے ساتھ کی دیت کا پانچواں حصہ یعنی ایک سو دینار ہے اور اگر بازو کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت بازو توڑنے کی دیت (سو دینار) کا ایک چوتھائی حصہ ہے یعنی پچیس دینار، اور اگر بازو کی ہڈیاں اِدھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت بازو توڑنے کی دیت کا نصف ہے یعنی پچاس دینار، اور اگر بازو میں سوراخ کیا جائے تو اس کی دیت بازو توڑنے کی دیت کا ایک چوتھائی حصہ ہے یعنی پچیس دینار، اور اگر کہنی کو توڑا جائے اور پھر بغیر کسی عیب کے اسے جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت ایک سو دینار ہے اور یہ پورے ہاتھ کاٹنے کی دیت کا پانچواں حصہ ہے اور اگر کہنی پھٹ جائے تو اس کی دیت کہنی توڑنے کی دیت (سو دینار) کے پانچ حصوں میں سے چار حصے ہے یعنی اسی دینار۔ اور اگر اس کی ہڈیاں اِدھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ایک سو پچھتر دینار ہے یعنی ایک سو دینار تو اس کے توڑنے کی اور ہڈیوں کے اِدھر اُدھر ہونے کی دیت پچاس دینار اور زخم کے ہڈی تک پہنچ جانے کے پچیس دینار (یہ کل ہو گئے ایک سو پچھتر دینار)۔ اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت کہنی توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ ہے یعنی پچیس دینار، اور اگر کہنی کو اس طرح کوٹا جائے کہ اس میں عیب نمودار ہو جائے تو اس کی دیت

پوری جان کی دیت کا ایک ثلث ہے یعنی تین سو تینتیس دینار اور چونتیسویں دینار کا ایک ثلث۔ اور اگر ہڈی جدا ہو جائے تو اس کی تیس دینار ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۱۱
کلائی، پہنچے اور ہتھیلی کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کلائی کے بارے میں فرمایا: جب اسے توڑا جائے اور پھر کسی عیب کے بغیر اسے جوڑا جائے تو اس کی دیت ایک ہاتھ کی دیت کا پانچواں حصہ یعنی ایک سو دینار ہے اور اگر کلائی کی دونوں لمبی ہڈیاں ٹوٹ جائیں تو اس کی دیت بھی پورے ہاتھ کی دیت (پانچ سو دینار) کا پانچواں حصہ یعنی ایک سو دینار ہے اور اگر ہاتھ کا ایک پہنچا توڑا جائے تو اس کی دیت پچاس دینار ہے۔ اور اگر دونوں توڑے جائیں تو ان کی دیت ایک سو دینار ہے۔ اور اگر کلائی کی دو لمبی ہڈیوں میں سے صرف ایک پھوڑی جائے تو اس کی دیت ایک ایسی ہڈی توڑنے کی دیت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے یعنی اسّی دینار ہے اور اگر کلائی کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت کلائی توڑنے کی دیت (ایک سو دینار) کی ایک چوتھائی یعنی پچیس دینار ہے اور اگر زخم کی وجہ سے کلائی کی ہڈیاں اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ایک سو دینار ہے اور یہ پورے ہاتھ کی دیت کا پانچواں حصہ ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت (ایک سو دینار) کا چوتھائی حصہ یعنی پچیس دینار ہے اور اگر زخم آر پار ہو جائے تو اس کی دیت پچاس دینار ہے اور اگر کلائی میں کوئی ایسا پھوڑا ہو جو ٹھیک نہ ہوتا ہو تو پھر اس کی دیت پوری کلائی کے توڑنے کی دیت کا ایک ثلث ہوگا یعنی تینتیس دینار اور چونتیسویں دینار کا ایک ثلث اور یہ اس پورے عضو کی دیت کا ایک ثلث ہے۔ اور اگر پہنچے کو کوٹا جائے اور پھر بغیر عیب کے جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت پورے ہاتھ کی دیت کا ایک ثلث ہے یعنی ایک سو چھیاسٹھ دینار اور ۶۷ ویں دینار کے دو ثلث۔ اور اگر ہاتھ کی ہتھیلی توڑی جائے اور پھر کسی عیب کے بغیر جوڑی جائے تو اس میں پورے ہاتھ کی دیت کا پانچواں حصہ ہے یعنی ایک سو دینار۔ اور اگر ہتھیلی بالکل پھوڑ دی جائے تو پھر اس کی دیت پورے ہاتھ کی دیت کا ایک ثلث ہے یعنی ایک سو چھیاسٹھ دینار اور ۶۷ ویں دینار کے دو ثلث اور اگر یہ زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو پھر اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا ایک چوتھائی ہے یعنی پچیس دینار ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فرمایا: جب ہاتھ (جڑ سے) کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پچاس اونٹ ہے (جو آدمی کی دیت کا نصف ہے) اور اگر صرف اسے زخمی کیا جائے اور جڑ سے نہ کاٹا جائے تو اس کا فیصلہ دو عادل گواہوں کی گواہی سے کیا جائے گا۔ اور جو شخص قانونِ خداوندی کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں) کچھ ایسی حدیثیں آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو اس موضوع کے بعض مطالب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۲

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے انگلیوں اور ہتھیلی کے پوروں کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ اگر کسی کا انگوٹھا کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پورے ہاتھ کی دیت (پانچ سو دینار) کا ایک ثلث ہے یعنی ایک سو چھیاسٹھ دینار اور ۶۷ ویں دینار کے دو ثلث اور اگر انگوٹھے کا نچلا پوروا کاٹا جائے اور پھر کسی عیب کے بغیر جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت پورے انگوٹھے کی دیت کا پانچواں حصہ ہے یعنی تینتیس دینار اور چونتیسویں دینار کا ایک ثلث اور اس کے شگافتہ کرنے کی دیت چھبیس دینار اور ستائیسویں دینار کے دو ثلث اور اگر انگوٹھے کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت آٹھ دینار اور نویں کا ایک ثلث۔ اور اگر زخم کی وجہ سے اس کی ہڈی اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر ہو جائے تو اس کی دیت سولہ دینار اور سترہویں دینار کے دو ثلث اور اس میں سوراخ کرنے کی دیت آٹھ دینار اور نویں دینار کا ایک ثلث ہے جو کہ مذکورہ بالا دیت کا نصف ہے اور اس کے الگ کرنے کی دیت دس دینار ہے اور اگر انگوٹھے کا دوسرا پروا کاٹا جائے اور بغیر کسی عیب کے جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت سولہ دینار اور سترہویں دینار کے دو ثلث ہے اور اگر اس کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت چار دینار اور پانچویں کا چھٹا حصہ۔ اور اس میں سوراخ کرنے کی دیت چار دینار اور پانچویں دینار کا چھٹا حصہ اور اسے شگافتہ کرنے کی دیت تیرہ دینار اور چودھویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس زخم کی وجہ سے اس پور کی ہڈی اِدھر اُدھر ہو جائے تو اس کی دیت پانچ دینار ہے۔ اور اگر اس (درمیانی پور) کا کچھ حصہ کاٹا جائے تو پھر پورے پور کی دیت سے نسبت کے حساب سے دیت واجب ہوگی۔ اور جہاں تک باقی انگلیوں کا تعلق ہے تو ہر انگلی کاٹنے کی دیت ہاتھ کی پوری دیت کا چھٹا حصہ ہے یعنی تراسی (۸۳) دینار اور ۸۴ ویں دینار کا ایک ثلث۔ اور انگوٹھے کے علاوہ ہر انگلی کے نچلے پوروے کو زخمی کرنے کی دیت بیس دینار اور ۲۱ ویں

دینار کے دوثلث ہے۔ اور ہر پور کے اس زخم کی دیت جو ہڈی تک پہنچ جائے چار دینار اور پانچویں دینار کا چھٹا حصہ ہے۔ اور ہر پور کی جب ہڈی ادھر اُدھر ہو جائے تو اس کی دیت آٹھ دینار اور نویں دینار کا ایک ثلث ہے اور ہر انگلی کے ہتھیلی سے جوڑ کاٹنے کی دیت سولہ دینار اور سترہویں دینار کے دوثلث ہے اور ہر پوروے کے شگافتہ کرنے کی دیت تیرہ دینار اور چودھویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر کسی ہتھیلی میں کوئی ایسا پھوڑا ہو جو ٹھیک نہ ہوتا ہو تو اس (ہتھیلی کو زخمی کرنے) کی دیت تینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس کی ہڈی ادھر اُدھر ہو جائے تو اس کی دیت آٹھ دینار اور نویں کا ایک ثلث ہے۔ اور اگر وہ زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت چار دینار اور پانچویں کا چھٹا حصہ ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت چار دینار اور پانچویں کا چھٹا حصہ ہے اور اس کے جدا کرنے کی دیت پانچ دینار ہے اور چاروں انگلیوں کے درمیانے پوروے کی دیت جبکہ اسے کاٹ دیا جائے تو پچپن دینار اور ۵۶ ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اسے توڑا جائے تو اس کی دیت گیارہ دینار اور بارہویں دینار کا ایک ثلث اور اگر اسے شگافتہ کیا جائے تو اس کی دیت ساڑھے اٹھارہ دینار ہے اور اگر اسے اس طرح زخمی کیا جائے کہ زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت دو دینار اور تیسرے کے دوثلث۔ اور اگر زخم کی وجہ سے ان کی ہڈی ادھر اُدھر ہو جائے تو پھر اس کی دیت پانچ دینار اور چھٹے کا ایک ثلث ہے اور اگر ان میں سوراخ کیا جائے تو اس کی دیت دو دینار اور تیسرے کے دوثلث اور اگر انہیں الگ کر دیا جائے تو اس کی دیت تین دینار اور چوتھے دینار کے دوثلث ہے۔ اگر انگلیوں کے سب سے اوپر والے پوروں کو کاٹا جائے تو ہر ایک کی دیت ساڑھے ستائیس دینار ہے اور اگر اسے توڑا جائے تو اس کی دیت پانچ دینار اور چھٹے دینار کے پانچ حصوں میں سے چار حصے ہے۔ اور اگر اسے شگافتہ کیا جائے تو اس کی دیت چار دینار اور پانچویں دینار کا پانچواں حصہ ہے اور اگر اسے اس طرح زخمی کیا جائے کہ زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت دو دینار اور تیسرے دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس کی ہڈی ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت پانچ دینار اور چھٹے دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس میں سوراخ کیا جائے تو اس کی دیت دو دینار اور تیسرے دینار کے دوثلث ہے اور اگر اسے الگ کر دیا جائے تو اس کی دیت تین دینار اور چوتھے دینار کے دوثلث ہے۔ اور ہر انگلی ک ناخن اکھاڑنے کے دیت کے پانچ دینار ہے اور ہتھیلی کی دیت جبکہ اسے توڑا جائے اور بعد ازاں کسی طرح بلا عیب کے اسے جوڑا جائے تو اس کی دیت چالیس دینار ہے اور اس کے شگافتہ کرنے کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے ہے یعنی بتیس دینار ہے۔ اور اگر اس کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچیس دینار ہے۔ اور اگر اس کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ساڑھے بیس دینار ہے اور اس میں سوراخ کرنے کی دیت اس کے

توڑنے کی دیت کی ایک چوتھائی ہے۔ یعنی دس دینار۔ اور اگر اس میں ایسا زخم لگایا جائے جو ٹھیک نہ ہو سکے تو اس کی دیت تیرہ دینار اور چودھویں کا ایک ثلث ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ باب میں بھی) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

سینہ اور پسلیوں کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمۃ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کا سینہ اس طرح کوٹا جائے کہ اس کے دونوں پہلو دوہرے ہو جائیں تو اس کی دیت پانچ سو دینار ہے اور جب صرف ایک پہلو دوہرا ہو جائے تو اس کی دیت اڑھائی سو دینار ہے اور جب سینہ اور دونوں کاندھے کوٹے جائیں تو اس کی دیت ایک ہزار دینار ہے اور اگر سینہ کا ایک پہلو اور کاندھے کا ایک پہلو دوہرا ہو تو اس کی دیت پانچ سو درہم ہے۔ اور اگر سینہ کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچیس دینار ہے۔ اور اگر کاندھوں اور پشت کا زخم ہڈیوں تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پچیس دینار ہے اور اگر اس (پشت کے زخم) کی وجہ سے اس کی گردن اس طرح تن جائے کہ وہ ادھر اُدھر پھر نہ سکے تو اس کی دیت پانچ سو دینار ہے اور اگر کسی کی پشت ٹوٹ جائے اور پھر اسے اس طرح جوڑا جائے کہ اس میں کوئی عیب نمودار نہ ہو تو اس کی دیت ایک سو دینار ہے اور اگر عیب دار ہو جائے تو پھر اس کی دیت ایک ہزار دینار ہے اور اگر مرد کے پستان کا سرا کاٹ دیا جائے تو اس کی پوری دیت کا آٹھواں حصہ یعنی ایک سو پچیس دینار ہے۔ اور جہاں تک پسلیوں کی دیات کا تعلق ہے تو جو پسلیاں دل کے ساتھ متصل ہیں تو ان میں سے جب کوئی پسلی ٹوٹ جائے تو اس کی دیت پچیس دینار ہے اور اگر اس میں شگاف پڑ جائے تو اس کی دیت ساڑھے بارہ دینار ہے اور اگر اس کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ساڑھے سترہ دینار ہے۔ اور اگر اس کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت اس کی پوری دیت (۱۲۵ دینار) کی ایک چوتھائی ہے۔ اور اس کے سوراخ کی دیت بھی یہی ہے اور وہ پسلیاں جو دونوں کاندھوں سے متصل ہیں ان میں سے ہر ایک پسلی کے توڑنے کی دیت دس دینار ہے اور اس کے شگافتہ کرنے کی دیت سات دینار ہے اور اگر اس کی ہڈی ادھر اُدھر ہو جائے تو اس کی دیت پانچ دینار ہے اور اگر اس کی ہڈی ادھر اُدھر ہو جائے تو اس کی دیت اڑھائی دینار ہے اور اس کے توڑنے کی دیت اس کی دیت کی ایک چوتھائی ہے۔ اور اس کے سوراخ کی دیت اڑھائی دینار ہے اور اگر ان کا کوئی زخم پیٹ تک پہنچ جائے تو اس کی دیت پوری جان کی دیت کا ایک تہائی

یعنی تین سوتینتیس دینار اور چھبیسوں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر کوئی تیر یا نیزہ آر پار ہو جائے تو اس کی دیت چار سوتینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

پشت کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجلی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس کی اس طرح کمر توڑی گئی کہ وہ بیٹھ نہیں سکتا تھا یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس میں پوری دیت ہے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۱۵

سرین اور ران کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالے سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی کی سرین توڑی جائے اور پھر بغیر کسی عیب کے جوڑی جائے تو اس کی دیت دونوں پاؤں کی دیت کا پانچواں حصہ یعنی دو سو دینار ہے اور اگر سرین میں شگاف پڑ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے یعنی ایک سو ساٹھ دینار ہے اور اگر سرین کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ یعنی پچاس دینار ہے۔ اور اگر زخم کی وجہ سے اس کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ایک سو پچھتر دینار ہے یعنی اس کے توڑنے کی دیت ایک سو دینار۔ اور ہڈیاں ادھر اُدھر ہونے کی پچاس دینار۔ اور ہڈی تک زخم پہنچنے کی دیت پچیس دینار ہے اور اگر (کوئی ٹکڑا) علیحدہ ہو جائے تو اس کی دیت تیس دینار ہے اور اگر ران کو اس طرح کوٹا جائے کہ ان میں عیب نمودار ہو جائے تو اس کی دیت تین سوتینتیس دینار اور چھبیسوں دینار کا ایک تہائی ہے۔ اور جب ران توڑی جائے اور اس میں عیب لگ جائے تو اس کی دیت تین سوتینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر ران توڑی جائے اور کسی عیب کے بغیر جوڑی جائے تو اس کی دیت دونوں ٹانگوں (کے توڑنے) کی دیت کا پانچوں حصہ یعنی دو سو دینار ہے۔ اور اگر عیب لگ جائے تو اس

کی دیت تین سوتینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث ہے جو کہ پوری جان کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔ اور اس کے اس زخم کی دیت جو ہڈی تک پہنچ جائے اور عیب بھی لگ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کے پانچ میں سے چار حصے ہے یعنی ساٹھ دینار ہے اور ران کے پھٹنے کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کے پانچ حصوں میں سے چار حصوں کے برابر ہے یعنی ایک سو ساٹھ دینار ہے...... اور اگر ایسا پھوڑا ہو جو ٹھیک نہ ہو سکے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کی ایک تہائی ہے یعنی چھیاسٹھ دینار اور ۶۷ ویں دینار کے دو ثلث ہیں۔ اور اس کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا ایک چوتھائی ہے یعنی پچاس دینار ہے اور اگر اس کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا نصف یعنی سو دینار ہے۔ اور اس کے سوراخ کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا ایک چوتھائی ہے یعنی ایک سو ساٹھ (پچاس) دینار۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۶

گھٹنہ، پنڈلی اور ٹخنہ کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی کا گھٹنہ توڑ دیا جائے اور پھر کسی قسم کے عیب کے بغیر اسے جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت دونوں ٹانگوں کی دیت کا پانچواں حصہ یعنی دو سو دینار ہے۔ اور اگر اس میں شگاف پڑ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت (دو سو دینار) کے پانچ حصوں میں سے چار حصے یعنی ایک سو چھیاسٹھ دینار ہے۔ اور اگر وہ زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ یعنی پچاس دینار ہے۔ اور اگر اس کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت ایک سو پچھتر دینار ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ ہڈیاں توڑنے کے ایک سو دینار، ہڈیاں ادھر اُدھر ہونے کے پچاس دینار اور ہڈی تک زخم کے پہنچنے کے پچیس دینار (یہ ہوئے کل ایک سو پچھتر دینار)۔ اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت (دو سو دینار) کی ایک چوتھائی یعنی پچاس دینار ہے اور اگر اسے اس طرح کوٹا جائے کہ عیب دار ہو جائے تو اس کی دیت انسانی جان کی دیت کی ایک تہائی ہے یعنی تین سو تینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کی ایک تہائی اور اگر اس کا کچھ حصہ جدا ہو جائے تو اس کے توڑنے کی دیت کے تین اجزاء ہے یعنی تیس دینار۔ اور اگر پنڈلی توڑی جائے اور پھر بغیر کسی عیب کے

جوڑی جائے تو اس کی دیت دونوں پاؤں کی دیت (جو کہ ایک ہزار دینار ہے) کا پانچواں حصہ یعنی دوسو دینار ہے اور اس کے شگافتہ کرنے کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے ہے یعنی ایک سو ساٹھ دینار، اور اگر اسے ایسا زخم لگایا جائے جو ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ ہے یعنی پچاس دینار۔ اور اس میں سوراخ کرنے کی دیت ہڈی تک زخم پہنچنے کی دیت کا نصف ہے یعنی پچیس دینار اور اگر اس کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ ہے یعنی پچاس دینار۔ اور اس کے گہرے زخم کی دیت بھی اس کے توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ ہے یعنی پچاس دینار ہے اور اگر ایسا پھوڑا بن جائے جو ٹھیک نہ ہو تو اس کی دیت تینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث۔ اور اگر زخم کی وجہ سے پنڈلی میں عیب نمودار ہو جائے تو پھر اس کی دیت پوری انسانی جان کی دیت کا ایک تہائی ہے یعنی تین سو تینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث اور جب ٹخنہ کو کوٹا جائے اور پھر کسی عیب کے بغیر جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت دونوں ٹانگوں کی دیت کی ایک تہائی ہے یعنی تین سو تینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث ہے۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۱۷

پاؤں اور اس کی انگلیوں کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کا پاؤں توڑ دیا جائے اور پھر کسی عیب کے بغیر جوڑ دیا جائے تو اس کی دیت دونوں ٹانگوں کی دیت کا پانچواں حصہ یعنی دوسو (۲۰۰) دینار ہے اور اگر اس کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کی ایک چوتھائی ہے یعنی پچاس دینار، اور اگر اس زخم کی وجہ سے پاؤں کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا نصف یعنی ایک سو دینار ہے۔ اور اگر اسے ایسا گہرا زخم لگایا جائے جو بھر نہ سکے تو دونوں ٹانگوں کی دیت کا پانچواں حصہ یعنی دوسو دینار ہے۔ اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا چوتھا حصہ ہے یعنی پچاس دینار ہے۔ پاؤں کی انگلیاں اور ان کے پوروں کی دیات کی تفصیل یہ ہے کہ پاؤں کے انگوٹھے کی دیت دونوں ٹانگوں کی دیت کی ایک تہائی ہے یعنی تین سو تینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث اور اگر انگوٹھے کا وہ پوروا توڑا جائے جو قدم سے متصل ہے تو اس کی دیت انگوٹھا توڑنے کی دیت کا پانچواں حصہ ہے یعنی چھیاسٹھ دینار اور ۶۷ ویں دینار کے دو ثلث اور اگر انگوٹھے کی

ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت چھبیس دینار اور ۲۷ ویں دینار کے دوثلث اور اگر شگافتہ ہو جائے تو اس کی دیت بھی یہی ہے یعنی چھبیس دینار اور ۲۷ ویں دینار کے دوثلث اور اگر زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت آٹھ دینار اور نویں کا ایک ثلث ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت آٹھ دینار اور نویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس کا کچھ حصہ جدا ہو جائے تو اس کی دیت دس دینار ہے اور انگوٹھے کے اوپر والے پوروے کی (جس میں ناخن ہوتا ہے) دیت سولہ دینار اور ۱۷ ویں دینار کے دوثلث اور اگر اس میں ایسا زخم لگے جو ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت چار دینار اور پانچویں کا چھٹا حصہ اور اگر اس کی ہڈیاں اِدھر اُدھر ہو جائیں تو اس کی دیت آٹھ دینار اور نویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت چار دینار اور پانچویں کا چھٹا حصہ، اور اگر اس میں شگاف پڑ جائے تو اس کی دیت تیرہ دینار اور چودھویں دینار کا ایک ثلث۔ اور اگر کچھ حصہ جدا ہو جائے تو اس کی دیت پانچ دینار ہے اور اگر اس کا ناخن اکھیڑ دیا جائے تو اس کی دیت تیس دینار ہے اور پاؤں کی ہر انگلی (کاٹنے یا توڑنے کی) دیت ایک پاؤں کی دیت کا چھٹا حصہ ہے یعنی تراسی دینار اور ۸۴ ویں دینار کا ایک ثلث۔ اور چاروں انگلیوں کے پوروے کی دیت ہر پوروے کی دیت سولہ دینار اور ۱۷ ویں دینار کے دوثلث ہے۔ اور ہر پوروے کی موضحہ (ہڈی تک پہنچا ہوا زخم) کی دیت چار دینار اور پانچویں دینار کا چھٹا حصہ اور ہر پوروے کی ہڈی کے ادھر اُدھر ہونے کی دیت آٹھ دینار اور نویں دینار کا ایک ثلث۔ اور اس کے شگافتہ ہونے کی دیت تیرہ دینار اور ۱۴ ویں دینار کا ایک ثلث اور اگر اس وجہ سے قدم میں ایسا پھوڑا نکل آئے جو ٹھیک نہ ہوتا ہو تو اس کی دیت تینتیس دینار اور ۳۴ ویں دینار کا ایک ثلث ہے۔ اگر چاروں انگلیوں میں سے اس انگلی کا وہ جوڑ توڑ دیا جائے جو قدم سے متصل ہوتا ہے تو اس کی دیت سولہ دینار اور ۱۷ ویں کا ایک ثلث ہے۔ اور اگر ان میں شگاف پڑ جائے تو اس کی دیت تیرہ دینار اور ۱۴ ویں دینار کا ایک ثلث ہے اور اگر ان پوروں کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو ان کی دیت آٹھ دینار اور نویں دینار کا ایک ثلث ہے۔ اور ان کے ہڈی تک پہنچنے والے زخم کی دیت چار دینار اور پانچویں دینار کا چھٹا حصہ ہے اور ان میں سوراخ کرنے کی دیت چار دینار اور پانچویں کا چھٹا حصہ اور ان کے جدا کرنے کی دیت پانچ دینار ہے اور اگر ان چار انگلیوں کے وسطانی پوروں میں سے کوئی پوروا کاٹا جائے تو اس کی دیت پچپن (۵۵) دینار اور ۵۶ ویں دینار کے دوثلث اور اس کے توڑنے کی دیت گیارہ دینار اور ۱۲ ویں دینار کے دوثلث اور اگر اس میں شگاف پڑ جائے تو اس کی دیت چار دینار اور پانچویں دینار کے پانچ حصوں میں سے چار حصے اور اگر اس کا زخم ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت دو دینار ہے۔ اور اگر اس کی ہڈی ادھر اُدھر ہو جائے تو اس کی دیت پانچ دینار اور چھٹے دینار کے دوثلث۔ اور اس میں سوراخ کرنے کی دیت دو دینار اور تیسرے دینار

کے دو ثلث اور اس کے الگ کرنے کی دیت آٹھ دینار ہے۔ اور ان چار انگلیوں کے بالائی پوروؤں کی دیت جن میں ناخن ہوتے ہیں جب کاٹے جائیں تو ہر پورو ے کی دیت ستائیس دینار اور ۲۸ ویں دینار کے پانچ حصوں میں سے چار حصے ہے اور اس کے توڑنے کی دیت پانچ دینار اور چھٹے دینار کے پانچ حصوں میں سے چار حصے ہے اور اس کے شگافتہ کرنے کی دیت چار دینار اور پانچویں دینار کا پانچواں حصہ ہے، اور ان کی ہڈی تک پہنچنے والے زخم کی دیت ایک دینار اور دوسرے دینار کا ایک ثلث ہے۔ اور اگر اس کی ہڈیاں ادھر اُدھر ہو جائیں تو ان کی دیت دو دینار اور تیسرے دینار کا پانچواں حصہ ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو اس کی دیت ایک دینار اور دوسرے دینار کا ایک ثلث۔ اور اس کے جدا کرنے کی دیت دو دینار اور تیسرے دینار کے پانچ میں سے چار حصے۔ اور ہر ناخن اکھیڑنے کی دیت دس دینار ہے اور انگلیوں کا وہ زخم جو ہڈی تک پہنچ جائے تو اس کی دیت انگلی کی دیت کی ایک تہائی ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۱۸

خصیتین، آماس خصیہ، کبڑا پن، عیب اور اس سلسلہ میں قسم کھانے اور مرد کے سر پستان کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اگر کسی کا ایک خصیہ ماؤف کر دیا جائے تو اس کی دیت پانچ سو دینار ہے۔ اور اگر کسی شخص کے دونوں خصیوں کو اس طرح تکلیف پہنچائی جائے کہ ان پر آماس آ جائے تو اس کی دیت چار سو دینار ہے اور اگر آدمی کو اس طرح چوٹ لگ جائے کہ اس کے پاؤں کے پورو ے دور ہو جائیں اور اگلے حصے قریب ہو جائیں جس کی وجہ سے وہ چل پھر نہ سکے یا اگر چلے تو غیر مفید چال چلے تو اس کی دیت پوری انسانی جان کی دیت کے پانچ حصوں میں سے چار حصے ہے یعنی آٹھ سو دینار ہے۔ اور اگر اس کی وجہ سے آدمی کی پشت کبڑی ہو جائے تو اس کی دیت جان کی پوری دیت یعنی ایک ہزار دینار ہے اور اگر ان امور میں سے کسی بات پر قسم کھانی پڑے تو چھ آدمی قسم کھائیں گے۔ اور بُجرہ کی دیت جبکہ وہ عانہ (ظہار) کے اوپر ہو تو اس کی دیت پوری انسانی جان کی دیت کا دسواں حصہ یعنی ایک سو دینار ہے۔ اور اگر وہ عانہ (ظہار) کے اندر ہو جس سے صفاق[1] پھٹ جائے اور ایک خصیے میں آماس آ جائے تو اس کی دیت پوری انسانی دیت کا دسواں حصہ یعنی ایک سو دینار ہے (جو کہ ایک خصیہ کی دیت کا)

[1] صفاق اس باریک جھلی کو کہا جاتا ہے جو اوپری چمڑے کے نیچے ہوتی ہے۔ (المنجد)

پانچواں حصہ ہے۔ اس روایت کو حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی نقل کیا ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اگر مرد کے پستان کا سرا کاٹا جائے تو اس کی دیت پوری دیت کا آٹھواں حصہ ہے یعنی ایک سو پچیس دینار ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو یحییٰ واسطی سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بچہ بائیں خصیہ سے متولد ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے نقصان سے پوری دیت کے دو ثلث اور دائیں خصیہ سے دیت کا ایک ثلث واجب ہوتا ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۹

نطفہ، علقہ (خون منجمد)، مضغہ (گوشت کا لوتھڑا)، ہڈی کا بچہ، مذکر ہو یا مؤنث یا مشتبہ کو گرانے یا اسے زخم لگانے اور عزل (مادۂ منویہ کے رحم سے باہر گرانے) کی دیات کا بیان۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس بچہ کی دیت جو ہنوز شکم مادر میں ہو اس کے گرانے کی دیت ایک سو دینار بیان فرمائی اور منی سے لے کر جنین بننے تک (یعنی نطفہ سے لے کر عظم تک) پانچ اجزاء ہیں اور جنین کی جبکہ ہنوز اس میں روح داخل نہ ہوئی ہو ایک سو دینار بیان فرمائی اور یہ اس لئے ہے کہ خدا نے آدمی کو پانچ مرحلوں سے گزار کر اس کی خلقت مکمل کی ہے پہلے نطفہ، یہ ایک جزء ہے۔ پھر علقہ (خون منجمد) یہ دوسرا جزء ہے، پھر مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) یہ تیسرا جزء ہے۔ بعد ازاں ہڈی یہ چوتھا جزء ہے اس کے بعد اس پر پوست چڑھایا جاتا ہے۔ اس وقت بچہ کی شکل وصورت مکمل ہو جاتی ہے اس لئے نطفہ کے لئے سو کا پانچواں حصہ یعنی بیس دینار۔ اور پھر علقہ کے لئے سو میں سے دو حصے یعنی چالیس دینار، اور لوتھڑے کے لئے ساٹھ دینار اور ہڈی کے لئے اسّی (۸۰) دینار اور جب روح داخل ہو جائے تو پھر پوری دیت یعنی اگر بچہ ہے تو ایک ہزار دینار اور بچی ہے تو پانچ سو دینار اور اگر کسی ایسی حاملہ عورت کو قتل کیا جائے جس کے وضع حمل کے دن قریب تھے مگر یہ معلوم نہ ہو کہ پیٹ میں بچہ تھا یا بچی؟ زندہ تھا یا مردہ؟ تو اس کی دیت اس طرح ادا کی جائے گی کہ آدھی بچہ کی اور آدھی بچی کی اور پھر مکمل عورت کی اور اگر کوئی شخص عزل کرے یعنی اپنا مادۂ منویہ بیوی کے رحم سے باہر گرائے تو اس کی دیت سو دینار کے پانچویں حصہ کا نصف ہے یعنی

دس دینار ہے۔ اور اگر ان پانچ مرحلوں میں سے کسی مرحلہ میں کوئی اس کو نقصان اور زیاں پہنچائے تو اس مرحلہ کی دیت سے اس نقصان کی نسبت کے مطابق دیت واجب ہوگی۔ جبکہ کل دیت ایک سو دینار ہے۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مرد عورت کو پیٹتا ہے اور وہ نطفہ باہر پھینک دیتی ہے تو؟ فرمایا: اس شخص پر بیس دینار واجب ہیں، عرض کیا وہ اسے پیٹتا ہے اور وہ علقہ پھینک دیتی ہے تو؟ فرمایا: اس پر چالیس دینار واجب ہیں، پھر عرض کیا: وہ اسے پیٹتا ہے اور وہ مضغہ پھینک دیتی ہے؟ فرمایا: اس پر ساٹھ دینار واجب ہیں۔ پھر عرض کیا کہ وہ اسے پیٹتا ہے اور وہ جنین پھینک دیتی ہے جب کہ اس کی ہڈی بن چکی ہے تو؟ فرمایا: اس پر پوری واجب ہے پھر فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اسی طرح فیصلہ کیا تھا! پھر سائل کے سوال کرنے پر امام نے وضاحت فرمائی کہ استقرار حمل سے لے کر چالیس دن تک رحم میں نطفہ رہتا ہے بعد ازاں چالیس دن تک علقہ (خون منجمد) بنتا ہے، بعد ازاں چالیس دن تک مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) بنتا ہے۔ بعد ازاں اس میں ہڈیاں پیدا ہوتی ہیں اس وقت اس کے کان، آنکھ اور دوسرے اعضاء و جوارح تشکیل پاتے ہیں۔ پس جب اس طرح (جنین) مکمل ہو جائے تو اس میں پوری دیت ہوتی ہے (کیونکہ اب اس میں روح داخل ہو جاتی ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ ایک اور شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں سائل نے عرض کیا: ایک شخص عورت کو مارتا ہے اور وہ نطفہ گرا دیتی ہے تو؟ فرمایا: اس پر بیس دینار واجب ہیں، اور اگر علقہ ہو تو پھر چالیس دینار اور اگر مضغہ ہو تو پھر ساٹھ دینار اور اگر ہڈی وغیرہ بن چکی ہو (اور روح داخل ہو چکی ہو) تو پھر پوری دیت ہے۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو جریر قمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ نطفہ کی، علقہ کی اور مضغہ کی دیت کیا ہے؟ اور پوری خلقت شدہ جنین اور جو رحم مادر میں قرار پکڑتا ہے اس کی دیت کیا ہے؟ فرمایا: مولود ماں کے شکم میں کئی مراحل سے گزرتا ہے چنانچہ وہ چالیس دن تک نطفہ ہوتا ہے (جس کی دیت چالیس دینار ہے) بعد ازاں چالیس دن تک علقہ (خون منجمد) ہوتا ہے (جس کی دیت ساٹھ دینار ہے)۔ بعد ازاں چالیس دن تک مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) ہوتا ہے (جس کی دیت اسّی (۸۰) دینار ہے)۔ بعد ازاں ہڈیوں پر گوشت چڑھایا جاتا ہے (اس کی دیت سو دینار ہے)۔ ارشاد قدرت ہے: ﴿ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ﴾ "پھر ہم اس کو نئی خلقت عطا کرتے ہیں پس

بابرکت ہے وہ ذات جو بہترین خالق ہے۔" (یعنی اس وقت اس میں روح ڈالی جاتی ہے اس وقت اس کی دیت کامل ہوتی ہے۔ اگر بچہ ہے تو اس کی دیت اور اگر بچی ہے تو اس کی دیت۔ (التھذیب)

مؤلف علام اس حدیث میں زیادہ دیت بیان کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ نطفہ سے آگے، علقہ سے آگے اور مضغہ سے آگے قدرے زائد مقدار پر محمول ہے۔

۵۔ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ کتاب ارشاد میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ کیا تھا جس نے عورت کو پیٹا تھا اور اس نے علقہ گرا دیا تھا کہ اس پر چالیس دینار ہیں۔ اور پھر یہ آیت پڑھی تھی ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ٥ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ٥ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾ (سورہ مومنون، آیات ۱۲ تا ۱۴) پھر فرمایا: نطفہ کی دیت بیس دینار ہے اور علقہ کی چالیس دینار، مضغہ کی ساٹھ دینار ہے اور جب ہڈی بن جائے (اور پھر گوشت چڑھ جائے) اور جب اس کی شکل و صورت بن جائے مگر ہنوز اس کے اندر روح داخل نہ ہوئی ہو تو اس کی دیت سو دینار ہے اور جب روح داخل ہو جائے تو اس کی دیت ایک ہزار دینار ہے۔ (کتاب الارشاد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے دیات النفس میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۴ میں) میت کا سر قلم کرنے کے باب میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۰

جو شخص کسی حاملہ عورت کو پیٹے جس کی وجہ سے اس کا حمل ساقط ہو جائے علقہ ہو یا مضغہ۔ تو اس شخص کے لئے دیت کی جگہ ایک غلام یا ایک کنیز کا پیش کر دینا کافی ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس حاملہ عورت کے بارے میں جس نے اس لئے کوئی دوائی پی تھی کہ اس کا حمل گر جائے چنانچہ وہ گر گیا۔ فرمایا: اگر اس بچہ میں ہڈی پیدا ہوگئی تھی اور اس پر گوشت پوست چڑھ چکا تھا اور اس کے کان اور آنکھ بن چکے تھے تو اس پر واجب ہے کہ بچہ کے باپ کو دیت ادا کرے۔ اور اگر ہنوز جنین تھا یعنی علقہ تھا یا مضغہ تو اس پر چالیس دینار لازم الاداء ہیں یا ایک عدد غلام یا کنیز اس بچہ کے باپ کے حوالے کرے۔ راوی نے عرض کیا کہ آیا وہ اپنے (مقتول) بچہ کی دیت سے وراثت پائے گی؟ فرمایا: نہیں۔ کیونکہ وہ اس کی قاتلہ ہے۔

(التھذیب، الفروع، الفقیہ، الاستبصار)

۲۔ نیز باسنادِ خود داؤدؒ بن فرقد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت نے ایک بدو کے خلاف بارگاہِ رسالت میں دعویٰ دائر کیا کہ اس نے اسے اس طرح ڈرایا کہ اس کا حمل ساقط ہوگیا۔ اس پر بدو نے کہا کہ بچہ نے نہ آواز بلند کی اور نہ کوئی چیخ ماری تو اس طرح تو اس کا خون رائیگان جائے گا۔ اس لئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اے سجّاعہ! (الفاظ کے طوطے مینے اڑانے والا) خاموش رہ۔ تجھ پر ایک غلام یا کنیز (بچہ کی ماں کو) پیش کرنا لازم ہے۔ (ایضاً)

۳۔ نیز باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کسی حاملہ عورت کو مارے پیٹے جس سے وہ ایک مردہ بچہ کو ساقط کر دے۔ تو اس شخص پر ایک غلام یا ایک کنیز اس عورت کو پیش کرنا واجب ہے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز باسنادِ خود ابوعبیدہ حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے خطاءً ایک حاملہ عورت کو قتل کیا تھا؟ فرمایا: اس پر اس عورت کی دیت پانچ ہزار درہم اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس کی دیت ایک غلام یا ایک کنیز یا چالیس دینار واجب ہے۔ (ایضاً)

۵۔ نیز باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلام اور کنیز کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن اس کی اصلی قیمت چالیس دینار ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۶۔ نیز بروایت سکونی انہی حضرت سے یوں مروی ہے فرمایا: غلام اور کنیز کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے مگر اس کی اصلی قیمت پانچ سو درہم ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ علقہ کی دیت چالیس دینار، اور مضغہ کی ساٹھ دینار اور ان کی درمیان حالت میں پچاس دینار ہے۔

باب ۲۱

کنیز کے جنین کی دیت جبکہ شکمِ مادر میں مر جائے اس کی دیت اس کی ماں کی قیمت کے دسویں حصہ کا نصف ہے اور اگر وہ اسے زندہ سقط کرے اور پھر مر جائے تو اسکی دیت اسکی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوسیار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے کسی قوم کی کنیز کے اس جنین کے بارے میں جسے کسی شخص نے قتل کیا تھا فرمایا: اگر وہ اس شخص کی

ضرب سے شکم مادر میں مرگیا تھا تو اس کی دیت اس کی ماں کی قیمت کے دسویں حصہ کا نصف ہے (یعنی بیسواں حصہ) ہے اور اگر اس کی ضرب کے نتیجہ میں اس کی ماں نے اسے زندہ باہر پھینک دیا تھا اور پھر مرگیا تو اس پر اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ لازم ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے کنیز کے جنین کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔ (التہذیب)

باب ۲۲

کافر ذمی کی آنکھ کی دیت چار سو درہم ہے اور ذمیہ کے جنین کی دیت اس کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مسلمان شخص نے ایک نصرانی کی آنکھ پھوڑ دی ہے تو؟ فرمایا: ذمی کی آنکھ کی دیت چار سو درہم ہے۔ (التہذیب، الفقیہ، الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے یہودیہ، نصرانیہ اور مجوسیہ عورت کے جنین کی دیت اس کی ماں کی دیت کا دسواں حصہ قرار دی تھی۔ (التہذیب، الفروع)

باب ۲۳

جو شخص اپنی بیٹی کو پیٹے جس کی وجہ سے اس کا حمل سقط ہو جائے اور وہ (بیٹی) اس کی دیت میں سے اپنا حصہ (ایک ثلث) اسے معاف کر دے تو جائز ہے مگر وہ اس دیت کے دو ثلث اس کے شوہر (اپنے داماد) کو ادا کرے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی حاملہ بیٹی کو پیٹا جس کی وجہ سے اس نے ایک مردہ بچہ کو سقط کر دیا اور اس کے شوہر نے اس (اپنے سسر) کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا اور عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ اگر اس سقط کی کچھ دیت ہے اور اس میں سے میرا بھی کچھ حصہ ہے تو وہ میرے باپ کا ہے (یعنی میں اسے ہبہ کرتی

ہوں)۔ فرمایا: وہ جو کچھ کردے وہ اس کے باپ کے لئے جائز ہے (مگر وہ دیت کے دو حصے اپنی بیٹی کے شوہر کو ادا کرے گا۔ (دوسری حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے)۔

باب ۲۴

مردہ (یا اس جیسے) آدمی کے سر کاٹنے کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن صباح سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ منصور (دوانیقی) نے آپ سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک مردہ آدمی کا سر قلم کیا ہے اس کی دیت کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: اس پر ایک سو دینار لازم ہے۔ عرض کیا گیا کہ سو دینار کس طرح لازم ہے؟ فرمایا: نطفہ کے بیس دینار، علقہ کے بیس دینار، مضغہ کے بیس دینار، ہڈی کے بیس دینار اور گوشت کے بیس دینار (یہ ہوئے کل سو دینار)۔ ارشادِ قدرت ہے: ﴿ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ﴾ (یعنی اس کے بعد اس میں روح داخل ہوتی ہے)۔ اور یہ مردہ بمنزلہ اس جنین کے ہے جو روح داخل ہونے سے پہلے شکمِ مادر میں ہوتا ہے۔ پھر اسی نے پوچھا کہ یہ درہم کس کو ملیں گے اس کے ورثا کو یا کسی اور کو؟ فرمایا: اس میں اس کے وارثوں کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ مرنے والے کے ساتھ اس کی موت کے بعد پیش آیا ہے! اس رقم سے اس کے لئے حج کرایا جائے گا یا اسے صدقہ کر دیا جائے گا۔ یا کسی کارِ خیر میں اسے صرف کر دیا جائے گا۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز باسنادِ خود حسین بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے کسی مردہ کا سر کاٹا۔ فرمایا: خداوند عالم نے میت کے ساتھ ہر وہ سلوک کرنا حرام قرار دیا ہے جو زندہ کے ساتھ کرنا حرام ہے لہٰذا جو کسی مردہ سے وہ سلوک کرے جس سے زندہ کی جان ختم ہو سکتی ہے تو اس کی دیت واجب ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: پس جو شخص کسی مردہ کا سر قلم کرے یا اس کا پیٹ چاک کرے یا کوئی ایسا کام کرے جس سے زندہ آدمی کی جان جا سکتی ہے تو آیا اس میں پوری دیت واجب ہے؟ فرمایا: نہ۔ بلکہ اس میں اس جنین کی دیت واجب ہوتی ہے جو شکمِ مادر میں روح کے داخل ہونے سے پہلے ہوتی ہے اور وہ سو دینار ہے ہاں البتہ اس (جنین) کی دیت تو اس کے وارثوں کے لئے ہوتی ہے مگر یہ خود اس مردہ کی ہے۔ ورثہ کی نہیں ہے!

راوی نے عرض کیا کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ فرمایا: جنین کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے جس سے فائدہ کی توقع ہوتی ہے مگر یہ (مردہ) گزر چکا۔ اور اس کی منفعت ختم ہو چکی ہے لہٰذا جب اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا تو اب اس کی دیت اسی کی ہوگی کسی اور کی نہ ہوگی۔ لہٰذا اس رقم سے اس کے لئے حج کرایا جائے گا۔ یا کوئی اور کار خیر انجام دیا جائے گا یا صدقہ وغیرہ کیا جائے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ ایک آدمی میت کے لئے گڑھا کھود رہا تھا کہ اسے اس میں غسل دے اور کسی اس کے ہاتھ سے گری جس سے میت کا پیٹ چاک ہو گیا۔ تو اس طرح اس پر کیا واجب ہے؟ فرمایا: یہ خطاء ایسا ہوا ہے۔ اور اس کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا ہے یا دو ماہ کے روزے ہیں۔ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ہر مسکین کو ایک مد اور وہ بھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مد والے مد کے ساتھ۔ (الفروع، الفقیہ، العلل، المحاسن)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے میت کا سر قلم کیا ہے تو؟ فرمایا: اس پر دیت واجب ہے۔ عرض کیا: اس کی دیت کون وصول کرے گا؟ فرمایا: امام۔ نیز فرمایا: اور اگر اس کا دایاں ہاتھ یا کوئی اور عضو کاٹا جائے تو اس کا ارش (تاوان) بھی امام وصول کرے گا۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ امام وصول فرمائیں گے اور اپنی کارہائے خیر میں صرف کریں گے جن کا اوپر تذکرہ کیا جا چکا ہے۔

باب ۲۵

کسی بھی مؤمن کی میت پر جنایت کاری حرام ہے جیسے اس کا سر قلم کرنا وغیرہ۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل سے اور وہ کئی اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میت کا سر قلم کرنا زندہ آدمی کا سر قلم کرنے سے بھی زیادہ سخت (گناہ) ہے۔ (الفروع. التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن سنان سے اور ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں راوی نے عرض کیا کہ ایک شخص نے کسی میت کا سر کاٹا ہے تو؟ فرمایا: میت کا احترام زندہ کے احترام کی مانند ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن کردین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے میت کی ہڈی توڑی ہے تو؟ فرمایا: آدمی جب مرجائے تو اس کا احترام زندہ سے بھی زیادہ ہے۔ (التہذیبین)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ وغیرہ نے اس مساوات کو اس فعل کے حرام ہونے اور دیت کے واجب ہونے پر محمول کیا ہے اگرچہ زندہ و مردہ کی دیت کی مقدار اور اس کے مصرف میں اختلاف ہے۔

باب ۲۶

آزاد اور کنیز کی افضا[1] کرنے کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود قضاہائے امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس عورت کی دیت کی ادائیگی کا فیصلہ کیا تھا جس کا افضا کیا گیا تھا۔ (الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن احمد بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب نوادر الحکمہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس کی بیوی نے اس کی کنیز کا اپنے ہاتھ سے افضا کر دیا تھا۔ فرمایا: اس عیب کے بغیر بھی اس کی قیمت مقرر کی جائے اور اس عیب کے بعد بھی پھر جو تفاوت ہو وہ بیوی سے لیا جائے اور پھر اسے مجبور کیا جائے کہ ہمیشہ اس کنیز کو اپنے پاس رکھے کیونکہ اب وہ مردوں کے قابل نہیں رہی ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے موجبات ضمانت (باب ۴۴ میں) گزر چکی ہیں اور باب النکاح میں بھی اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۶ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۷

کانے شخص کی ایک (صحیح) آنکھ پھوڑنے پر کامل دیت واجب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے کانے آدمی کی آنکھ (پھوڑنے) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں کامل دیت ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ

---

[1] افضا یہ ہے کہ مجامعت وغیرہ سے لڑکی کا مقام بول و مقام حیض ایک کر دیا جائے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت امیر علیہ السلام نے اس کانے کے بارے میں جس کی صحیح آنکھ کو ایک شخص نے پھوڑ دیا تھا یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اسے حق حاصل ہے کہ آدھی دیت لے کر جارح کی ایک آنکھ پھوڑ دے اور چاہے تو پوری دیت لے کر اس کی آنکھ پھوڑنے سے درگزر کرے۔ (ایضاً والمقنع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک تندرست آنکھوں والے شخص نے ایک کانے آدمی کی (تندرست) آنکھ پھوڑ دی ہے تو؟ فرمایا: اس پر کامل دیت واجب ہے۔ اور اگر وہ شخص چاہے تو جارح سے پانچ ہزار درہم لے کر قصاص میں اس کی ایک آنکھ بھی پھوڑ سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے پوری دیت لازم آتی ہے اور اس نے آدھی دیت قصاص لے کر لے لی ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰ از قصاص اعضاء میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۰ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۸

شل شدہ ہاتھ کے کاٹنے میں (پورے ہاتھ کی) دیت کا ایک ثلث واجب ہے اور یہی حکم شل شدہ انگلی کاٹنے کا ہے (کہ اس میں پوری انگلی کی دیت کا ایک ثلث واجب ہے) اور اگر یہ جنایت کاری کوئی غلام کرے تو اسے جنایت میں غلام بنایا جا سکتا ہے یا جنایت کاری کی مقدار کے مطابق اس کا کچھ حصہ غلام بنایا جا سکتا۔ یا پھر اس کے آقا سے اس کی جنایت کاری کی دیت لی جا سکتی ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی کا مشلول ہاتھ کاٹا تھا۔ فرمایا کہ اس پر (صحیح) ہاتھ کی دیت کا ایک ثلث واجب ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن صالح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک غلام نے کسی آزاد آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا ہے جس کی تین انگلیاں شل شدہ تھیں؟ امامؑ نے فرمایا: غلام کی قیمت کس قدر ہے؟ راوی نے عرض کیا کہ کچھ فرض کر لیں۔ امامؑ نے فرمایا: اگر غلام کی قیمت دو صحیح اور تین شل شدہ انگلیوں کی دیت سے زیادہ ہے۔ تو اس صورت میں وہ شخص جس کا ہاتھ کاٹا گیا ہے وہ زائد قیمت اس غلام کے آقا کو دے کر اسے اپنا غلام بنا سکتا ہے اور اگر چاہے تو اپنی دو تندرست اور تین شل شدہ

انگلیوں کی قیمت (دیت) اس کے آقا سے لے سکتا ہے۔ راوی نے عرض کیا: ہتھیلی سمیت دو تندرست اور تین شدہ شدہ انگلیوں کی قیمت کیا ہے؟ فرمایا: دو تندرست انگلیوں کی ہتھیلی سمیت قیمت دو ہزار درہم ہے اور تین شل شدہ انگلیوں کی ہتھیلی سمیت قیمت ایک ہزار درہم ہے کیونکہ شل شدہ کی قیمت صحیح کی قیمت کا ایک ثلث (تہائی) ہے۔ پھر فرمایا: اور اگر غلام کی قیمت دو تندرست انگلیوں کی ہتھیلی سمیت اور تین شل شدہ انگلیوں کی ہتھیلی سمیت قیمت سے کم ہو۔ تو پھر غلام اسی کے حوالے کیا جائے گا جس پر جنایت کی گئی ہے مگر یہ کہ اس کا آقا اس کی دیت ادا کر کے غلام کو اپنے پاس رکھ لے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ و ۴ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ از ابواب قصاص اعضا میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۰ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۹

کانی آنکھ کے اندر دھنس جانے اور بے نور آنکھ کے پھوڑنے کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن ابوجعفر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس کانی آنکھ کے بارے میں جو (بے نور ہونے کے باوجود) اپنی جگہ موجود تھی۔ اگر کوئی اسے اس طرح چوٹ لگائے کہ وہ اندر دھنس جائے تو فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس کی دیت تندرست آنکھ کی دیت کا نصف قرار دی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سلیمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی کی ایسی آنکھ پھوڑی جو تھی تو بے نور مگر اپنی جگہ قائم تھی۔ فرمایا: اس پر تندرست آنکھ کی دیت کی ایک چوتھائی واجب ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۱۰ از ابواب عاقلہ میں) بعض ایسی حدیثیں آئیں گی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اندھے آدمی کی آنکھ پھوڑنے کی دیت تندرست آنکھ پھوڑنے کی دیت کی ایک تہائی ہے۔

باب ۳۰

عورت کے (سر کے) بال مونڈنے سے اس کا زرِ مہر ادا کرنا پڑتا ہے اور یہی حکم کسی کی بکارت کو زائل کرنے کا ہے اور اگر دوبارہ بال نہ اُگیں تو پھر کامل دیت واجب ہوتی ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! اس شخص پر کیا واجب ہے جس نے حملہ کرکے عورت کا سر مونڈ ڈالا؟ فرمایا: اسے سخت مارا پیٹا جائے اور پھر مسلمانوں کی جیل میں اسے قید کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ اس کے بالوں کے بارے میں صورت حال واضح ہو۔ پس اگر دوبارہ اُگ آئیں تو اس سے مہر المثل لیا جائے گا اور اگر نہ اُگے تو پھر اس سے پوری دیت وصول کی جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر بال اُگ آئیں تو اس سے مہر المثل کس طرح واجب ہوتا ہے؟ فرمایا: اے فرزند سنان! عورت کے بال اور اس کی بکارت اس کے حسن و جمال میں برابر کے شریک ہیں! پس جب ان دو میں سے کوئی چیز چلی جائے تو اس سے مہر المثل واجب ہو جاتا ہے۔ (التہذیب، الفقیہ، الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود ابو عمرو طبیب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی انگلی سے کنیز کا پردۂ بکارت زائل کر دیا تھا جس سے اس کا مثانہ پھٹ گیا لہٰذا وہ پیشاب کو نہیں روک سکتی تھی۔ فرمایا: اس پر پوری دیت کی ایک تہائی یعنی ایک سو چھیاسٹھ دینار اور ۶۷ ویں دینار کے دو ثلث واجب ہے نیز مہر المثل کی ادائیگی بھی واجب ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود کتاب ظریف کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس صورت میں پوری دیت لازم الاداء قرار دی ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۱۹ و ۲۰ میں) بعض مقصود پر دلالت کرنے والی حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۳۱

گونگے آدمی کی زبان کاٹنے سے دیت کی ایک تہائی واجب ہوتی ہے اور اسی طرح خصی آدمی کا آلہ یا خصیتین کاٹنے سے بھی دیت کی ایک تہائی واجب ہوتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید بن معاویہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: گونگے آدمی کی زبان کاٹنے، اندھے کی آنکھ پھوڑنے اور خصی کے آلہ اور خصیتین کاٹنے میں دیت واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے زرارہ کے خاندان کے بعض آدمیوں نے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک گونگے آدمی کی زبان کاٹی ہے اس پر کیا ہے؟ فرمایا: اگر وہ پیدائشی گونگا تھا تو اس پر دیت کی ایک تہائی واجب ہے اور اگر پہلے بولتا تھا اور کسی تکلیف کی وجہ سے گونگا

ہوگیا تھا تو اس پر بھی تندرست آدمی کی زبان کی دیت کی ایک تہائی لازم ہے اور یہی حکم آنکھوں اور دوسرے اعضاء و جوارح کا ہے۔ (ایضاً)

باب ۳۲

خصیتین کے آماس، ناف کے شگاف اور ہر قسم کے (بدنی) شگاف کی یہی دیت ہے (اس عضو کی) دیت کی ایک تہائی ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میرے ایک پڑوسی نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور جب اس نے اس سے مباشرت کرنا چاہی تو اس نے اسے اس طرح زور سے لات ماری کہ اس کا خصیہ شگافتہ ہوگیا اور اس پر آماس آ گیا۔ اور وہ اس واقعہ کے بعد بھی مباشرت کرنے اور اولاد جننے کے قابل تھا۔ چنانچہ میں نے اس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اور اس شخص کے بارے میں بھی پوچھا جس نے ایک شخص کی ناف کو شگافتہ کر دیا تھا؟ فرمایا: ہر قسم کے شگاف میں (پوری) دیت کی ایک تہائی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۱۹ میں) یہ بات گزر چکی ہے کہ آماس کی دیت چار سو دینار ہے۔

باب ۳۳

بچے کے دانت کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ بچہ کے اس دانت کے بارے میں جسے کوئی آدمی مارے اور دانت گر جائے اور پھر اُگ آئے۔ فرمایا: اس پر قصاص نہیں ہے۔ ہاں البتہ (اس عیب کا) تاوان لازم ہے۔ (التہذیب، الفقیہ، الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے بچہ کے (کھیر کے) دانت کے بارے میں اس کے گرنے سے پہلے (اگر کوئی گرائے) یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہر جائی دانت کے عوض ایک اونٹ ہے۔ (التہذیب)

باب ۳۴

اس صورت حال کا حکم کہ جب کسی نے غلام پر کی گئی جنایت کاری اس کی پوری قیمت پر محیط ہو جیسے اس کی ناک کاٹی جائے یا آلۂ تناسل؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی غلام پر وہ جنایت کرے جس کی دیت اس کی پوری قیمت پر محیط ہو جیسے کوئی اس کی ناک یا اس کا آلہ کاٹ دے تو وہ جانی اس کی قیمت اس کے آقا کو ادا کرے گا اور غلام کو اپنے قبضہ میں لے لے گا۔ (التہذیب، الفروع)

باب ۳۵

بچے کے آلہ اور نامرد کے آلہ کو کاٹنے پر پوری دیت واجب ہوتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجلی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے بچے کا آلہ کاٹنے کے بارے میں فرمایا کہ اس سے پوری دیت ادا کرنی پڑتی ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے بچہ اور نامرد کے آلہ کو کاٹنے کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس سے پوری دیت واجب ہوتی ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۱ میں) گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۶

عورت کی شرم گاہ کاٹنے پر پوری دیت واجب ہوتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن سیابہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی شرم گاہ کاٹ دے تو

میں اس پر اس کی پوری دیت ادا کرنے کا جرمانہ عائد کروں گا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کی شرم گاہ کاٹ ڈالی تھی۔ یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ میں اس پر نصف دیت کی ادائیگی کا جرمانہ عائد کروں گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۹ از قصاص اعضاء میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۷

کسی کی ڈاڑھی مونڈنے میں پوری دیت ہے بشرطیکہ دوبارہ نہ اُگے اور اگر دوبارہ بال اُگ آئیں تو پھر دیت کی ایک تہائی ہے اور اگر مرد کے سر کے بال اس طرح مونڈے جائیں کہ دوبارہ نہ اُگیں تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر کوئی کسی شخص کے پیٹ کو اس طرح رگڑے کہ اس کا کپڑوں میں پاخانہ نکل آئے تو اس میں ایک تہائی دیت ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ڈاڑھی کے بارے میں یوں فیصلہ فرمایا کہ اگر اس طرح مونڈی جائے کہ دوبارہ نہ اُگے تو اس میں پوری دیت ہے اور اگر دوبارہ اُگ آئے تو پھر دیت کی ایک تہائی ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سلمہ بن تمام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے (گرم) ہانڈی جس میں گرم شوربا تھا دوسرے شخص کے سر پر انڈیل دی جس سے اس کے سر کے بال گر گئے۔ چنانچہ ان لوگوں نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ آپؑ نے اسے ایک سال کی مہلت دی اور جب پورے سال تک بال دوبارہ نہ اُگے تو آپؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ پوری دیت ادا کرے۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۱ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو آخری حکم پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۸

پورے دانت توڑنے میں پوری دیت ہے اور وہ اٹھائیس دانتوں پر تقسیم ہوتے ہیں اور تقسیم کی کیفیت کا بیان؟ اور زائد دانتوں کا حکم؟

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود قضاوت ہائے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان دانتوں کے بارے میں جن پر دیت تقسیم ہوتی ہے یہ فیصلہ کیا کہ وہ کل اٹھائیس ہیں جن میں سے سولہ منہ کے پچھلے حصہ میں ہوتے ہیں اور بارہ منہ کے اگلے حصہ میں۔ چنانچہ اگلے بارہ دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت جبکہ اسے بالکل توڑا اور اکھیڑ دیا جائے پچاس دینار ہے اس طرح سب اگلے دانتوں کی دیت چھ سو دینار ہوگی۔ اور پچھلے دانتوں میں اگر کوئی دانت توڑا (یا اکھیڑا) جائے تو اس کی دیت اگلے دانتوں کی دیت کا نصف ہوگی یعنی پچیس (۲۵) دینار اور سب کی چار سو دینار ہوگی اور یہ کل ہوئے ایک ہزار دینار۔ پس اگر ان دانتوں میں سے کچھ کم ہے تو اس کی دیت نہیں ہے۔ اور اگر کچھ زائد ہے تو اس کی بھی کوئی دیت نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بعض لوگوں کے منہ میں بتیس (۳۲) دانت ہوتے ہیں اور بعض کے صرف اٹھائیس ہوتے ہیں تو کس قدر دانتوں پر دیت تقسیم ہوگی؟ فرمایا: اصل خلقت میں دانتوں کی تعداد اٹھائیس ہے جن میں سے بارہ دانت منہ کے اگلے حصہ میں ہوتے ہیں اور سولہ منہ کے پچھلے حصہ میں پس اگلے بارہ دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت جبکہ اسے بالکل توڑ دیا جائے پانچ سو درہم ہے (یعنی پچاس دینار)۔ اس طرح اگلے بارہ دانتوں کی دیت چھ ہزار درہم بنے گی۔ اور سولہ پچھلے دانتوں میں سے ہر دانت کی دیت جبکہ اسے بالکل توڑ دیا جائے یا اکھیڑ دیا جائے اڑھائی سو درہم ہے اور سب کی مل کر چار ہزار درہم قرار پائے گی۔ اس طرح تمام اگلے پچھلے دانتوں کی دیت دس ہزار درہم (ایک ہزار دینار) بنے گی۔ پس جو دانت اٹھائیس دانتوں سے زائد ہے اس کی کوئی دیت نہیں ہے اور جو کم ہے اس کی بھی کوئی دیت نہیں ہے۔ فرمایا: ہم نے حضرت امام علی علیہ السلام کی کتاب میں اسی طرح لکھا ہوا پایا ہے۔ (کتب اربعہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے اُن (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے دانتوں کی دیت کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: سب دیت میں برابر ہیں۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اگلے دو دانتوں اور دوسرے اگلے حصہ کے دانتوں

پر محمول کیا ہے (کہ ان کی دیت برابر ہے یعنی پچاس پچاس دینار)۔

باب ۳۹

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں دیت ہے اور اسی طرح دونوں پاؤں کی انگلیوں میں بھی دیت ہے اور یہ کل دس دس انگلیاں ہیں۔ اور ان سے زائد یا کم انگلیوں کا حکم؟

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی انگلیاں اگر دس دس سے زائد یا کم ہوں تو ان میں بھی دیت ہے؟ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے حکم! اصل خلقت میں وہ انگلیاں جن پر دیت تقسیم ہوتی ہے وہ دونوں ہاتھوں میں دس انگلیاں ہیں اور جو ان سے زائد یا کم ہیں ان میں کوئی دیت نہیں ہے اور یہی کیفیت پاؤں کی انگلیوں کی ہے کہ وہ بھی دس ہیں پس جو ان سے زائد یا کم ہے اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔ اور پاؤں کی دس انگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت ایک ہزار درہم (یعنی ایک سو دینار) ہے اور یہی حکم ہاتھ کی انگلیوں کا ہے۔ اور اگر ان انگلیوں میں سے کوئی انگلی شل شدہ ہو تو اس کی دیت سالم انگلی کی دیت کی ایک تہائی ہوگی۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر زائد انگلی کاٹی جائے تو اس میں صحیح (اور اصلی انگلی) کی دیت کا ایک تہائی حصہ واجب ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب صرف زائد انگلی کاٹی جائے (کہ اس میں دیت ہے) اور جو پہلی حدیث میں مذکور ہے (کہ زائد انگلی میں کوئی دیت نہیں ہے) یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب وہ زائد انگلی دوسری انگلیوں کے ساتھ کاٹی جائے۔

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اور دونوں پاؤں کی انگلیاں دیت میں سب برابر ہیں یعنی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۴۔ نیز باسناد خود فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بازو کے بارے میں پوچھا کہ جب اسے اس طرح چوٹ لگائی جائے کہ جس سے ہتھیلی کا بند ٹوٹ جائے تو؟ فرمایا: اگر اس کی وجہ سے ہتھیلی خشک ہو جائے اور سب انگلیاں شل ہو جائیں تو اس میں ہاتھ کاٹنے کی دیت کے دو

ثلث واجب ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا: اور اگر اس کی وجہ سے بعض انگلیاں شل ہو جائیں اور بعض نہ ہوں۔ تو پھر ہر شل شدہ انگلی کی دیت اس کی صحیح انگلی کی دیت کے دوثلث ہوگی۔ فرمایا: اور یہی حکم پنڈلی اور قدم کا ہے جبکہ قدم کی انگلیاں شل ہو جائیں۔ (کتب اربعہ)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اور دونوں پاؤں کی انگلیاں دیت میں بالکل برابر ہیں۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۱ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۰

دانت کی دیت جبکہ اسے چوٹ لگائی جائے مگر وہ گرے تو نہ لیکن سیاہ ہو جائے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب دانت پر چوٹ لگائی جائے تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔ پس اگر گر گیا تو پھر چوٹ لگانے والے کو پانچ سو درہم ادا کرنا پڑیں گے۔ اور اگر سیاہ ہو گیا مگر گرا نہیں تو پھر اس کی دیت کے دوثلث ادا کرے گا۔ (کتب اربعہ)

۲۔ نیز باسناد خود ابان سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب (چوٹ لگنے سے) اگلے دو دانت سیاہ ہو جائیں تو ان میں دیت ہے (سابقہ تفصیل کے مطابق جو پہلی حدیث میں مذکور ہے)۔

باب ۴۱

ناخن کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ناخن کے بارے میں جب اسے کاٹ دیا جائے اور پھر نہ نکلے یا اگر نکلے تو سیاہ اور بدشکل نکلے تو یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اس میں دس دینار ادا کئے جائیں اور اگر سفید نکلے تو پھر پانچ دینار ہیں۔

(التہذیب، الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے

ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ ناخن میں پانچ دینار دیت ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ سابقہ تفصیل پر محمول ہے۔

باب ۴۲

انگلیوں کے اور انگوٹھے کے جوڑوں کی دیت کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام ہر انگلی کے جوڑ (کو کاٹنے یا زخمی کرنے) کی دیت اس انگلی کی دیت کی ایک تہائی قرار دیتے تھے۔ سوائے انگوٹھے کے جوڑ کے کہ اس میں انگوٹھے کی دیت کا نصف قرار دیتے تھے۔ کیونکہ اس کے صرف دو جوڑ ہوتے ہیں (بخلاف انگلیوں کے کہ ان کے تین تین جوڑ ہوتے ہیں)۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۹ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس موضوع پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۴۳

کان کی لو (کاٹنے) کی دیت کان کی دیت کی ایک تہائی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے کان کی لو کی دیت کے بارے میں کان کی دیت کا ایک ثلث ادا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور زائد انگلی کاٹنے کی دیت کا فیصلہ تام انگلی کی دیت کی ایک تہائی ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا اور ناک کے ہر نتھنے کی دیت ناک کی دیت کا ایک ثلث قرار دی۔ (التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود عبدالرحمٰن سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے سیاہ دانت کی دیت صحیح دانت کی دیت کا ایک ثلث قرار دی اور اس (بے نور) آنکھ کی دیت جو اپنی جگہ قائم ہو جبکہ اندر دھنس جائے صحیح آنکھ کی دیت کی ایک تہائی قرار دی اور کان کی لو کی دیت خود کان کی دیت کی ایک تہائی قرار دی اور لنگڑی ٹانگ (کاٹنے) کی دیت سالم ٹانگ کی دیت کا ایک ثلث قرار دی۔ اور ناک کے ہر نتھنے کی دیت ناک کی دیت کی ایک تہائی مقرر فرمائی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: قبل ازیں (باب ۷ از دیاتِ اعضاء میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۴۴

مرد اور عورت کے اعضاء کی دیت اس وقت تک برابر رہتی ہے جب تک پوری دیت کے ایک ثلث تک نہ پہنچ جائے۔ بعد ازاں مرد کے اعضاء کی دیت عورت کے اعضاء سے دوگنی ہو جاتی ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے عورت کی ایک انگلی کاٹ دی اس کی کیا دیت ہے؟ فرمایا: دس اونٹ! عرض کیا: اگر دو انگلیاں کاٹے تو؟ فرمایا: بیس اونٹ۔ پھر عرض کیا: اور اگر تین کاٹے تو؟ فرمایا: تیس اونٹ! عرض کیا: اور اگر چار کاٹے تو؟ فرمایا: بیس اونٹ! راوی نے (از راہ تعجب) کہا: سبحان اللہ! تین انگلیاں کاٹے تو تیس اونٹ اور اگر چار کاٹے تو بیس اونٹ؟ (ایں چہ بوالعجبی است؟) پھر کہا کہ جب ہم عراق میں تھے تو جب یہ بات ہم تک پہنچتی تھی اور ہم ایسا کہنے والے سے برأت ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایسی خبر لانے والا شیطان ہے (مگر آج تو اپنے کانوں سے آپ سے یہ بات سن لی؟) فرمایا: اے ابان! ٹھہرو۔ یہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے! عورت دیت کی ایک تہائی تک تو مرد کے ساتھ برابر رہتی ہے۔ اور جب اس حد تک پہنچ جائے تو وہ نصف کی طرف پلٹ جاتی ہے۔ اے ابان! تو نے قیاس کے ساتھ میری گرفت کی ہے اور جب سنت میں قیاس کو داخل کیا جائے تو پھر دین ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عورتوں کے زخموں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: مرد اور عورتیں دیت میں ایک ثلث تک تو بالکل برابر ہیں اور جب معاملہ اس سے آگے نکل جائے تو پھر عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہوتی ہے۔ (التہذیب، کذا فی المقنعہ للمفیدؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں قصاص کے ابواب (باب ۴۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۴۵

شوہر یا آقا کے سوا اگر کوئی اور شخص مجامعت وغیرہ سے کسی لڑکی کی بکارت زائل کرے تو اس پر دیت لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں دو لڑکیوں کا مقدمہ پیش کیا گیا جو حمام میں داخل ہوئیں اور ایک نے انگلی سے دوسری کا پردۂ بکارت زائل کر دیا؟ آپؑ نے ایسا کرنے والی پر دیت لازم قرار دی۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں دیات الاعضاء (باب ۳۱ میں) ایسی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۴۶

عورت کے پستان کاٹنے میں عورت کی آدھی دیت لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی عورت کے پستان کاٹ ڈالے تھے۔ یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس پر عورت کی آدھی دیت واجب قرار دی تھی۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے قبل (باب ۳۶ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۴۷

جانور کی آنکھ پھوڑنے کی دیت اس کی موجودہ قیمت کی ایک چوتھائی ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالعباس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی جانور کی آنکھ پھوڑے اس پر اسکی قیمت کی ایک چوتھائی واجب ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام علی علیہ السلام نے گھوڑے کی آنکھ پھوڑنے والے پر اس گھوڑے کی اس دن کی قیمت کی ایک چوتھائی لازم قرار دی تھی۔ (التہذیب، الفروع، الفقیہ)

باب ۴۸

خراش کے تاوان کا بیان اور مومن کی پیشگی اجازت کے بغیر اسے خراش پہنچانا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: ہمارے جامعہ میں موجود ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ وہ جامعہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک صحیفہ ہے جس میں سب حلال وحرام کا تذکرہ ہے اور جس میں ہر وہ چیز موجود ہے جس کی لوگوں کو (قیامت تک) ضرورت ہے یہاں تک کہ اس میں خراش کے تاوان کا تذکرہ بھی ہے۔ بعد ازاں آپ نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور فرمایا: اے ابومحمد! اجازت دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں آپ کا (غلام) ہوں آپ جو چاہیں سلوک کریں! چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ سے مجھے دبایا اور فرمایا کہ اس (دبانے) کا تاوان بھی اس میں مذکور ہے۔ (الکافی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ سابقہ ابواب میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

منافع کے تلف کرنے کی دیات کا بیان

(اس سلسلہ میں کل چودہ (۱۴) باب ہیں)

باب ۱

سماعت، آواز اور اعضاء کو شل کرنے میں پوری دیت لازم ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں کتاب الدیات پیش کی جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کسی کی قوت سماعت زائل کی جائے تو اس کی دیت پورا ایک ہزار دینار ہے۔ اور اسی طرح اگر آواز بالکل ختم ہو جائے تو اس سے بھی پوری دیت یعنی ایک ہزار دینار واجب ہوتی ہے۔ اور دونوں ہاتھوں کے شل کرنے (بے کار) کرنے کی دیت بھی ایک ہزار دینار ہے۔ اور اسی طرح دونوں پاؤں کو شل کرنے کی دیت بھی ایک ہزار دینار ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ از دیات الاعضاء میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

جس شخص کو اس طرح پیٹا جائے کہ اس کے کلام میں کچھ نقص واقع ہو جائے (کہ بعض الفاظ ادا نہ کر سکے) تو دیت کو حروف کی تعداد کے مطابق تقسیم کیا جائے گا (جو کہ بنا بر مشہور ۲۸ حروف ہیں) اور جس قدر نقص واقع ہوگا اتنی دیت لی جائے گی۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک دوسرے شخص کے سر پر اس طرح چوٹ لگائی تھی کہ اس کی زبان میں ثقل پیدا ہو گیا۔ فرمایا: اس پر پورے حروف (۲۸) پیش کئے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ وہ

بولے) پس وہ جس قدر حرف صحیح ادا نہیں کر سکے گا اسی نسبت سے اس کو دیت دی جائے گی۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کا فیصلہ اس طرح کیا تھا جس نے دوسرے شخص کے سر پر چوٹ لگائی تھی جس سے اس کی زبان ثقیل ہوگئی تھی۔ آپ نے اس پر حروف تہجی پیش کئے اور حکم دیا کہ وہ انہیں پڑھے۔ پس وہ جو حرف پڑھتا گیا اس کی دیت ساقط کرتے گئے اور جو نہ پڑھ سکا تو اس کی دیت لازم قرار دی۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ نیز باسنادخود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک آدمی کو لایا گیا جسے اس طرح پیٹا گیا تھا کہ اس کی آواز میں اس طرح نقص پیدا ہو گیا تھا کہ وہ بعض الفاظ ادا کر سکتا تھا اور بعض ادا نہیں کر سکتا تھا۔ آپ نے اس پر حروف تہجی پیش کئے اور فرمایا: انہیں پڑھ پس وہ جن حروف کو نہ پڑھ سکا اسی حساب سے جانی پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دی۔ اور حروف کل ۲۸ ہیں پس دیت کو اٹھائیس حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود علی بن الحسن بن علی بن فضال سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا نے سب سے پہلے حروف کو پیدا کیا تا کہ ان کے ذریعہ سے اپنی مخلوق کو لکھنا (پڑھنا) سکھائے پس جب کسی شخص کے سر پر لاٹھی ماری جائے جس کی وجہ سے وہ بعض الفاظ کو ادا نہ کر سکے تو جن جن حروف کو ادا نہ کر سکے ان کی تعداد کے مطابق اسے دیت ادا کی جائے گی۔ (عیون الاخبار الرضا، معانی الاخبار، الامالی، کتاب التوحید)

باب ۳

جس شخص کی قوت سماعت متاثر ہو جائے تو اس کا امتحان کس طرح لیا جائے گا؟ اور اگر سماعت کو نقصان پہنچانے والے سے دیت لی جائے اور بعد ازاں سماعت ٹھیک ہو جائے تو دیت کی رقم واپس نہیں کی جائے گی!

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک دوسرے کے کان میں ہڈی ماری اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس کی سماعت ختم ہوگئی ہے۔ فرمایا: ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔ پس اگر وہ سننے لگ گیا۔ یا دو

گواہوں نے گواہی دی کہ وہ سنتا ہے تو فبہا ورنہ اس سے قسم اٹھوائی جائے گی اور جانی دیت ادا کرے گا۔ عرض کیا گیا: مولا! اگر اس کے بعد اس کی سماعت لوٹ آئے تو؟ (کیا اسے دیت والی رقم واپس کرنی پڑے گی؟) فرمایا: میں اس پر کچھ لازم نہیں جانتا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس کے کان پر کوئی چیز ماری گئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس کے ایک کان کی سماعت جاتی رہی ہے۔ فرمایا: اس کے متاثرہ کان کو باندھ کر (اس پر پٹی وغیرہ باندھ کر) بالکل بند کر دیا جائے اور صحیح کان کھلا چھوڑ دیا جائے۔ اور پھر اس کے آگے کی طرف سے کچھ فاصلہ سے گھنٹی بجائی جائے اور اس سے کہا جائے کہ اس کی آواز سن پھر قدرے زیادہ فاصلہ پر بجائی جائے وھکذا۔ پس جب وہ نہ سنے تو اس جگہ پر نشان لگا دیا جائے۔ پھر اس کے پیچھے سے گھنٹی بجائی جائے اور اس سے کہا جائے کہ اس کی آواز سن۔ اور قدرے دور جا کر بجائی جائے (پس جب وہ نہ سن سکے تو ان کا باہمی فاصلہ ناپا جائے پس اگر برابر ہو تو اسے سچا سمجھا جائے گا۔ پھر اسی طرح اس کے دائیں جانب گھنٹی بجائی جائے گی اور بعد ازاں بائیں طرف سے بجائی جائے گی پس اگر فاصلہ برابر ہو اور وہ نہ سن سکے تو اسے سچا سمجھا جائے گا۔ بعد ازاں اس کا متاثرہ کان کھول دیا جائے اور تندرست کو بند کر دیا جائے پھر اس طرح اس کے چاروں طرف سے گھنٹی بجائی جائے۔ بعد ازاں جائزہ لیا جائے کہ تندرست کان اور متاثرہ کان میں کس قدر فرق ہے۔ پس اسی حساب سے اس جانی سے دیت لی جائے گی۔

۳۔ جناب علی بن جعفر اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے کان پر ہڈی ماری اور اس نے دعویٰ کیا کہ وہ سن نہیں سکتا تو؟ فرمایا: جب وہ شخص مسلمان ہے تو اس کے دعویٰ کی تصدیق کی جائے گی۔ (اور جانی کو دیت ادا کرنا پڑے گی)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ استحباب پر محمول ہے (کہ مسلمان کی تصدیق کی جائے) یا اس کا یہ مطلب ہے کہ امتحان کے بعد اس کی تصدیق کی جائے گی۔

باب ۴

جب کوئی شخص کسی آدمی کو پیٹے اور اس سے اس کی بصارت، سونگھنے کی قوت اور بولنے کی طاقت زائل ہو جائے تو اس پر تین دیتیں واجب ہوگی۔ اور مدعی کے دعویٰ کو جانچنے کا معیار؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابراہیم سے اور وہ مرفوعاً حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

کہ آپ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے سر پر چوٹ لگائی اور مضروب نے دعویٰ کیا ہے کہ نہ اس کی آنکھ دیکھتی ہے، نہ ناک کچھ سونگھ سکتا ہے اور نہ زبان بول سکتی ہے! حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر وہ سچا ہے تو جانی پر تین دیات واجب ہیں۔ عرض کیا گیا: یا امیر المومنینؑ! یہ کس طرح معلوم کیا جائے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے؟ فرمایا: جہاں تک اس کے اس دعویٰ کا تعلق ہے کہ وہ سونگھ نہیں سکتا تو اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حراق (بہت کھاری پانی) اس کے قریب لایا جائے پس اگر وہ سچا ہے تو اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا ورنہ وہ سر ایک طرف کرے گا اور آنکھوں میں آنسو بھی آجائیں گے...... اور اس نے جو دعویٰ کیا ہے کہ اسے آنکھ سے کچھ نظر نہیں آتا تو اس کے معلوم کرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ اس کی آنکھ کو سورج کے بالمقابل لایا جائے پس اگر سچا ہے تو اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اور اگر جھوٹا ہے تو ضرور آنکھ جھپکے گا اور وہ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی زبان بول نہیں سکتی۔ تو اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی زبان میں سوئی چبھوئی جائے پس اگر سرخ رنگ کا خون نکل آئے تو وہ جھوٹا ہے اور اگر سیاہ رنگ کا خون نکلے تو وہ سچا ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ باب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

آنکھ کی بینائی کا تخمینہ بادل والے دن نہیں لگایا جا سکتا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن ابو زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ابر و باد والے دن آنکھ کی بینائی کو نہیں جانچا جا سکتا۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۶

اگر کوئی شخص کسی انسان کو اس طرح مارے پیٹے جس سے اس کی سماعت، بصارت، زبان، عقل، شرم گاہ اور مقاربت کرنے کی قوت زائل ہو جائے تو اس پر چھ دیات لازم ہوں گی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عمر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک دوسرے شخص کو اس زور سے

ڈنڈا مارا کہ اس کی سماعت، بصارت، زبان، عقل، شرم گاہ (یعنی اس کی منفعت) اور قوتِ جماع زائل ہوگئی مگر وہ ہے زندہ۔ اس طرح فیصلہ فرمایا کہ اس جانی پر چھ دیات واجب ہیں۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۴ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

اس شخص کا حکم جس کی عقل (کسی جنایت کاری کے نتیجہ میں) چلی جائے اور پھر لوٹ آئے اور اس صورت کا حکم کہ جب کوئی شخص کسی کو ایک ضربت لگائے مگر اس سے دو یا دو سے زیادہ بار جنایت کاری ہو جائے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوعبیدہ حذّاء سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک دوسرے آدمی کو سر پر خیمہ کا ستون مارا مگر وہ چوٹ سر کو شگافتہ کرتی ہوئی اس کے دماغ تک پہنچ گئی جس سے اس کی عقل زائل ہوگئی تو؟ فرمایا: اگر وہ مضروب ایسا ہے کہ اسے نہ نماز کے اوقات کا شعور ہے اور نہ ہی اس بات کا کہ وہ کہہ کیا رہا ہے اور اس سے کیا کہا جا رہا ہے تو ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔ پس اگر اس دوران اس کی موت واقع ہوگئی تو جنایت کار سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر سال تک نہ مرا اور نہ ہی اس کی عقل واپس لوٹی تو ضارب سے پوری دیت وصول کی جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر وہ ضربت اس کی ہڈی تک پہنچ جائے تو اس صورت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اس صورت میں اس نے چوٹ تو ایک لگائی ہے مگر اس سے جنایتیں دو واقع ہوئی ہیں (ایک زخم اور وہ بھی ہڈی تک) اس لئے میں اس پر سخت جنایت کی دیت لازم قرار دوں گا۔ اور وہ پوری دیت ہے۔ اور اگر وہ دو چوٹیں لگائے اور ان کے نتیجہ میں جنایتیں بھی دو ہی واقع ہوں تو میں اس پر دونوں جنایتوں کی جو سزا ہے وہ لازم قرار دوں گا وہ جو بھی ہو مگر یہ کہ ان میں سے ایک کی وجہ سے مضروب کی موت واقع ہو جائے کہ اس صورت میں دوسری ضرب کو نظر انداز کر کے اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر کوئی جانی یکے بعد دیگرے تین ضربات لگائے اور ان کے نتیجہ میں جنایتیں بھی تین واقع ہوں تو میں اس پر تینوں جنایتوں کی حد جاری کروں گا۔ مگر یہ کہ اس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو اس صورت میں اس سے قصاص لیا لائے گا۔ پھر فرمایا: اور اگر کوئی جانی دس ضربات لگائے مگر ان کے نتیجہ میں جنایت ایک واقع ہو

تو میں اس پر اس ایک جنایت کی حد جاری کروں گا جو دس ضربات کے نتیجہ میں واقع ہوئی ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے خیمہ کا ستون ایک آدمی کے سر پر مارا جس سے اس کی عقل زائل ہوگئی؟ فرمایا: اس پر پوری دیت واجب ہے۔ عرض کیا کہ بعد ازاں وہ شخص دس دن یا اس سے کم و بیش دن زندہ رہا اور پھر اس کی عقل لوٹ آئی تو آیا وہ جانی وہ دیت واپس لے سکتا ہے؟ فرمایا: نہ، وہ تو ادا ہو چکی۔ پھر عرض کیا کہ اگر وہ دو یا تین ماہ کے بعد مر جائے اور اس کے اولیاء کہیں کہ ہم تو جنایت کار سے قصاص لیں گے (یعنی اسے قتل کریں گے) تو؟ فرمایا: اگر وہ اسے قتل کرنا چاہیں تو پھر وہ دیت واپس کر دیں۔ اور اگر وہ سال کے بعد مرے تو پھر وہ نہ ضارب کو قتل کر سکتے ہیں اور نہ ہی وصول کردہ دیت واپس کر سکتے ہیں۔ (التہذیب)

باب ۸

جب کوئی شخص کسی کو چوٹ لگائے جس نے اس کی کچھ بینائی چلی جائے تو وہ آنکھ کی دیت میں اس کمی کی نسبت کے مطابق (نصف یا ثلث وغیرہ) دیت لے سکتا ہے اور اس کمی کے معلوم کرنے کا طریقہ کار؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کی آنکھ میں کچھ چوٹ لگتی ہے جس کی وجہ سے اس کی کچھ بینائی کم ہو جاتی ہے تو اسے کیا دیا جائے گا؟ فرمایا: اس کی ایک آنکھ باندھ دی جائے پھر اس کے سامنے ایک انڈا رکھا جائے اور اس سے کہا جائے کہ اسے دیکھ۔ (پھر اسے قدرے زیادہ فاصلہ پر رکھا جائے اور پھر کہا جائے کہ دیکھ۔ یہاں تک کہ وہ کہے کہ اب مجھے انڈا نظر نہیں آ رہا پھر اسے قدرے قریب لایا جائے جہاں سے وہ اسے دیکھ سکے۔ پھر اس جگہ پر نشان لگا دیا جائے۔ بعد ازاں یہی کاروائی اس کے پیچھے اور دائیں بائیں کی جائے۔ پس اگر وہ اسی حد کے مطابق کہتا جائے تو وہ سچا ہے اور اگر اس فاصلہ میں کمی یا بیشی آ جائے تو پھر کہا جائے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے یہاں تک کہ سچ بولے۔ راوی نے عرض کیا کہ کیا وہ مؤمن نہیں ہے؟ (کہ اس کی بات پر اعتبار کیا جائے؟) فرمایا: نہ۔ پھر دوسری آنکھ کو بھی اسی طرح جانچا جائے گا اور پھر اسی کی نسبت کے مطابق دیت لی جائے گی۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود حسین بن کثیر سے اور وہ اپنے والد (کثیر) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی کی آنکھ کو کچھ تکلیف پہنچائی گئی (جس سے اس کی بینائی کم ہوگئی) مگر وہ اپنی جگہ پر قائم تھی تو حضرت امیر علیہ السلام کے حکم سے (اس کا نقص معلوم کرنے کے لئے یہ تدبیر اختیار کی گئی کہ) اس کی تندرست آنکھ پر پٹی باندھ دی گئی اور ایک آدمی کو ہاتھ میں ایک انڈا دے کر اس کے سامنے کھڑا کیا گیا۔ اور وہ اس آفت زدہ آدمی سے کہتا تھا کہ آیا تو یہ انڈا دیکھ رہا ہے؟ اور جب وہ کہتا کہ ہاں تو پھر وہ شخص قدرے پیچھے ہٹ جاتا (اور پھر پوچھتا کہ کیا تو انڈا دیکھ رہا ہے) یہاں تک کہ وہ کہتا کہ اب اسے انڈا نظر نہیں آ رہا۔ پھر اس جگہ پر نشان لگا دیتا۔ پھر اس کی آفت زدہ آنکھ پر پٹی باندھ دی جاتی۔ اور دوسری آنکھ کھلی چھوڑ دی جاتی اور اس سے یہی سوال و جواب کیا جاتا۔ یہاں تک وہ انڈے کو نہ دیکھ سکتا (پھر وہاں نشان لگایا جاتا اور) پھر دونوں فاصلوں کو ناپا جاتا تو جس قدر کمی واقع ہوتی اتنی دیت لی جاتی۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص دعویٰ کرتا ہے (کہ کسی شخص کے چوٹ لگانے سے) وہ دیکھ نہیں سکتا تو؟ فرمایا: ایک سال تک اسے مہلت دی جائے گی۔ اور اس کے بعد اس سے قسم لی جائے گی کہ اسے کچھ نظر نہیں آتا! تب اسے دیت دلوائی جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر اس (دیت دلوانے) کے بعد اسے کچھ نظر آنے لگ جائے تو؟ فرمایا: یہ خدا کا عطیہ ہے جو اس نے (از راہ لطف و کرم) اسے عطا فرمایا ہے (جس کی وجہ سے دیت واپس نہیں لی جائے گی)۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

ایسی چوٹ کی دیت جس سے سلسل البول، سلسلِ پاخانہ اور افضا کی شکایت پیدا ہو جائے اور جو کسی کے پیٹ کو اس طرح روندے کہ اس کا پاخانہ نکل جائے اس کی دیت؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی سرین کی ہڈی توڑ دی ہے جس کی وجہ سے اس کی دبر اس کے کنٹرول میں نہیں رہی (یعنی بے اختیار اس کا پاخانہ نکل جاتا ہے) اس کی دیت کیا ہے؟ فرمایا:

اس میں کامل دیت ہے۔ پھر پوچھا کہ ایک شخص نے ایک لڑکی سے مقاربت کی اور اس کا افضا کر دیا اور اب وہ بچہ جننے کے قابل نہیں رہی تو؟ فرمایا: اس میں بھی پوری دیت واجب ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس کی خصیہ اور دبر کی درمیانی ہڈی پر کسی نے اس طرح چوٹ لگائی کہ اب اس کا پیشاب و پاخانہ نہیں رکتا۔ یوں فیصلہ فرمایا کہ اس میں پوری دیت واجب قرار دی۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو اس طرح مارا پیٹا کہ اس کے پیشاب کا سلسلہ خراب ہو گیا تو؟ فرمایا: اگر اس کا پیشاب سارا دن یعنی رات تک جاری رہے تو اس پر پوری دیت واجب ہے کیونکہ اس نے اس شخص کا روزگار خراب و برباد کر دیا ہے اور اگر دن کے آخر تک جاری رہے تو اس صورت میں پوری دیت لازم ہے۔ اور اگر آدھے دن تک جاری رہے تو اس پوری دیت کی دو تہائی واجب ہے۔ اور اگر چاشت تک جاری رہے تو پھر ایک ثلث لازم الاداء ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۱۸ از دیات الاعضاء میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور (باب ۲۰ میں) پیٹ کو اس طرح روندنے کی دیت کا تذکرہ بھی کیا جا چکا ہے جس سے پاخانہ نکل جائے۔

باب ۱۰

اگر کسی عورت کو اس طرح چوٹ لگائی جائے جس سے اس کا حیض آنا ختم ہو جائے تو قسم کے بعد دیت کا ایک ثلث واجب ہے بشرطیکہ ایک سال کے بعد بھی نہ آئے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک جوان عورت کے پیٹ پر ایسی چوٹ لگائی کہ اس کا رحم بانجھ ہو گیا۔ اور نظام حیض خراب ہو گیا جبکہ پہلے اس کا یہ سلسلہ بالکل درست تھا؟ فرمایا: ایک سال تک انتظار کیا جائے گا پس اگر اس اثناء میں اس کا نظام ٹھیک ہو گیا تو فبہا ورنہ اس کے قسم کھانے کے بعد اس شخص کو اس کی دیت کی ایک تہائی ادا کرنا پڑے گی۔ کیونکہ اس نے اس کے رحم کو خراب کیا ہے اور نظام حیض کو ختم کیا ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۱

جب دل کو گھن گرج سے ڈرایا جائے اور وہ اڑ جائے (ہارٹ فیل ہو جائے) اس میں پوری دیت ہے اور جب گردن یا منہ ٹیڑھا ہو جائے تو اس میں بھی پوری دیت ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کے بارے میں فرمایا کہ جب اسے گھن گرج کے ساتھ ڈرایا جائے اور وہ اڑ جائے (ہارٹ اٹیک ہو جائے) تو اس میں پوری دیت ہے نیز آنحضرتؐ نے گردن (اور چہرہ) کے ٹیڑھا ہو جانے کے بارے میں فرمایا کہ اس میں بھی پوری دیت ہے۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں دیات الاعضاء (باب ۱۳ و ۱۴ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۲

منافع اور اعضاء پر جنایت کاری کو ثابت کرنے کے لئے کس قدر قسموں کی ضرورت ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن فضال سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں یونس کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں کتاب (دیات والی) پیش کی اور آپ نے فرمایا کہ وہ صحیح ہے اور ابن فضال بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب کسی شخص کی بینائی (کسی کی چوٹ سے) متاثر ہو جائے تو پہلے اس کی آفت زدہ آنکھ پر پٹی باندھ کر صحیح آنکھ سے دیکھا جائے گا کہ وہ ایک انڈے کو کس قدر فاصلہ تک دیکھتی ہے۔ پھر صحیح آنکھ پر پٹی باندھ کر آفت زدہ آنکھ سے دیکھا جائے گا کہ وہ کس قدر فاصلہ تک دیکھتی ہے؟ تو جس قدر تفاوت ہوگا اسی حساب سے آنکھ کی دیت میں سے اتنی دیت وصول کی جائے گی اور قسم کے کچھ جزء قرار دیے جائیں گے مثلاً اگر بینائی کا چھٹا حصہ متاثر ہوا ہے تو صرف متاثر ہونے والا شخص ایک قسم کھائے گا اور اسے دیت کا چھٹا حصہ دیا جائے گا۔ اور اگر بینائی کا ایک ثلث متاثر ہوا ہے تو ایک قسم وہ خود کھائے گا اور ایک قسم اس کے ہمراہ کوئی اور شخص کھائے گا۔ اور اگر آدھی بینائی متاثر ہوئی ہے تو پھر وہ خود بھی قسم کھائے گا اور اس کے ساتھ دو شخص اور بھی قسم کھائیں گے (اور پھر اسے آنکھ کی نصف دیت ادا کی جائے گی) اور اگر دو ثلث بینائی ضائع ہوئی ہے تو اس کے علاوہ تین شخص اور بھی قسم کھائیں گے اور اگر پانچ میں سے چار حصے بینائی متاثر

ہوئی ہے تو اس کے علاوہ چار آدمی بھی قسم کھائیں گے (تب ۴/۵ حصہ دیت ملے گی)۔ اور اگر پوری بینائی ضائع ہوگئی ہے تو اس کے علاوہ پانچ اور آدمی بھی قسم کھائیں گے (تب اسے آنکھ کی پوری دیت ادا کی جائے گی)۔ اور یہی کیفیت دوسرے زخموں میں قسموں کی ہے اور جس شخص کی بینائی متاثر ہوئی ہے اگر اس کے ہمراہ اور کوئی شخص قسم کھانے والا نہ ہو تو پھر اسی شخص پر اتنی قسمیں کھانا واجب ہوں گی مثلاً اگر اس کی بینائی کا چھٹا حصہ متاثر ہوا ہے تو وہ صرف ایک قسم کھائے گا اور اگر ایک ثلث متاثر ہوا ہے تو پھر دو قسمیں کھائے گا۔ اور اگر اس سے زیادہ متاثر ہوا ہے تو اسی حساب سے زیادہ قسمیں کھائے گا۔ اور قسم اس کی بینائی کی آخری حد پر کھائی جائے گی۔ اور یہی کیفیت قوت سماعت کی ہے کہ وہ کس قدر متاثر ہوئی ہے۔ اس کے مطابق قسمیں کھائی اور کھلائی جائیں گی اور اس کی سماعت کا اندازہ کسی چیز کے بجانے سے لگایا جائے گا۔ (کہ وہ کس حد تک سن سکتا ہے؟) پس اگر وہ دعویٰ کرے کہ اس کی قوت سماعت بالکل ختم ہوگئی ہے اور اندیشہ ہو کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہے تو اس کا اندازہ یوں لگایا جائے گا کہ جب وہ گہری نیند سو جائے تو چیخ ماری جائے گی پس اگر وہ آواز سن کر جاگ جائے تو اس سے حاکم اپنے خیال کے مطابق اندازہ لگائے گا۔ اور اگر یہ نقص بازو یا ران میں واقع ہو تو اس کا تخمینہ صحیح اور متاثرہ بازو اور ران پر دھاگہ باندھنے سے لگایا جائے گا کہ ہاتھ یا پاؤں میں کس قدر نقص واقع ہوا ہے؟ اور اگر پنڈلی یا کلائی میں کچھ نقص واقع ہو تو اس کا تخمینہ بھی بازو والے طریقہ کار سے لگایا جائے گا۔ اور اسی کے مطابق حاکم فیصلہ کرے گا۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و ۲ از دیات الاعضاء میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۳

اس صورت کا حکم کہ جب سانس میں کچھ نقص واقع ہو جائے اور اس کے معلوم کرنے کا طریقہ کار؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جسے مارا پیٹا گیا اور اس کے نظام سانس میں نقص واقع ہوگیا! اب اسے کس طرح معلوم کیا جائے گا؟ فرمایا: وقت کی گھڑیوں سے! عرض کیا وہ کس طرح؟ فرمایا: جب فجر طلوع ہوتی ہے تو سانس ناک کی دائیں جانب ہوتی ہے۔ اور جب ایک گھنٹہ گزر جائے تو پھر بائیں جانب آجاتی ہے۔ لہٰذا اس طرح تمہارے اور اس کے سانس کو دیکھ کر پتہ چلے گا کہ اس میں کتنا نقص واقع ہوا ہے؟ اور اسی حساب سے دیت وصول کی جائے گی۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۱۴

اگر انزال نہ ہو تو اس میں پوری دیت ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کی کمر اس طرح توڑ دی جائے کہ اسے انزال نہ ہو تو اس میں پوری دیت واجب ہے۔ (التہذیب)

شجاج اور جراح کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل نو (۹) باب ہیں)

باب ۱
ان کے اقسام وانواع اور ان کی تفسیر وتشریح۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ جراحات اور شجاج کی تفسیر وتشریح کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ ان کی پہلی قسم (۱) **خارصہ** ہے اور یہ دس ضرب کو کہا جاتا ہے جس سے خراش تو آئے مگر خون نہ نکلے۔ (۲) **دامیہ**: اور یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جس سے خون بہنے لگے۔ (۳) **باضعہ**: یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جو گوشت کو کاٹ دے۔ (۴) **متلاحمہ**: یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جو گوشت کو کاٹ کر اس کے اندر چلی جائے۔ (۵) **سمحاق**: یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جو ہڈی تک پہنچ جائے۔ اور سمحاق اس باریک جلد کو کہا جاتا ہے جو ہڈی کے اوپر ہوتی ہے۔ (۶) **موضحہ**: یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جو ہڈی کو ظاہر کر دے۔ (۷) **ہاشمہ**: یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جو ہڈی کو توڑ دے۔ (۸) **منقلہ**: یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جو ہڈی کو اس کے اصلی مقام سے ادھر اُدھر منتقل کر دے۔ (۹) **امہ و مامومہ**: یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جو دماغ تک پہنچ جائے۔ (۱۰) **جائفہ**: یہ اس ضرب کو کہا جاتا ہے جو دماغ کے اندر (وسط) تک پہنچ جائے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۲
ان شجاج اور جراحات کی دیات کا بیان مع چند دیگر احکام۔

(اس باب میں کل اٹھارہ حدیثیں ہیں جن میں سے دس مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: باضعہ میں (جو گوشت کو کاٹ دے) تین اونٹ واجب ہیں۔ (الفقیہ، التہذیب)

۲۔ نیز باسنادِ خود سکونی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ہاشمہ میں (جو ہڈی کو توڑ دے) دس اونٹ واجب قرار دیے ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن فضال سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے کتاب (دیات) حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی، آپؑ نے فرمایا: یہ صحیح ہے۔ پھر فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے تمام زخموں کے بارے میں وہ خواہ سر میں ہوں یا چہرہ پر یا جسم کے دوسرے اعضاء و جوارح پر جیسے سمع و بصر، آواز، عقل، ہاتھ، پاؤں اور پھر ان کے کاٹنے یا توڑنے یا ان میں شگاف کرنے اور پھر ہر قسم کی ضربت پر خواہ موضحہ ہو یا دامیہ، منقلہ ہو یا نافذہ اور جس عضو میں ہو فیصلے کئے ہیں مثلاً اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور پھر کسی عیب کے بغیر جوڑ دی جائے جس سے کوئی ہڈی ادھر اُدھر نہ ہو تو اس کی دیت تو معلوم ہے (کہ دس اونٹ ہے) اور اگر زخم ایسا ہے جس سے ہڈی ظاہر تو ہو جائے مگر ہڈی اپنی جگہ سے کہیں منتقل نہ ہو تو اس کی دیت اس کے توڑنے والی دیت ہے کیونکہ جو ہڈی توڑی جائے اس کی دیت معلوم ہے (کہ دس اونٹ ہے)۔ اور اگر ہڈی اپنی جگہ سے ادھر اُدھر منتقل ہو جائے تو اس کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کا نصف ہے اور موضحہ کی دیت اس کے توڑنے کی دیت کی ایک چوتھائی ہے اور اگر ضرب کی وجہ سے کوئی ایسا پھوڑا پیدا ہو جائے جو ٹھیک نہ ہوتا ہو تو اس کی دیت اس کی ہڈی کی دیت کا ایک ثلث ہے جس میں دو ہے۔ اور نافذہ کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کہ جو نیزہ یا خنجر بدن کے کسی حصہ میں گھس جائے تو اس کی دیت آدمی کی دیت کا دسواں حصہ یعنی ایک سو دینار ہے۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۴۔ نیز باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: موضحہ کی دیت پانچ اونٹ ہے۔ اور سمحاق کی دیت چار اونٹ ہے، باضعہ کی تین اونٹ ہے، مامومہ کی تینتیس (۳۳) اونٹ ہے، جائفہ کی بھی تینتیس (۳۳) اونٹ ہے اور منقلہ کی دیت پندرہ اونٹ ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ نیز باسناد خود مسمع بن عبدالملک سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مامومہ میں پوری دیت کا ایک ثلث (۳۳ اونٹ) اور منقلہ میں پندرہ اونٹ اور موضحہ میں پانچ اونٹ، دامیہ میں ایک اونٹ، باضعہ میں دو اونٹ قرار دیئے اور متلاحمہ میں تین اونٹوں کا فیصلہ کیا اور سمحاق میں چار اونٹوں کا فیصلہ کیا۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو مریم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابن حزم کے لئے ایک تحریر لکھی تھی تو وہ تحریر اس سے لے آ تا کہ میں اسے دیکھوں! ابو مریم بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے پاس گیا اور وہ تحریر لایا۔ اور امام کی خدمت میں پیش کی۔ چنانچہ دیکھا گیا کہ اس میں صدقات اور دیات کے ابواب موجود ہیں۔ اور اس میں یہ

بھی لکھا تھا کہ ایک آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہے، جائفہ کی ایک ثلث (۳۳ اونٹ) اور منقلہ کی پندرہ اونٹ اور موضحہ کی پانچ اونٹ ہے۔ (التہذیب)

۷۔ نیز باسنادِ خود سکونی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ہاشمہ کی دیت کا فیصلہ دس اونٹ کیا تھا۔ (ایضاً)

۸۔ نیز باسنادِ خود غیاث سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوارؑ سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو ضرب سمحاق سے کم تر ہے وہ تو صرف طبیب (معالج) کی اجرت ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے ابواب دیات الاعضاء (باب ۱ و ۱۷ میں) مذکورہ بالا دیات کی تفصیل گزر چکی ہے اور جو تھوڑا سا اختلاف پایا جاتا ہے وہ اس بات پر مبنی ہے کہ سر اور چہرہ کا زخم ہاتھوں وغیرہ کے زخموں جیسا نہیں ہوتا (بلکہ اس کی نوعیت قدرے سخت ہوتی ہے)۔

باب ۳

مرد اور عورت کے زخموں کی دیت اس وقت تک برابر برابر ہوتی ہے جب تک جان کی دیت کے ایک ثلث تک نہ پہنچ جائے اس کے بعد مرد کی دیت عورت سے دوگنا ہو جاتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت اور مرد کی زخموں کی دیت اس وقت تک برابر ہوتی ہے جب تک ایک ثلث تک نہ پہنچ جائے بس جب اس سے آگے بڑھ جائے تو پھر مرد کی دیت عورت سے دوگنی ہو جاتی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابومریم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر معاملہ میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب دیت ایک ثلث سے آگے بڑھ جائے۔ اس قسم کی کچھ حدیثیں ابوابِ دیاتِ نفس (باب ۴۵ میں) اور ابواب قصاص طرف (باب ۱ میں) اور یہاں سابقہ باب میں گزر چکی ہیں۔

باب ۴

تھپڑ مارنے کے تاوان کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس تھپڑ کا تاوان جس سے چہرہ پر سیاہ نشان پڑ جائے چھ دینار مقرر کیا ہے اور اگر سیاہ نشان نہ پڑے بلکہ چہرہ نیلا ہو جائے تو اس کا تاوان تین دینار ہے۔ اور اگر چہرہ صرف سرخ ہو جائے اور نیلا نہ ہو تو اس کا تاوان ڈیڑھ دینار ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۵

شجاج یعنی جو زخم چہرہ اور سر پر لگے اسکی دیت برابر ہے بخلاف بدن کے دوسرے خون کی دیات کے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حسن بن صالح ثوری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا سر کی موضحہ چوٹ چہرہ کی موضحہ کی مانند ہے؟ فرمایا: ہاں موضحہ اور شجاج چہرہ کی ہو یا سر کی دیت میں دونوں برابر ہیں۔ کیونکہ چہرہ بھی تو سر کا ہی حصہ ہے اور بدن کے دوسرے زخموں کی نوعیت سر کے زخم کی طرح نہیں ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (سابقہ باب میں اور باب ۱ از دیات منافع اعضاء میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۶

عمدی و ارادی زخم کی دیت تب ثابت ہوتی ہے کہ جب قصاص لینے کا ارادہ نہ ہو اور دونوں فریق راضی ہوں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے انگلیوں میں زخم لگانے کی دیت جبکہ زخم ہڈی تک پہنچ جائے اس انگلی کی دیت کا دسواں حصہ مقرر فرمائی جبکہ زخمی قصاص لینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ قتل و زخم عمدی و خطائی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: خطا عمد کی مانند نہیں ہے کیونکہ قتل اگر عمدی ہو تو اس کی سزا قتل ہے اور عمدی زخم کی سزا قصاص ہے۔ لیکن قتل ہو یا زخم اگر وہ خطائی ہوں تو ان میں دیت ہے۔ (قتل یا قصاص نہیں ہے)۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷

جس کو زخم لگایا جائے اگر وہ جارح کو معاف کر دے مگر زخم جان کے تلف ہونے پر منجر ہو جائے تو جانی پر (جان کی) دیت واجب ہے ہاں جو معاف کی گئی تھی وہ واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو موضحہ چوٹ لگائی مگر مضروب نے اسے بخش دیا لیکن بعد ازاں زخم خراب ہو گیا اور نوبت اس کی موت تک پہنچ گئی۔ فرمایا: اس پر اس کی جان کی دیت واجب ہے۔ ہاں البتہ موضحہ چوٹ کی دیت واجب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مضروب نے معاف کر دی تھی۔ مگر اپنی جان (کا اتلاف) تو معاف نہیں کیا تھا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۸

غلام کی زخم اور چوٹ (شجاج) کی دیت اس کی قیمت کے حساب سے ہے بشرطیکہ وہ آزاد آدمی کی دیت سے بڑھ نہ جائے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبید بن زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک غلام کو موضحہ چوٹ لگائی تھی۔ فرمایا: اس پر اس (غلام) کی قیمت کے عشر کا نصف (بیسواں حصہ) واجب ہے (جو غلام کے آقا کو ادا کی جائے گی)۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابومریم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

حضرت امیر علیہ السلام نے غلام کی ناک یا آلۂ تناسل کاٹنے یا اس قسم کی جنایت کرنے پر جو اس کی قیمت پر محیط ہو۔ یہ فیصلہ فرمایا کہ جانی اس کی پوری قیمت اس کے آقا کو ادا کرے گا۔ اور غلام کو خود لے گا۔ (التہذیب)

۳۔ نیز باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس (آزاد) شخص کے بارے میں جس نے ایک غلام کو موضحہ چوٹ لگائی تھی۔ فرمایا: اس پر اس غلام کی قیمت کے دسواں حصہ کا نصف (یعنی بیسواں حصہ) واجب ہے جو اس کے آقا کو ادا کرے گا اور یہ خیال رکھا جائے گا کہ غلام کی قیمت آزاد آدمی کی دیت سے زائد نہ ہو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۲ از قصاص طرف میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۹

اور جس زخم کے بارے میں کوئی نص موجود نہ ہو اس میں دو عادل گواہوں کا فیصلہ ثابت ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک ہاتھ جب کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پچاس اونٹ ہے۔ اور اگر ہاتھ پر صرف کچھ زخم لگائے جائیں مگر جڑ سے کاٹا نہ جائے تو اس کی دیت کا فیصلہ تمہارے دو عادل گواہ کریں گے (پھر اس آیت کی تلاوت کی) ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں)۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱ از دعوائے قتل میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

عاقلہ[1] کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل پندرہ (۱۵) باب ہیں)

باب ۱

اہل ذمہ (کفار) کی عاقلہ امام علیہ السلام ہوتے ہیں اور غلام کی عاقلہ اس کا آقا ہوتا ہے اور اگر کافر ذمی کے پاس مال ہو تو پھر اس کی جنایت کی دیت اس کے مال سے ادا کی جائے گی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ولاّد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اہل ذمہ قتل کرنے یا زخم لگانے کے جس جرم کا ارتکاب کریں ان کی اپنی کوئی عاقلہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی دیت خود ان کے مال سے وصول کی جائے گی اور جن کے پاس کوئی مال نہ ہو تو ان کی جنایت کی دیت امام المسلمین پر عائد ہوگی کیونکہ وہ ان کے پاس جزیہ ادا کرتے ہیں۔ جس طرح کہ غلام اپنے آقا کو ضریبہ ادا کرتا ہے اور یہ ذمی لوگ امام کے مملوک ہوتے ہیں اور ان میں سے جو اسلام لے آئے وہ آزاد متصور ہوتا ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ، العلل)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ و ۴۹ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲

عاقلہ کی تعیین! اور دیت کی ان پر تقسیم اور یہ کہ وہ کسی بھی جانی کی خطائی جنایت کے تاوان کے ضامن ہوتے ہیں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلمہ بن کھیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے خطاءً ایک آدمی کو قتل کیا تھا حضرت امیر علیہ السلام نے اس سے

---

[1] عاقلہ جانی کے ان قریبی رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے جو کسی کی خطائی جنایت کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

پوچھا تیرا قبیلہ اور تیرے رشتہ دار کون ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ یہاں (کوفہ میں) تو میرا کوئی قبیلہ اور رشتہ دار نہیں ہے! آپ نے فرمایا: تو کس شہر کا رہنے والا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں موصل کا رہنے والا ہوں۔ میں وہیں پیدا ہوا اور وہیں میرا قبیلہ اور رشتہ دار رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور معلوم ہوا کہ واقعاً کوفہ میں اس کا کوئی قبیلہ اور رشتہ دار موجود نہیں ہے۔ بعد ازاں آپؑ نے موصل کے حاکم کو اس مضمون کا خط لکھا کہ فلاں بن فلاں نے جس کا حلیہ یہ ہے غلطی سے ایک مسلمان آدمی کو قتل کیا ہے اور اس نے بیان کیا ہے کہ وہ موصل کا رہائشی ہے اور وہاں اس کے قبیلہ کے آدمی اور رشتہ دار رہتے ہیں۔ اور میں اسے اپنے فلاں غلام کے ہمراہ جس کا حلیہ یہ ہے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں تا کہ جب یہ شخص اور میرا خط تمہارے پاس پہنچ جائے تو اس کے معاملہ کی تحقیق کرو۔ اور اس کے رشتہ داروں کو تلاش کرو۔ پس اگر وہ تمہیں مل جائیں تو ان سب کو اپنے پاس بلواؤ۔ اور پھر دیکھو کہ ان میں سے کتاب اللہ کے مطابق اس شخص کا وارث کون ہے؟ جس کا کوئی حاجب نہیں ہے۔ تو اس پر اس کے جرم کی دیت عائد کرو۔ اور پھر تین سال کی مدت میں اس سے بالاقساط وصول کرو۔ اور اگر اس کا کوئی ایسا رشتہ دار نہ ہو جس کو کتاب اللہ کے مطابق اس کی وراثت ملتی ہے لیکن دوسرے عام پدری و مادری رشتہ دار ہوں تو پھر اس کے پدری اور مادری رشتہ دار بالغ مسلمان مردوں پر اس کی دیت تقسیم کر دو۔ اور تین سال کی مدت میں بالاقساط ان سے وصول کرو۔ اور اگر اس کا وہاں کوئی پدری، مادری رشتہ دار نہ ہو تو پھر موصل کے ان تمام لوگوں پر اس کی دیت کو تقسیم کر دو جو وہاں پیدا ہوئے ہیں اور وہیں پلے بڑھے ہیں۔ مگر خیال رکھنا کہ کسی اور کو ان میں شامل نہ کرنا اور پھر تین سال کی مدت میں ان سے یہ دیت وصول کرنا ہر سال ایک قسط حتیٰ کہ تین سال میں پوری وصول کرو۔ انشاء اللہ۔ اور اگر وہاں موصل میں اس کا کوئی قبیلہ اور رشتہ دار نہ ہو اور نہ ہی یہ موصل کا رہائشی ہو اور اس نے یہ دعویٰ غلط طور پر کیا ہو تو پھر اسے میرے غلام فلان بن فلان کے ہمراہ میرے پاس بھیج دے انشاء اللہ۔ پھر میں اس کا سرپرست ہوں گا اور میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا تا کہ ایک مسلمان کا خون رائیگان نہ ہو جائے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ قبل ازیں ابواب میراث میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جن میں وارد ہے کہ عورت کے لئے عاقلہ نہیں ہے بلکہ یہ چیز صرف مردوں کے لئے ہے۔ جیسا کہ ابوجعفر احول کی روایت اور بعض دوسری روایتوں میں وارد ہے۔ (الکافی)

باب ۳

عاقلہ عمدی یا شبہ عمد جنایت کی اور مجرم کے اقرار یا صلح کی ضامن نہیں ہوتی بلکہ صرف خطاء محض کی ضامن ہوتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عاقلہ عمدی جنایت اور کسی کے اقرار یا کسی صلح کرنے کے نتیجہ میں عائد ہونے والے تاوان کی ضامن نہیں ہوتی ہے (بلکہ محض جنایت خطائی کی ضامن ہوتی ہے)۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ باب میں) آئیں گی اور کچھ اس کے بظاہر منافی بھی آئیں گی اور ہم وہیں ان کی توجیہ بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

عمدی قاتل کا حکم جبکہ وہ کہیں بھاگ جائے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو عمداً قتل کیا اور پھر کہیں اس طرح بھاگ گیا کہ اس پر قابو نہیں پایا جا سکا تو؟ فرمایا: اگر اس کا کچھ مال و منال ہے تو اس سے مقتول کی دیت حاصل کی جائے گی۔ ورنہ اس کے اقرب فالاقرب رشتہ دار سے وصول کی جائے گی اور اگر اس کا کوئی رشتہ دار بھی نہ ہو تو پھر اس کی طرف سے امام دیت ادا کریں گے تا کہ ایک مسلمان کا خون رائیگان نہ ہو۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں (اگر قاتل مل جائے تو) حاکم کو حق حاصل ہے کہ اسے مناسب سزا دے اور اسے قید کرے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں سابقہ باب میں یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ عاقلہ عمدی قتل کی دیت کی ضامن نہیں ہوتی (مگر یہاں اسے ضامن قرار دیا گیا ہے اس لئے) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس (عدمِ ضمانت) کو اس مخصوص صورت کے علاوہ دوسرے حالات کے ساتھ مخصوص قرار دیا ہے۔

باب ۵

عاقلہ پر صرف موضحہ (چوٹ) یا اس سے اوپر والی چوٹوں کی دیت عائد ہوتی ہے اور سمحاق سے کمتر چوٹوں کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو مریم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ عاقلہ پر صرف موضحہ اور اس سے اوپر والی چوٹوں کی دیت عائد ہوگی اور فرمایا: جو سمحاق سے کم تر ہے اس میں دیت کے سوا (صرف) طبیب کی اجرت لازم ہے۔ (کتب اربعہ)

باب ۶

جب قتل خطا کا مرتکب دیت ادا کرنے سے پہلے مرجائے تو اس کا حکم؟ اور جس کی کوئی عاقلہ نہ ہو تو اس کی عاقلہ امام ہوتے ہیں اور یہی حکم ملاعنہ کے فرزند کا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود یونس بن عبدالرحمٰن سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر قتل خطا کا مرتکب مقتول کے ورثہ کو دیت ادا کرنے سے پہلے مرجائے تو اس کے وارثوں پر اس کی ادائیگی واجب ہے۔ اور اگر اس کی کوئی عاقلہ نہ ہو تو پھر حاکم پر بیت المال سے اس کی ادائیگی لازم ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ دوسرے حکم پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں قبل ازیں (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷

جو کسی کے جرم کا ضامن ہوتا ہے وہی اس شخص کی عاقلہ تصور کیا جائے گا اور اس شخص کا حکم جو اسلام لے آئے اور اس کا کوئی مولیٰ نہ ہو؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی قوم کے ہاں پناہ لے اور وہ اس کی تولیت کا اقرار کر لیں تو اس کی وراثت ان کے لئے ہوگی اور وہی اس کی عاقلہ متصور ہوگی۔ (التہذیب)

۲۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص اسلام لے آئے اور پھر غلطی سے کسی آدمی کو قتل کر بیٹھے تو اس کے مقتول کی دیت اس جیسے ان لوگوں پر تقسیم کی جائے گی جو اسلام لائیں مگر ان کا کوئی سرپرست نہ ہو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حکم ضامن جریرہ پر محمول ہے۔ یا پھر اس شخص پر جس کی عاقلہ امام ہوتے ہیں۔ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں یہاں (باب ۱و۲ میں) اور اس سے پہلے باب المیراث میں گزر چکی ہیں۔

باب ۸

اگر کوئی بدوی (دیہاتی) خطاء جرم کا ارتکاب کرلے تو اس کی دیت بدویوں پر ہوگی اور کوئی قروی (شہری) ایسا جرم کرے تو اس کی دیت شہریوں پر ہوگی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حکم بن عتیبہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اے حکم! جب کوئی خطا کسی بدوی سے صادر ہو تو اس کی دیت اس کے بدوی اولیاء پر ہوگی اور اگر کوئی قروی (شہری) کوئی خطا کرے (کسی کو قتل کرے یا زخم لگائے) تو اس کے خطائی جرم کی دیت اس کے شہری اولیاء پر واجب ہوگی۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۹

عاقلہ صرف اس قتل خطا کی دیت کی ضامن ہوتی ہے جو بینہ (گواہوں) سے ثابت ہو اور اگر قاتل کے اقرار سے ثابت ہو تو پھر خود اس کے مال سے ادا کی جائے گی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زید بن علی سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عاقلہ صرف اس (قتل وغیرہ جرم) کی دیت ادا کرتی ہے جو بینہ (دو گواہوں کی گواہی) سے ثابت ہو اور اگر خود مجرم کے اقرار سے ثابت ہو تو اس کی دیت اس کے اپنے مال سے ادا کی جائے گی عاقلہ پر نہ ہوگی۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ قبل ازیں باب ۱۳ از دعوائے قتل میں ابو محمد وابشی از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ حدیث گزر چکی ہے کہ کسی غلام کا اپنے آقا کے خلاف اقرار کرنا نافذ نہیں ہے۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ باب ۱۳ از دعوائے قتل میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰
اندھے کے عمدی اقدام کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک اندھے شخص نے دوسرے کے سر پر کسی سے بھرپور وار کیا جس سے اس کی دونوں آنکھیں باہر نکل کر اس کے رخساروں پر آ گئیں اور پھر اس مضروب نے جوابی حملہ کر کے ضارب کو قتل کر دیا تو؟ فرمایا: دونوں نے (حدودِ شریعت) سے تعدّی اور تجاوز کیا ہے مگر میں اس قاتل پر (جس پر پہلے حملہ کیا گیا) قصاص لازم نہیں جانتا۔ کیونکہ اس نے اسے اس وقت قتل کیا ہے جبکہ وہ اندھا ہو چکا تھا۔ اور اندھے کا عمدی اقدام بھی خطائی سمجھا جاتا ہے جس کی دیت اس کی عاقلہ پر لازم ہے جسے وہ تین سال کی مدت میں ادا کریں گے۔ ہر سال ایک قسط۔ ہاں البتہ اگر اس اندھے کی کوئی عاقلہ نہ ہو تو پھر دیت اس کے مال سے وصول کی جائے گی مگر تین سال میں (بالاقساط) اور یہ اندھا اپنی آنکھوں کی دیت اپنے مارنے والے (مقتول) کے وارثوں سے وصول کرے گا۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳ از دعوائے قتل میں) گزر چکی ہیں اور ہمارے بعض اصحاب نے اس حدیث کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ اندھے کا ارادۂ قتل نہ تھا۔ بلکہ صرف مارنے کا ارادہ تھا۔

باب ۱۱
معتوہ (کم عقل)، دیوانہ، بچہ اور مدہوش کے عمدی اقدام کا حکم؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام معتوہ (کم عقل) کی جنایت کو خواہ عمدی ہوتی تھی یا خطائی بہرحال خطائی قرار دیتے تھے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ نیز باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (نابالغ) بچہ کا عمد و خطا ایک ہی ہے (یعنی خطا ہی شمار ہوتا ہے) (جو عاقلہ ادا کرے گی)۔ (التہذیب)

۳۔ نیز باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس مرد اور بچہ کے بارے میں جنھوں نے باہم مل کر ایک آدمی کو قتل کیا تھا فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے: جب بچہ کا قد پانچ بالشت تک پہنچ جائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اگر پانچ بالشت تک نہ پہنچے تو پھر اس سے دیت لی جائے گی۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس (قصاص) کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ اس کے فساد پھیلانے کی وجہ سے اس پر حد جاری کی جائے گی یہ قصاص نہ ہوگا۔

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن ابو زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جناب محمد بن ابوبکر نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک دیوانہ شخص نے ایک آدمی کو عمداً قتل کر دیا ہے تو اس کا حکم کیا ہے؟ آپؑ نے جواب میں لکھا کہ اس کا عمد اور خطا ایک ہی ہے (یعنی خطا ہے) اس لئے اس کی دیت اس کی قوم (یعنی عاقلہ) (یعنی عاقلہ) پر لازم الاداء قرار دی۔ (الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے متعدد مقامات پر (مثلاً باب ۲۸ و ۲۹ و ۳۳ و ۳۶ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں اور مدہوش کی جنایت کے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں موجبات ضمانت میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۲

مکاتب غلام کی خطائی جنایت کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ اس غلام مکاتب کے بارے میں جس نے خطاءً ایک شخص کو قتل کر دیا تھا فرمایا: اس پر مقتول کی اس قدر دیت واجب ہے جس قدر آزاد ہو چکا ہے اور باقیماندہ اس کے آقا پر ہے اور اگر مکاتب اس کی ادائیگی سے عاجز ہو تو پھر اس کی کوئی عاقلہ نہیں ہے۔ لہٰذا امام ادا کریں گے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۶ از ابواب قصاص میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۳

اس شخص کا حکم جو کسی حاملہ عورت سے زنا کرے اور اس طرح وہ اس کے بچہ کو قتل کر دے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک چور حاملہ عورت کے گھر داخل ہوا اور اس عورت سے زنا کیا جس کے نتیجہ میں اس کے پیٹ میں موجود بچہ کو قتل کر دیا اور عورت نے (مشتعل ہو کر) چور پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا تو؟ امام نے فرمایا: عورت پر تو کچھ نہیں ہے (اس نے بڑا دلیرانہ کام کیا ہے) البتہ اس کے بچہ کی دیت مقتول چور کی عاقلہ پر واجب ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ اسی قسم کی ایک دوسری روایت جو بروایت محمد بن فضیل حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے اس میں وارد ہے کہ اس مقتول بچہ کی دیت مقتول چور پر واجب ہے (جو اس کے وارثوں سے وصول کی جائے گی)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ آیا اس صورت میں یہ قتل شبیہ بعمد ہے یا قتل خطا ہے اگر شبیہ بعمد ہے تو خود مقتول کے مال سے دیت واجب ہوگی اور اگر قتل خطا ہے (جیسا کہ ظنِ غالب یہی ہے) تو پھر عاقلہ پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی۔

باب ۱۴

جو شخص اپنے رشتہ داروں کے جرائم کی دیت ادا کرنے سے اپنی برأت و بیزاری ظاہر کرے اس پر وہ تاوان عائد نہیں ہوگا جو عاقلہ پر عائد ہوتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی شخص کوئی جنایت کرے تو اس کے جگری دوست (حمیم) کو اس سلسلہ میں پکڑا جائے گا؟ فرمایا: مگر یہ کہ اس نے اس شخص کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے اس کی جنایت کاری اور اس کی وراثت سے اپنی بیزاری ظاہر کر لی ہو۔ (التہذیب)

باب ۱۵

اس ام الولد کنیز کا حکم جبکہ وہ اپنے آقا کو عمداً یا خطاءً قتل کر دے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود وھب بن وھب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار سے اور وہ حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی ام الولد کنیز اپنے آقا کو خطاءً قتل کر دے تو وہ آزاد ہے اور اس پر کوئی وزر و وبال نہیں ہے اور اگر عمداً قتل کر دے تو پھر قصاص میں قتل کی جائے گی۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۴۳ از ابواب قصاص میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

اور اسی پر آج وسائل الشیعہ الی تحصیل مسائل الشریعہ کی اُنیسویں جلد کا ترجمہ بنام مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ بقدرۃ اللّٰہ القدیر۔ بمقام برمنگھم (برطانیہ)، بمکان جناب الحاج رجب علی میر صاحب آف کالا گجراں ضلع جہلم حال وارد برمنگھم (برطانیہ)۔

والحمد للّٰہ اوّلا و آخرًا و صلی اللّٰہ علی خیر خلقه واشرف بریته سیدنا و نبیّنا محمد و آله الطیّبین الطّاهرین ولا سیما امام زماننا و ولی عصرنا صاحب العصر والزمان عجل اللّٰہ تعالی فرجه و جعلنا من اعوانه و انصاره والمتبعین لاثاره

آمین یا رب العالمین بجاه النبی و آله المعصومین.

رحم اللّٰہ من قال آمینا و ذلك فی یوم الاربعاء من السابع و العشرین من محرم الحرام ۱۴۲۹ھ المصادف للسادس من فروری ۲۰۰۸ء

و انا الاحقر الجانی محمد حسین الباکستانی

نظر ثانی: ۷ شوال ۱۴۳۳ھ

ثم الحمد للّٰہ رب العالمین.